

کتابخانه آصفیہ کار عالی حیات آباد رکن

۱۱۱
۱۲۰۴
دس

۲۶۶۶۲

نمبر واحد

تاریخ واحد

طلیحات احمد

نام کتاب

دواوین

فصل کتاب

۱۸۰۳

نمبر کتاب فی مذکور

1756
/5

کتابیات برائے ایتھنز
1987

کلیات احمد

نیز فخر و السالکین بنوع العالیین حضرت شاہ احمد حسین خاں صاحب

قادیانی شیخ شاعر جمالیہودی انجمن صاحب بہ احمد نور اللہ مرشد

موتہ عالیہ خاتون عالی حسین خاں صاحب اور زادہ مصنف میں شاہ بہان پور

محمد یحییٰ خاں

در مطبع نظامی بیرون شہ
۱۳۹۱ھ

نظم الیقین



۷۸۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نغمہ فضلی علیٰ رسولہ الکریم

ہرگز نیرود آنکہ دلش زندہ شمعشون * ثبت است جبریدہ عالم دوام ما
اللہ تعالیٰ غراسمہ نے انسان کا نام دنیا میں باقی رہنے کے جو ذرائع پیدا کیے اُن
میں اولاد روحانی و اولاد معنوی کا مرتبہ سب سے فائق ہے اور جیسا ان دونوں
ذریعوں سے انسان کا نام عزت کے ساتھ یادگار عالم رہتا ہے کسی اور ذریعہ سے
نہیں رہتا وہ ہزار ہزار صاحب کمال جو اپنے زمانہ میں آسمان شہرت پر پہنچا
و آفتاب بن کر چمکے ہونگے آج پر وہ خاک میں پنہاں ہیں اور اس وجہ سے کہ
اُنھوں نے اولاد روحانی و معنوی میں سے کوئی یادگار نہیں چھوڑا اُن کے
ناموں سے بھی کوئی واقف نہیں بر خلاف ان کے جن حضرات نے کوئی یادگار
چھوڑا ہو اُن کے نام نامی و اسم گرامی آج بھی ویسے ہی روشن و درخشاں ہیں جیسے کہ

اُن کے زمانوں میں تھے بلکہ اُس سے بھی زیادہ - الحمد للہ کہ میرے پیروشد حضرت
 حافظ احمد حسین خاں علیہ الرحمۃ والنفراں بھی اُنھیں مقدس بزرگوں میں سے ہیں اور
 آپ کے کثیر النعدا و اولاد روحانی (مریدین) کے ساتھ اولاد معنوی بھی اس رتبہ
 کی چھوٹی ہے کہ باید و شاید - یعنی کلام بلاغت نظام - حضرت قبلہ و کعبہ علیہ السلام
 مقامہ کے حیات میں متقین و مریدین بلکہ دیگر شائقین کا بھی بڑا اصرار رہا کہ حضور
 ممدوح کا پاکیزہ و دلپذیر شاہد کلام زیر طبع سے آراستہ ہو کر نظر افروز شائقین ہو
 لیکن حضرت ممدوح علیہ الرحمۃ نے بوجہ غمے انکسار و فروتنی اپنی حیات جہانی
 میں اس طرف توجہ مبذول نہ فرمائی حضور ممدوح کی وفات کے بعد اس وجہ سے
 کہ مجھے نسبت برادر زادگی کے علاوہ شرف بیعت بھی حاصل ہے سب سے بڑھ کر
 میرا فرض تھا کہ میں یہ ضروری کام انجام دوں اور شائقین کی تمنا پوری کرنے کی
 کوشش کروں لیکن کچھ ایسے اسباب پیش آتے رہے کہ مجھے کسی طرح موقع نہ ملا
 اور تو یہ حالت تھی اور اُدھر شائقین کے اصرار و تقاضہ ہائے بسیار کی کیفیت آہ
 حد تک پہنچی کہ بجوری قلبی نسخے پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی لیکن آخر کب تک
 ظاہر ہے کہ یہ کام ایسا نہیں ہے جس پر ہمیشہ عملدرآمد کیا جاسکے پس یہی مناسب معلوم
 ہوا کہ جہاں تک جلد ممکن ہو یہ گوہر آبدار سفینہ فرطاس میں لگا کر شائقین بامکین کے

سامنے پیش کر دیئے جائیں اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار بلکہ بیحد و بیشمار شکر ہے کہ اُس نے
 مجھے اس خدمت سے سبکدوش ہونے کا موقعہ دیا اور وہ دُور عُمر جن کی ہزاروں نظریں
 مشتاق تھیں اس سلک میں منسلک کر کے پیش کرنے کا فخر مجھے حاصل ہوا اس موقع پر
 جناب حضرت حافظ میاں علیہ الرحمۃ والنفراں کے مفصل حالات و کمالات احسن کے
 لیے ایک دفتر چاہیے گا اظہار تو میرا مقصود نہیں ہاں اتنا عرض کروں گا کہ موقعہ
 بھی نہ ہو گا کہ حضرت مدوح اپنے والد ماجد جناب غلام قادر خاں مرحوم کے منجھلے بیٹے تھے
 تباہ ۲۷ شعبان ۱۲۶۶ ہجری بروز جمعہ آپ کی ولادت ہوئی قرآن شریف حفظ کرنے
 کے بعد آپ نے دینیات کی تکمیل کی چونکہ ذاتِ بابرکات آنجناب کو تصوف و فقر
 فطری ذوق تھا اس لیے بعد فراغِ علوم مشائخِ عظام کی زانویشینی اختیار کی اور
 اُس دُور کے عظیم الشان صوفی باصفا حضرت مولانا غلام امام خاں علیہ الرحمۃ والنفراں
 سے (جو حضرت مولانا سر فرید علی گورکھ پوری قدس سرہ کے خلیفہ تھے) مشرفِ بیعت حاصل
 کیا اور غیر معمولی مدت تک ریاضات و مجاہدات میں مشغول رہنے کے بعد خرقہ
 خلافت سے مشرف ہوئے اور چاروں سلسلہ میں بیعت لینے کی اجازت عطا
 کی گئی ابتداً اے عمر میں آنجناب نے سیاحت بھی کی تھی کشمیر، نیپال وغیرہ تک
 پیادہ پا تشریف لے گئے اور حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے

اور شاہراہ اولیا کی زیارت سے فیضیاب ہو کر آخر زمانہ میں جب آپؐ کے گوشہ نشینی اختیار کی تو پھر باستغاثے شرکت عرس حضرات خواجگان رحمۃ اللہ علیہ بھی خانقاہ سے قدم شریف باہر نہ نکھلاحتے کہ تخمیناً چوراسی سال کی عمر میں خرقہ خلافت پرے منجھلے بھائی محمد طاہر حسین خاں صاحب مدظلہ کو عطا فرما کر بجا رنہ فالج بتایا ۹ ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ ہجری بشب جمعہ اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی اور جس وز آپ دنیا میں تشریف لائے تھے اُسی روز یعنی جمعہ کو قبل نماز اپنی خانقاہ واقع شاہجہا پور محلہ ہاتھی تھان میں مدفون ہوئے علی العموم تو آپ عبادت اور تعلیم و تلقین مریدین ہی میں مصروف رہتے تھے لیکن بحالت ذوق و شوق کبھی کبھی نظم بھی فرمایا کرتے تھے جس کے متعلق اندازہ تو اضع و انکسار اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں شاعر نہیں ہوں اور فن شعر سے مجھے آگاہی نہیں ہے صرف دلی جذبات کا اظہار کر لیا کرتا ہوں اور بات بھی یہی ہے کہ اہل حال کو رسمی قبیل و قال سے زیادہ تلقین نہیں ہو کر تا ان کے محل مقصود کا کنگرہ اس سے نہایت بلند ممکن ہے کہ اس لحاظ سے حضرت مدوح کا کلام ایک محقق فن کا کلام نہ سمجھا جائے لیکن اس میں کلام نہیں کہ جو صاحب دل اس پر نظر کرے گا اُسے یہ توحید و تصوف کا ایک بحر و غار اور دلی جذبات کا ایک آئینہ مصفا نظر آئے گا اور متعدد طبیعتوں کے ساتھ وہی

سلوک کریگا جو نسیم سحر کا جھوٹا بچہ ہے بستر و ناشگفتہ کے ساتھ کیا کرتا ہے؟
 میں آپ کو زیادہ تکلیف نہیں دیتا بسم اللہ کیجئے اور رتن لوٹ کر دیوان
 ملاحظہ فرمائیے۔
 شخص

لہذا محمد ہر آں چیز کہ خاطر میں خواست : آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید
 طالب و مافلاح و ایرین خاکسار حاجی علی حسین خاں خلف محمد مظفر حسین خاں خرم
 ساکن شاہجامہ پنور محلہ ہاتھی تھان

مقاید فارسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در حضورِ حضرت جانانِ ما
کامِ جمالتِ دردمندِ اہلِ رادوا
تیرِ غمِ کردہ مُبتکِ سینہ را
بہچو محبِ نولِ کردہ شیدامرا
اے سچائے دلِ بیمارِ ما
مذِخِ تو حسنِ خوابِ را ضیا
می کند حسنِ و جمالتِ را ثنا
سجدہ آرد پیشِ تو ہر مہ لقا
دردِ و شِ ہر سنِ گویاں رہنا

چوں سی اے قاصدِ بادِ صبا
آستانِ بوسِ و بزاری عرضِ کن
نلے رخِ جاں بخشِ تو زابیم و زار
سوختِ جاں از آتشِ سوداے تو
راحتِ جانِ مرہینِ خویشِ باش
اے جمالتِ نورِ جانِ عاشقاں
عشقِ خود اندہ ہر زبانِ و ہر لغت
اے جمالتِ ربِّ اربابِ آمدہ
پیشِ تابِ آفتابِ روئے تو

ہمچو انجم مہ رخاں محو تو اند
 کے تو اندیدن تر اماند حور
 اگر نظر پڑد بسویش ز اضطار
 انفس دافاق ظلِ سوئے اوست
 شد محبت شرح صدر عاشقاں
 بیدلی گم گشتہ ام در راہ عشق
 آتش شو تم دل من سوختہ
 اسے جمالِ روح پرور یک زماں
 عشق تو آمد خلیل جان من
 گریہ وارم بعشقت چوں شعیب
 سوخت جانم ہمچو طود از عشق تو
 ہمچو مجنوں صد گریہاں چاک شد
 تیشہ زن بر جانِ خود فرہاد و ش
 جامہ در گل از تو بلبل در فناں
 چاک شد جاں را گریہاں چوں سحر

آمدہ نورِ رخت شمس الفضا
 از جالت گشتہ خیمہ دیدہ
 چوں چربس میل سوزد بالہا
 لیلة الاسرے ست آں زلف دوتا
 بود عشق انا فحشا بابہا
 باش بہر جان من نور ہدایے
 آب چشم ریخت چشم را بنا
 شو چو روح اللہ طبیب جان ما
 سوئے این یعقوب ای یوسف بیا
 داشت چوں داؤد جانم نالہا
 مست و حیرانم چو موسیٰ از لقا
 در غم و سوداے آں لیلاے ما
 بید لاں از عشق آں شیریں لقا
 شمع سوزاں جاں فناں پروا نہا
 عشق پیوں شد از وہمچوں ضیا

صد چو مادر عشق او گم گشته اند
 آن جالبش همچو خورشید آمده
 ذات واحد و انصاف با بشمار
 ظاہر و باطن جمال حسن دوست
 از پس و از پیش و بیرون و درون
 آمد و بگرفت جسم و جانِ شان
 عاشقان خود غرق بحر حیرت اند
 همچو انجم آفتاب روی دوست
 می کند خور و نور خورشیدِ قدم
 چشم خیره می کند شونجی حسن
 از شعاع و شونجی حسن ازل
 بے نشان کرد دست عشق بے نشان
 بهر فانی ہر مہاں شد لامکاں
 جاں شدہ در پیش ازستی و شوق
 گل نشانے میدہد بر اندامے یار

پیش خور لاشے بود ماہ و سہا
 و ان صفاتش مہر ذاتش را ضیا
 تاندا نکس مراد را انتہا
 شد محیط عاشقان با صفا
 ق و زیسار و از زمین تحت و علا
 آن محیط بیکراں بحر صفا
 محو جاناں گشتہ جاں سرتاپا
 کرد فانی ہستی عشاق را
 محو حادث ہنچو انجم در صفحہ
 آن چناں کہ برق سلا و از سنا
 جان عاشق شد و در فانی دلا
 آن لے را کاندرو بگرفت جا
 گشت باقی روح او اندر بقا
 روح چوں آئینہ شد محو لقا
 بادہ ازستی چشم فتنہ را

غنایب از لحن خوش اندر سماع
 گشته پنهان بچوستی در شراب
 نوحه گرد ناله عشاق بود
 عقل اندر کوی او گمراه شد
 دستگیرم باش ای عشق از جنون
 من عقل بخیه گرفتگ آدم
 دست در بازار او حیل گری
 کار مردانست جان دادن بعشق
 نیست عاشق آنکه او رسد ز جا
 ساقیا از جرعه مستم بکن
 قطره زان باده در کاهم بریز
 آتشی در هوش و عقل من بزن
 باده افزون ده تا بچود شوم
 آنچنان در بحر مستی غرق کن
 تا ز دایم عقل جان گردد خلاص

گل ز فرط شوق بدریده قبا
 شمعیاں مانند حسن دلربا
 خنده زن اندر بتان میلقا
 نغم را و دهم را بشکسته پا
 جان ما از قید دانش کن رها
 دست من گیر ای جنون بهر خدا
 اولین سودا ش باا کردن خدا
 پند گیر از شمشوار که بلا
 جان دهی شد کار مردان خدا
 تا پریم از مستیش سوک علا
 کاب چو انبیت جانرا در بقا
 زان شراب آتشینم ساقیا
 جان رها از قید این چین و چرا
 تا نشناسم ز می را از ساقیا
 تا بهدول از غم ننگ و حیا

اندریں رہ گزبیسرم یا زیم
 از جنونِ عشق و از سوزِ دروں
 بچو من شد صد ہزاراں بیقرار
 خوب رویاں پر تو حسن تواند
 حسن را خود کار یافتنہ گریست
 ہائے و ہوائے مار سودا ہی بولیت
 در عیان عشق آہ و وایلا کند
 عشق دلال است از بہر وصال
 عشق جاں را سبے جانان می ہد
 سنے ہرا و جاں پند سوسے قدس
 بہر جاں پیدا شدہ میلِ قدم
 جاں زلائے آب و گل پیروں حمید
 یہ تعلق ہائے پستی را شکست
 لماز عتیا است قدر سی آشتیاں
 چنانکہ بس از صفات ذات حق

نیست غیر عشق او کارے مرا
 شکل مجنوں گشتہ ام سحر تا بہا
 از پئے نظارہ ات اے دلربا
 ہست ہر جانے بعشتت بستلا
 عشق رسوا بر سر بازار ہما
 از پھی داں شور شش دیوانہ را
 در نہاں پایاں دار و قہر بہا
 عشق گشتہ سوئے دلبر بہنا
 پر بساطِ دوست اورا ہست جا
 عشق با دویت مرغِ روح را
 کردہ زیرِ حادث ہروں نشو و نما
 سوئے بالا بر کشودہ ہالما
 تاشدہ پیدا بجاں میلِ علا
 نیست اورا غیر جانِ پاک جا
 ہماست از عرش و کرسی و نما

کے ہمارا لامکاں آید بدام
 جز کہ خود را اندرونانی کنی
 غیرتش مرغیرد لبر را بسوخت
 دوست را از غیر خود غیرت بود
 ہستی وہی حجاب دوست بود
 از ہمہ پرید زان رویافتہ است
 تا تو می حق از تو باشد در حجاب
 اینکہ ہستت نہ ماید نیست
 زین عدم گردید اصل ہر وجود
 خوش نہد یکبارہ بحسہ بیکراں
 جملہ عالم رخت آں بحسہ و ان
 و حقیقت عشق آمد جوش بحر
 تا شقاں چون غرق بحدودت اند
 عشق اہل فانی مطلق کند
 مردہ از خود بجاناں زندہ است

آنکہ پرواوشش بود نے منتہا
 پس بذات پاک او یا بی بقا
 زین سبب عاشق شد از بستی فنا
 رو بفتش جان خود را کن فرما
 گشت تیغوش شد بہ لبر آشتنا
 در حضور حضرت مشوق جا
 چوں خود می بنکست پیدا شد خدا
 نیستی بستی ست کرد ارد بقا
 زو مدد ہائست جاں را از ابتدا
 زو بر آمد ہند ہزاراں موہبا
 این جہان و آنہاں ماوشما
 رو بجاں ثبوت کماؤ مخفیاً
 یافتہ زان غرقہ در سبب ہما
 ہمہ آستہ ملاک می تخت بقا
 رہینہ آئینہ از نور شد ملا

عشق با شد حسن دلبر را بہا

عاشقاں آئینہ ذاتِ وئے اند

غزل

شدنِ شانِ حسن تو بدرالہدی
ہمچو اہنجم پیش خورِ فانی دلا
ہست خورشیدِ نہاں زیرِ روا
رفتم از خود او چو آمد پیش ما
مست و آزادست از قیدِ ملی
رقص جاں بنگہ بروں از دور و جا
نیست ممکن تن ز جاں گرد و جدا
در عیاں گلگونہ ہر مسہ لقا
پر تو می میداں نہ حسن دلبر را
ہمچو عکسِ داں دلِ آئینہ را
خانہ خالی یافت زان بگرفت جا
وز زبانِ نئے دلاں کردہ نوا

آہتی از روی تو شمس لطف
عاشقاں خود محو حسن دلبرند
انہریں آئینہ جانِ عکسِ اوست
نہ نشانِ حتمِ شدم من بے نشان
مگر بخوردہ عشق در روزِ الست
چند تازی اے فلک بر رقص خود
حسن او جانست عشق من تن بہت
در نہاں چہل سوز جانِ عاشقاں
احمداں ایں ہائی وہوئے عاشقاں
جانِ عاشق پر ز جانِ بودہ است
چوں پیرِ آمد و رونِ دلِ نشست
در لباسِ عاشقاں نہاں شدہ

یار پی خود بود و آدم پرده بود
 بهچو خور در تابشِ خود شد نهال
 بهچو جال در هر دلی پنهان شده
 عقل در ادراک دانش گشته گم
 رهرواں خود غرق بحر حیرت اند
 محسنِ دوست چوں آئینه اند
 عاشقانِ مرآتِ حسنِ دلبران
 دلبران را طالبِ عشاقِ دال
 خود شکا به عاشقانِ ننایسِ بتاں
 عشق پیدا کن که تابارت دهند
 درندار می عشق با عاشق نشین
 عشق جوازِ عاشقِ گم گشته دل
 عشق خود نورست نورانی کند
 ظلمتِ هستی ز پا کال در ربود
 کار مرداں است اندر راهِ عشق

خویش داند اصل کار خویش را
 دالِ شجاعِ نورا و اورا روا
 چوں نظر دروید پا اورا است جا
 فہم را اگر ویداعے دید پا
 کیست آنکس تا کہ داند آشنا
 پیشِ خور مرآت بود پر از ضیا
 دوست دارد و خود بر و آئینہ را
 سوئے عاشقِ بہت میلِ شاں بسا
 در نہاں با بیدلانش و وقفا
 در حریمِ بارگاہِ دلربا
 تا بیابی عشقِ زان یا رصف
 بہت ذلتش معدنِ مہر و وفا
 آں ولے را کاندرو بگرفت جا
 یافتد ایثاں لقبِ فہم ہے
 سرباز اولِ سنِ الحکا : یا

گر خلیل عشق هستی احمد
 پھو اسمعیل کن جاں راندا

غزل

چوں سحر از پردہاے شب بر انداز و لقا
 ناسعد و جانیاں را خوش معطر زان مقام
 یکدم جامی بنہ زان بادہ چوں ارغواں
 سوخت جانم ز آتش عشق از رہ لطف کرم
 مست کن چنداں کہ تا از خود شوم من بچہ
 بخش آزادی ز غم جان غار آلودہ را
 چشم غمخور و بخت جام شراب آتشیں
 قطرہ زان بادہ چوں ساقی بکام بخیتہ
 لے رسول عاشقان می قاصد بایداں

در صبحی ساقیا و جام می چوں آفتاب
 بادہ گلرنگ زہ بویش بود چوں مشک ناب
 کہ خمار او بمانم تا ابد مست و خراب
 ساقیا از آب حمت بہر من آورشتاب
 بودہ ام زین عقل پر افسون خود در پیچ و تاب
 شاد کام کن دی زان بادہ گلرنگ ناب
 فدیہ گلرنگ خود آتش بزن و شمع و شفا
 تا ز عمرے بردی پیر حذا با تم خراب
 مژدہ اند وصل جانان سکون آورشتاب

غزل

از فراق دوست و غمنایش بگر دیدی آب
 حیف جانم سالما در این تمنا سوخته
 وائی بر جلے کہ باشد مبتلای عشق تو
 سینہ بریاں دیدہ گریاں دارم اند عشق او
 هست از عمری عیش و عشق دوست جانم بقرار
 آہ چوں این عشق خواباں برون ز دم زدل
 در ہوائی سرو قد آں خم شدم مانند چنگ
 ہچو بلبل ناہما دارم بعشق گل خاں
 برق حس لالہ رویاں خرم جانم بیخست
 دلبر این پستان عوامی خوبی می کند
 جام می در دست یاقی و حریفان نہ نوش
 لالہ گویں شکم کو احرار بود از بہر من
 باش دایم اچھا خاک در پیر من

ہچو باری میچکد از چشمہایم خون ناب
 کے بود آں ماہ رو آید بہ پیشم بے نقاب
 رفت عمرے بر مراد خود گشتہ کامیاب
 آہ زین جان آتش آہ زین چشم پُر آب
 ز آتش سودائی او دارم دل پر اضطراب
 گرچہ میگوئی ز رحمت ناہما قول ثواب
 گشتہ ام پیری زغم کوشاہی عمر شباب
 چوں تدر و آتش عذم بہر رخ چوں ملتہاب
 اشک خوبی میچکد از چشم من ہچوں سحاب
 شوخرا مان چین تا از مہیا کرد و مہلاب
 مطرباں در بزم مستان تا سحر میرن بہ باب
 نقل دارم ای حریفان نیں لہ ہچوں کباب
 تا ز نوئے رحمت خود بر تو ساز و فتح باب

غزل

صبحِ مچوں مہتاباں افند از رخ نقاب
 شاہدِ معنی اگر آید بہ پیشِ نئے حجاب
 جوشِ زہرِ حقیقت چون دہونِ خوشن
 جز کہ نقشِ آبِ دیگر صورتی ظاہر شد
 غیرتِ ذاتی او خود نامِ غیرتِ ربود
 نورِ مہاندِ حقیقت نورِ خورشیدِ ست و بس
 ہستی تو نقشِ دہمِ ست در لوحِ خیال
 در شود و خوشن نہاں شدہ مانند خور
 تابشِ نورِ رخسارِ احبابِ دیدہ شد
 او چو جالست و جہاں ظاہر از و مانند جسم
 از کمالِ خویش ظاہر در جہاںِ خود نہاں
 رُخِ خود پوشیدہ دارد در ظہورِ خویشن
 کن تجلی بر دمِ اے شمشادِ نورِ یقیں
 بر جہاں اندِ جہاں آئینہٗ حسنِ الویت
 و ہر تابانست ذاتش ہستی عالمِ صدف

روشنیِ رویِ انجم زو شود بے آبِ تاب
 از وجودِ تو اثر باقی نماذ ہیچ باب
 گشت ظاہر آبِ معنی صورتِ موج و حیات
 ہر چہ غیز بحرِ بینی آں ہمہ باشند سراب
 سوختِ نورِ نجم و مہ از روزِ نورِ آفتاب
 مہتاباں جلوہ گزشتہ در لباسِ مہتاب
 آنچنانکہ ناماں بیند عالمہا بخواب
 شمشادِ نورِ رخسارِ خود خویش را نقاب
 در ردائے نورِ خود نہاں شدہ خود آفتاب
 جسم را باشد ز جہاں جملہ سکونِ اضطراب
 ہچو جہاں پیدا نہاں ہچو بو اندر گلاب
 در لباسِ صدف و زائے گشت نہاں شکلِ آب
 اے ہمیں معرفت از مشرقِ جانِ غمشِ تاب
 ہست عشقِ زائے شہائی او در التہاب
 فکرِ کن نہاں شدہ اندر صدفِ درِ خوش آب

و حقیقت گر چه بی رنگی است اصل رنگها
 این جهان صورتش شکل خیال خویش دال
 و حقیقت نیستی هستی است و هستی نیستی
 اصل حجاب صورتها میدان که صورت سرست
 منکر عشق از چه طعنه میزند بر عاشقاں
 ز بند خشک ز ابدال خود و فقر بمعنی
 عشق هست آتش خیال غیر دلبر را بخت
 هستی و بی حجاب و کج جانان بوده است
 قطره هستی خود را محو کن در بحر دوست
 بسته ام چند آن خیال گنجی و زبان خویش
 چونکه جانان را بجای عشقاں قرب تو است
 بواجب کاری که جسم دور و آواز نزدیک بود
 بیشک از چاه گمان دل جمد جان عزیز
 آن یرو چوں تجلی کرد بر شان یقین
 محو حسن یار را تعقیب کے تلوین دهد

هست بی رنگی چو خمر و رنگها همچوں خلا
 ہر چہ می بینی ازین عالم بود مانند خواب
 زین عدم اصل وجود است و وجود آمیز
 زین دل عشاق را جنبش دهد بانگ رب
 کے گذارد سیر خود را ماہ از بانگ کلام
 عاشقاں را درین عشق وسیئہ ایشان طلب
 آ پنجانکہ میشود رجم شیطاں از شہاب
 چون نال دجائ عاشق اندر پس بعد و ندامت
 تا شود این قطره نے مایات در خوش آب
 کز دل شوریدہ ام آید ہمیں بوسے کلام
 پس چرا دارند ایشان می دہوی تسبیح و تہ
 چونکہ آمد پیش من آنماہ زور فتم بخواب
 گر دولت را از یقین حال التیش دستیاب
 کردہ بحر عاشقاں از قریب دمنہ فتح باب
 صاحب تکلیف ہمیشہ بزرگست از القاب

<p>بیدلی بر حسن جانان کرد جان خوونثار احمد دلدار تو عاشقی بر پائی جانان جان نه کی بروں زیر کب گلائی توبه ادا و عشق رجب طبع از شاد مسحتی تر از دور انگند نیست عاشق آنکه او مشغول شد با غیر دوست میکند عاشق تمامی وقت خود را صرف یار</p>	<p>بس بود این برای عاشقان حسن المآب بر سر شمشیر گرانند ز کشتن رومتاب کین طبیعت بهر پئے بهر و آل مدخلاب احمد دل اول باید از حکم طبیعت اجتناب گر تو مرد طالبی از محبتش کن اجتناب آنکه شد مشغول غیز دوست با شرد و باب</p>
---	---

<p>باش دایم احمد مستغرق بحر شود غول ره دال آنکه جانان را بود او حق حجاب</p>	
--	--

	غزل	
--	-----	--

<p>دیدن کس یار جانم آرزوست شوخی ناز بتام آرزوست جان فای آن نگاه مست یار خرقة بهن بادیه مست و خراب سوختم لذتف بهر گلخان</p>	<p>جلوه زان لستام آرزوست آفت ایمان جانم آرزوست غمزه زان لستام آرزوست در خرابات مخام آرزوست سایه سرور دایم آرزوست</p>
--	--

<p>تا یکے اینا لہائے دردن احوالش آبِ حیاتِ جان من ز اہدایں زہد و تقویٰ مرزا عظم از عشقش شود زیر وزیر</p>	<p>یکدے آرام جانم آرزوست یک تبسم زلال دہانم آرزوست جلوہ حسن بتانم آرزوست شوخی فتنہ نشانم آرزوست</p>
<p>احمد اخاک رہ میخانہ ایم ہمت پیر مغانم آرزوست</p>	
<p>غزل</p>	
<p>شور انگندن بجاں چونکہ خود منظور بود آں پری از دیدہ خود خوشتین منظور بود عشق را آئینہ کرد و خویش را آہرونی پدید چوں نظر کردہ در وزن آئینہ خود را بدید دید خود را در نماوش شورشی پیدا شدہ عاشقان بید لال را از تجلی جمال آہ از تیر نگاہش بسکہ دہماخول شدہ</p>	<p>جلوہ کرد آں حسن را کہ چشمہا مستور بود لیکہ میل دیدن حسن خودش منظور بود شد عیاں ہر آنچہ اندر پردہا مستور بود ز آنکہ آواز عکس حسن آں پری مہمور بود کہ فغان و آہ او جملہ جہاں پر شور بود عقل و روح و جان دہماخوشتہ چوں طلوع بود غمہ اش از بہر زخم جان ماسا طور بود</p>

هر که دیده چشم مستش در زماں بچو شده
 پیر عقل از بزم او خرقه سلامت کے بزد
 در مرضا محبت زیر کی کارے نکرد
 آه زماں یاری که یوسف پر تو حسن و سبت
 از تماشا می جمالش بر طرب عالم شده
 دوش اندر بزم آل سلطان خیال هر حریف
 آسماں در قص آمدین میں بچو شده
 خم جان عاشقان از بادہ اسرار حق
 هر دل مرده ز بانگ اوجیات تازه فیت
 تابش خورشید رویش ظلمت دلما برد
 آتش عشق رخ او پروانے عین خسوت
 اضطراب دل تقابل سے جاناں بر کشود
 سینہ غشاق او از عکس خورشید جمال
 محو شش از نظر بنویش و بر غیر می ماند
 از نگاه مست ساقی و سرود مطرباں

خم عشقش تند تر از بادہ انگور بود
 که ز فرط بچودی از هر طرف محصور بود
 ز آنکه افلاطون انش خود در اں رنجور بود
 نے جمالش دیدہ یعقوب خاں نے نور بود
 جان روح عاشقانیش پر نشاط و شور بود
 از نگاه مست ساقی بچود و محصور بود
 عقل و روح و جان و دل حبلہ از و سرور بود
 دوش اندر جوش همچوں سینہ منصور بود
 تالہ بے مطرباں ارواح را چوں صور بود
 از و فور جوش حرمت هر گنہ مغفور بود
 ظلمت دوری از جان عاشقانیش دور بود
 گشت پیرانچہ اندر پردہا مستور بود
 همچو آئینہ ز فرط بچودی محصور بود
 بچودی عشق گو یا یک شب دیگر بود
 هر یکے در بزم جاناں بچود و مخمور بود

گر خراباتی شدم زاهد بن طعنه مزن
 بیدلی و رنگ و سوغاتی و بدنامی تمام
 آفتاب محفت بر عقل و برد لما بتافت
 چاشنی درد عشقش جان زاهد چو نداشت
 و اعطی مجلس که جانش حرف بیمعنی بود
 مدعی از طیلسان و شمله تن آراسته
 از جمالش کج حیاتِ بانست منعمی کند
 هر که در آمد بکوی عشق ز و بیرون رفت
 بیدلان عشق را خاک و دش غلبه برست
 هر که در راه محبت جان خود را باخته
 هر که را آن راه و درگاه عشق خویش داشت
 یاد بار مهر با نهم راحت جان من است
 گرفتار که دم بپایش جان عیب از وی مدار
 با مرصیان غمش حسنش سیجائی نکرد
 چونکه صبح وصل جان نال سکو جان من نداشت

که از ازل روحم بکار عاشقی مامور بود
 عاشقان را از قضا و از قدر نشود بود
 آنکه نا دیده بهالش چشم جاننش کور بود
 گر زنده طعنه بجال عاشقان معذور بود
 بے خبر بر جبه و دستار خود مغرور بود
 لیکه جاننش بے قیامی بر سر زوال غور بود
 پند ناصح در و ماغم ناله نا تور بود
 جان عشاقش کینج بخودی محصور بود
 کوی جانان عاشقان را کوشک فغفور بود
 غیرت عشاق و رشک شعلی منصور بود
 بالیقین از سوختن جانان با جور بود
 با خیال غیر او دل خانه ز نور بود
 ز آنکه از احسان باقی جان مامشکور بود
 عقل و روح و جان عشقه هر یک بخور بود
 بے جمالش روز به روز چو شب دیخور بود

یاد آید ای حریفان من حسرت زده وای بر جانی که او از بزم جانان دور بود

احمد اگر عاشقی از تیغ جانان سزنا
کشتن عشاق اندر کوئی او دستور بود

ایضاً

<p>جان شوریده سران شینفته روی تو بود جاں گرفتار کند خیم گیسوئے تو بود آنکه زو زخم بدل تیغ دو باروئے تو بود صدم ناله چو بلبل ز گل روی تو بود چوں کتاں چاکم از قمر روی تو بود مستی جان من از گم گیسوئے تو بود قتل عشاق تو از تیغ دو باروی تو بود چو که زنجیر دم حلقه گیسوئے تو بود دیدہ سائہ بر حسرت نظری سوئے تو بود ابروت کجہ ایماں جهانست از اناں مجرم شیخ نمقیمست و برہمن در دیر</p>	<p>دل دیوانہ مابستہ گیسوئے تو بود پای بند دل من سلسلہ موئے تو بود وانکہ شد دلم حلقہ گیسوئے تو بود مستی و شوخ جو نم ہمہ اندہ بوئے تو بود زخم چو شانه بجانم ز غم موئے تو بود بند مجنون دلم سلسلہ موئے تو بود غارت دین دلم ز گیس جادوئے تو بود دل دیوانہ فتادہ بسر کوئے تو بود جان خود سادہ شدہ آئینہ روئے تو بود از ہمہ سو دل عشاق کشاں سوئے تو بود مشکلف جان خرم نیم بسر کوئے تو بود</p>
--	---

گردنِ هر دو جهان بسته تار زلفت
 نگهتِ کاملِ شکس تو آورد صبا
 رویِ تو قبله من کعبه جانم کویت
 خرمِ جان من از برقِ جمالِ تو بسوخت
 دلِ مدیس برده ز من بخود دیوانه شدم
 چون پری در دلِ ماخانه خود ساخته
 سالما رفت که تا این دلِ شتاق مرا
 تفرقه از دلِ عشاق تو مهر تو بود
 نیست گشتم چو تو در سینه من گنجیدی
 ساقیا جامِ میم دادی و مستم کردی
 هر کس که آمده از چاهِ طبیعت بیرون
 هر چه آید بدم موج نه بحر تو بود
 خاک گشتم بامیدیکه بیایت برسم
 جنبشِ شاخ ز خود نیست مگر از بادست
 بهوای تو دل از نقشِ دگر ساده شد

دلِ عشاق تو آویخته موی تو بود
 دل من مست ز خود رفته ازال بوی تو بود
 سجده گاه من بیدلِ خمِ ابروی تو بود
 نظرم خیره ز خورشید دلش روی تو بود
 کترین شمعش آتش غمزه جادوی تو بود
 باغی دهوی لب غلغله و بهوی تو بود
 آرزوی نظری بر رخ نیکوی تو بود
 بهج کعبه همکس را رخ جان سوی تو بود
 هرزه گردی دلم جمله تنگای تو بود
 که رهای ز خودی باعث نیروی تو بود
 دامنِ ای عشق که آفت بازوی تو بود
 راه پنهان نجم جان من از جوی تو بود
 در دل من بهوس بوسه زانوی تو بود
 رقصِ عشاق تو هم از طرب و طوی تو بود
 این همه جود تو بود و همه جلدوی تو بود

عشق سودائے توبے ننگِ دلم را کرده ای بخت تو دو چیز آفت جانم گشته گرچه پوشیده شوی لیکه تو فاشی در خلوت	عاشق روی تو رسوائی سر کوئی تو بود آں یکے روی تو بود و دیگر غمئی تو بود بمحو خورشیدِ عیانِ روشنی روی تو
--	--

ایضا

عشق تو در دل من پر توه روی تو بود ساکنانِ حرم و دیر و کلیسا و کنشت بر عیان و به نمان و به حقیقت به مجاز بنده زلف و دست کافر و مومن هر دو بحر و خار جمال دلِ عاشق و حجاب ظاهر و باطن ما شده چون یکدیگر چونکه در انفس و آفاق ز تو آیات هست از عدم تا وجود و ز قدم تا به حد و است گشته جان و دلش از کفر و ایمان فارغ دیدہ احمد بیدل ز تماشای جمال جان من با عدم صرف توئی محض وجود	طرب روح من و ستم از بوی تو بود همه راسخه جان در خم ابروی تو بود روی مخلوق دو عالم طرف روی تو بود برزاز دیر و کلیسا و حرم کوئی تو بود عشق موج تو بود اشک غم منی تو بود رو بهر سو که نهادیم همال سوئی تو بود پس هر سو که بدیم رخ نیکوئی تو بود عکس حسن تو بود پر توه روی تو بود هر که وارفته و شوریده سر از بوی تو بود بمحو آینه پُر از پر توه روی تو بود هستم بمحو جمالِ بسیر جوئی تو بود
--	--

نه نشان گشت هر آنکس که نشان جنت ز تو
 ناله عاشق فانی که پراز هستی نشت
 ساقیا سشتیم چونکه بدیدم در جام
 گر چنین حمله کند از سر کویت نه روم
 نالما نیست مرا هر سحری از غم تو
 تا ابد زنده نه گردد ز دم روح الله
 عاشق سوخته جان را چه کلیسایچه حرم
 این دل شیفته از تنگ ز ناموس رسید
 وحشی عشق تو با غیر نگیرد آرام
 خوش سیدی ببرد تو ای طائر عشق
 کشتن عاشق و غارت گری دین و دل

بهر گم گشتن عشاق عدم کوئی تو بود
 دامن ای ماه که چو فاخته کو کوئی تو بود
 کاندرو عکس جمال رخ نیکویی تو بود
 از پئے بند دلم سلسله موسی تو بود
 شیفته ببل جانم به گل روی تو بود
 هر که او گشته زان تیغ دو ابروی تو بود
 هر کار و نه نهد شیفته روی تو بود
 مست از عشق تو رسوای سر کوئی تو بود
 لا امکاں جا خرام ورم آهوی تو بود
 مهر آن ماه لقابال تو باز روی تو بود
 خصلت طبع دل آزار و جابوی تو بود

طمع دارد دل احمد نظر به لطف ز تو
 ز آنکه مباح تو ای شاه و ثنا گوئی تو بود

قصید در بیان نمانه عشق و مراتب جوشن باده او

دل برده زمن بنیت مگار
 زال حسن و جمال رفتم از غولیش
 در سینه ز عشق آتش افروخت
 یک بار مرا از من ر بوده
 صد تیر زده ز غمزه در جاں
 و چشم هزار فتنه دارد
 از حسن شده محیط جانها
 جاں کرده بسان روح در دل
 چوں سوزنهاست زیر آهم
 چوں مهر که دیده اش نه بیند
 در تابش خیز و نهال چو خورشید
 خود شدت قرب بعد گشته
 و جسم چو جاں ز چشم پنهان
 در عشق نهان چو سوز عاشق
 در ناله بلبلاں فغان زد

شیریں سخن و شوخ و عیار
 نه هوش به سر نه ماند دستار
 دل به چو غلیس گشت در نار
 جز آه نه ماند در دل زار
 زال خنیم سناں شده دل افکار
 زال بر لب خلق هست ز نهار
 و ز زلف بکرده دل گرفتار
 گردیده بچشم نور البصار
 پیداست ز رنگ زرد رخسار
 پوشیده شده در عین اظهار
 گردید روی و ایش انوار
 در دیدن جانست دیده را عار
 در دیده بسان نور البصار
 در حسن نهان چو رنگ گلنار
 گشته به چمن بهار گلزار

در شمع ز حسن چهره افروخت
 پنهان شده زیر آه عشاق
 در صحن چمن برنگ گل بود
 گلگون حسن یوسف آمد
 شد رونق حسن روی لیل
 چون روح حیات جسم و جان است
 بنگر به عیاں شود شاهد

پروانه از دوست در دم ناز
 از بهر بتان ست رنگ رخسار
 افعال بدرون بلبل زار
 یعقوب بدیده دیدش انوار
 گردید بقیس ناله زار
 آتش رنگ روی و رخسار
 پدید است هرا پنجه بود اسرار

غزل

بود آن بت مست ناز و طرار
 گوز گس او بخواب ناز است
 آن مایه حسن و ناز و خوبی
 در حلقه ناز خویش خفته
 آمیخته حسن و عشق با هم
 چوں غنچه درون خویش پنهان

از نازده حسن خویش شرار
 مدافعت بخلع از دست بیدار
 وای راحت عاشقان بیمار
 جبریل نداشت اندراں بار
 وای ناز و نیاز غرق اسرار
 فارغ ز نوا بلبل زار

خود ناظر خویش و خویش منظور خبر هستی مطلقش و گر نه آبجا عدم و وجود یکساں آں اصل وجود وستی محض دلما ز خدنگ غمزه مجروح از ناز خراب کرده جانها	آئینه خویش و خویش دیدار برتر ز تجلیات استار آمیخته بود نور بانار وال معدن علم و عقل و انوار جانها بکنند او گر فتار دلما شده پائمال رفتار
---	---

احمد به بیان و شرح حسنش
لال است زبانِ قال و گفتار

در بیان نمانه عشق که نه بول النعت است و می بحضرت احدیت اجمع

زال بادۀ تند داد ساقی آبجانه اشارتے نہ رمزے از خویش خبر نہ از دگر کس	تا ہوش برفت و نیز دستار جز حیرت و محوئے دگر کار نے مست بخود نہ بود ہوشیار
--	---

برتر ز عدم وجود محض ست
 برتر ز خیال و وہم فکر ست
 ز اں بحر عدم چو موج بر خاست
 آں جوش عشق بود دروے
 ایں عشق کہ بود گنج مخفی
 چوں بحر ہزار موج بر خاست
 بر شکلِ حباب و موج و قطرہ
 در ذاتِ حباب گر بہ بینی
 از روئے تشخص ست فانی
 بی صورتیش گرفت صورت
 از حسنِ خراب کردہ جانہا
 از آتشِ عشق سوخت جانہا
 تنہا بہ غمش نہ من خرابم
 انبوقِ جمالِ آں پری رو
 ز اں ز گسست جان ست مخمور

فارغ ز مقال و بحث و تکرار
 کے درک عقول را در اں بار
 بیروں شدہ عشق زو بہ یکبار
 چوں بادہ درونِ ختمِ خمار
 ز جوش بخود چو بحر یکبار
 ز اں قلزم بے کنا فرو خمار
 اشکال از و نجاست بسیار
 آبے ست گرفت شکل یکبار
 باقیست بذات بحرِ ذخار
 بیرنگ برنگ کردہ اظہار
 دل بردہ ز رنگ رو و رخسار
 دل کردہ بزلِ خود گرفتار
 صد ہمو منی بہ عشق او خوار
 آبے ست مرا بہ لبِ شہرہار
 دل جوش ز ند چو خمِ خمار

غزل

حیران جمال روئے دلدار
چوں آنبنہ محوشہ بدیدار
پیشد ز جمال مہر دلدار
گم گشتہ چو بخشم عاشق زار
دل گشتہ فدائے روئے دلدار
چیزے بخیال عاشق زار
از روئے چو مہر پردہ بردار
تا جاں بکنیم بر تو ایشار
کن از می عشق مست و شکار
جا نہا ہمہ شد رہین خمار
افتادہ مرا بآں پری کار

محیم بہ حسن آئینہ وار
دل دیدہ تجلی جالش
آئینہ جان عاشقانش
از شدت تاب مہر ویش
جاں محوشہ بہ سن جاناں
جز نہر رخس و گر نہ ماندہ
اے مایہ حسن و ناز و خوبی
یک جلوہ بکن و گر بخشم
بنائخ خویش و ہوش من بر
اول نقشے کہ عشق بنوشت
احمد کہ اسیر زلف یاریم

جوش اول خم عشق مسے بکفرت جمیع وحدت

چوں بادۀ ناب داد ساقی
 زو بادۀ عشق چو شش اول
 وای معدن علم و عقل اول
 علم است درو بعین اجمال
 خود عین تجلی و تعین است
 هم اصل جمال و هر جلال است
 برتر ز گمان تعین حرف است
 آن معدن علم و عقل محض است
 ای ساقی جان بیار بادۀ
 دل رقص کند ز عشق و مستی
 ماست و خراب جام عشقیم
 از خرقۀ زهر تو به کردیم
 رسوا شده ایم مایه عشقش
 یا بم شبکی چو یار و ساقی
 خاک و بر پیر میبکده را

افروزد مشاهده و دیدار
 تا کرد بخویش جنبش اسرار
 وای اصل و اصول روح و انوار
 تفصیل نداشت اندر آن باد
 هم عین مشاهده نه استار
 هم مبدأ هر صفات و آثار
 آنجا بنود حجاب را بار
 آن عین حیات و عین البصار
 تا باز شویم مست و سرشار
 تا چرخ زند چو چرخ دوار
 در میکده ام گردست و ستار
 تسبیح گناشتیم و زنا را
 در کوچه و بر زن و بیابان
 دامن که مراست بخت بیدار
 چترم بکند بحشر دادار

<p> تاحش دلش گشت ہشیار اندوے حبیب پرودہ بردار جلوہ گہ روئے خوب دلدار ہر اسم ترا ہزار اسرار ہم منظر و منظرے و اظہار دلما بہ کند تو گرفتار وے اصل وجود نور و ہم نار کج رائے و فضول کرد انکار یک آدم و اسم اوست بسیار شد سبدار و اصل جملہ انوار زوڑالہ و برف دارد آثار زیں والد دل ست سوئے دلدار </p>	<p> از باوہ عشق ہر کہ شد دست اے عشق دلیل وصل من باش آئینہ حسن یا رمائی اے عشق ہزار نام داری وصفی کہ کم ازاں برونی اے مبدأ و اے معاد جاننا اے مخزن ہر سرور و ہر غم یک ذات و صفات ملے نہایت یک عم بخواندش یکے خال نوریست بذات خویش سازج آبی ست در اصل صاف و سادہ ہر جزو بہ کل شدہ است راجع </p>
---	--

غزل

<p>شیدے جمال روی دلدار</p>	<p>ماسوختہ محبت یار</p>
----------------------------	-------------------------

<p>از ہستی خود خبر نداریم دیوانہ شدیم در ہواش جانم بر بود حسن جاناں در گلشن جن مثل ببل ز برق جمال آتش عشق پامال ز نار کرد جانہا از عشق تو بپودہ ام در آتش عشق آمد و رفت عقل و ہوشم از عشق تو گل قبا دریدہ بچوں زندہ احمد اے روح</p>	<p>مجویم بحسن و بے آں یار افتاد مرا بآں پری کار دل بردہ ز من جمالِ دلدار داریم ز عشق نالہ زار تاخر من جاں بسخت کیبا و انگاہ ز خون ماست انکار چوں گبر کہ دامن است و نیار در کوئی بتاں قنادہ ام خوار بلبل یہ فغان و نالہ زار برودہ دل تو بتان طرار</p>
---	--

جوش ثانی بادیہ عشق مسمیٰ بحضرت واحدیت

<p>ساقی ز شراب ناب افزود ز بادیہ عشق جوش ثانی اعیان بدر و ن علم بایافت</p>	<p>خودستی و ذوق شوق و ہر لہ در ملک تجلیات و انوار ہر سہر نہاں گرفت اظہار</p>
--	--

تفصیل گرفت جمله اجمال
 خود جمله صفات کرده بخش
 ظَهَرَ بِهٖ اَمَّهَاتُ سَبَّحَ
 اسماء و صفات در تجلی
 اینجا است مقام انس و جن
 ساقی قدحی بده دگر بار
 یک جرعه بکام جان من ریز
 در جام بذر خون شیشه
 جان مست بکن ز جام تو حید
 تا محو شویم مابه عشقش
 تا باز ز هم من از من و تو
 خبر تو دگر به چشم ناید
 تو یاشی و غیر تو نباشد
 نال برق جمال سوخت جانم
 سیلاب نفوس است از چشم

ظاهر شده آنچه بود استار
 از سمع ارادت و هم البصار
 زو جمله صفات کرده اظهار
 جبار و دود و نیز قمار
 هم معدن مهر و قمر و انوار
 تا افکنم از سرور دستار
 وز با ده شکن خمار پندار
 ساقی بپس عاشقان خونخوار
 وز شرک خفی دلم برون آر
 از سینه خیال غیر بردار
 زین هستی و همیم برون آر
 از دیده خیال غیر بردار
 دلدار شود مشو دل آزار
 داریم چو ابر چشم خونبار
 دل موج زند چو بحر ذخار

<p> شکسبوی او کند جانها از آتش عشق جان من خشت قرباں کنیم جان بدعت او آن هست و آن اویم مرآت جمال حسن یاریم </p>	<p> دایم دست و دل گرفتار کو آب لال وصل آن یار مہمان دل مست عشق دلدار ما کا کہ عشق او خریدار ما آئینہ او مرا خسریدار </p>
--	--

غزل

<p> اے یار بیا سوئے من زار شد آب جگر ز درد عشقت در عشق تو گشتنہ ایم رسوا افسوس فدا دہ جان مسکیں زخمی ست بدل ز تیر غمزہ محویم بحسن روئے جاناں ہستیم بہ عشق یار بخود گشتیم شکا ر ترک خواں </p>	<p> بے روئے تو جان ہاست بیمار دل خون شدہ آویدہ خونبار وز مہر تو خستہ ایم وہم خوار درد دست ستمگر جفا کار جان در خم زلف او گرفتار رستیم ز قیل و قال و گفتار رستیم ز کتب و انہامہ کار ہستیم اسیر زلف خدا </p>
---	---

ماست و خراب جام عشقم از آتش عشق جانست سوزال احمد اثری ست عشقِ اورا	چشم ساقی مراست خمار وزورِ دِل ست دیده خونبار تاگم شده ایم ما با سرار
--	--

جوشِ ثالثِ بادِ عشقِ مسمیٰ بہ حضرت ارسام

ساقی قدحِ در گرد کن ز بادِ عشقِ جوشِ ثالث ظاہر شدہ این قلوبِ واح افعالِ بذاتِ اوست پیدا ناظرِ بمسالِ لوحِ محفوظ بہ صاحبِ کشفِ وحی و الہام افعالِ تمام از و بنخیزد عکسِ خطاست لفظِ جاں جز جانِ خرابِ در نگہی گفتا کہ بغیرِ دل نہ گنجم	افروختہ ارسام رخسار گشتہ چو حبابِ چرخِ دوار پوشیدہ بخود لباسِ انوار آمد بطہو از وہمہ کار شایستہ ذوق و شوق و انوار آگاہ ز لفتِ روح و اسرار ہر فعلِ بذاتِ او در اظہار گردیم بگردِ خود چو پرکار دیوارِ قوی و دلِ ترادار بنگر کہ دلِ ست جائے دلدار
---	---

صد حرف کنی و کم نگرود
 از مینه هزار شکل خیزد
 صد موج ز مینه سر بر آرد
 از سعدن دل هزار الفاظ
 آمد به پروں ز بحر بیزنگ
 در خموش نگشته پیش منی کم
 ناید بخيال وسعت دل
 تو جانی و جان ماست جایت
 آں بادۀ ناب ساقیا ریز
 تاست شویم و فارغ از غم
 ای عشق بیا و دست من گیر
 جال مست بکن بادۀ خویش
 ز اندیشه تنگ دل شود پاک
 ای عشق اگر بهستی من
 از هر چه جزاوست نیست گروا

دانم که دل ست بحر و خار
 گه رنگ گل آید و گه خار
 هر موج ولایت در شهوار
 بیرون بنهاده سر در اظهار
 اشکال هزار و رنگ بسیار
 دل قلم هست بحر و خار
 تا چیست دل و چه دارد اسرار
 جان دل ماترا بود دار
 در جام دلم برنگ گلنار
 در میکده رهن ساز دستا
 بازم بریاں بکوی دلدار
 بازم برهان تنگ و از غار
 در خرقة وزید آیدم عار
 آتش بزنی منم سزاوار
 خیر آن بت ماه رونه بگذار

بے عشق تو خانہ بے چراغ است
 بے مهر تو طالع و انگون است
 نے مهر دل است سنگ خارا
 از عشق ہر آنکہ بونبرہ
 خود طالب چاہ و ننگ ناموس
 ایں بندہ دوزخ و بہشتند
 و بخرقہ تو نہانست زاہد
 دانی دل خویش گرتو وصل
 از ہستی تو چورہ باقیست
 گر علم دوگون جمع آری
 چوں سر تو شد بحق نہ ساکن
 ای دل مدے طلب ز ساقی
 اے بیک ہیا مژدہ وصل
 ایں مردہ تم ہم ہر و بجاہاں
 مردیم در آرزوئے رویت

نے مہر دیدہ نیست انوار
 بے عشق تو بخت نیست بیدار
 یا ہیزم خشک قابلِ نار
 خود مردہ دل است یا کہ بیمار
 چوں مرغِ نشتہ گردِ مردار
 عاشق نہ طلب کند بجز یار
 خود بینی تو بجائے زنار
 صوفی بدماغ تست پندار
 میداں بے فقیر کم ہست ز نار
 غالب آئی بہ بحث و تکرار
 باشد ہر قیل و قال و گفتار
 کہ نہمتِ او بر آیدت کار
 تا جان بکنیم ہر تو ایشار
 کو مردِ خداست نیک کردار
 یکبار ز رخ نقاب بردار

باز آو مرا بدست خود کش
چشمے کہ ز عشق خون بگرید
چوں خاک بہ ناز عشق گشتم
خونِ بخت ہزار مثل علاج

تا سر بہ نیم زیر تلوار
از بخت دوست ہست انہار
رویند بجاں ہزار گلنار
عشق است ابدات خویش خو بخوار

غزل

بایم زور و عشق بسیار
آلودہ بخون و چشم دایم
افتادہ بکونے یار بسمل
سودازدہ جنون عشقیم
دایم زور و چشم پر خون
دیوانہ حسن آل پر پرو
جاں گشتہ اسیر دامِ جانال
آہے دست بلب و چشم پر اشک
نئے روی تو نیست چشم روشن

وز سونختگان مہر دلدار
زخمی ہست بدل ز غمزدہ یار
از دردِ محبتیم بسیار
رسوا شدہ بکونے دلدار
کالیست مرا عشقِ خو بخوار
شوریدہ سرمزم خستہ و خوار
ز بخیر دل ہست زلفِ دلدار
از عشق شدیم بیدل و زار
نئے عشق تو نیست بخت بیدار

1987

احمد ز جمالِ آں پیر پر و
دیوانہ شدیم بچود و زار

جوشِ رابعِ بادِ عشقِ مسماے بھرتِ مثال

ساقیِ قدحِ شرابِ درودہ
ز بادِ عشقِ جوشِ رابع
رو کردہ ز غیبِ شہادت
صورتِ بگرفتِ نورِ پیرِ نگ
تجزیہ نہاں شدہ بہ تشبیہ
تقیدِ بردہ رنگِ اطلاق
ظاہر شدہ خلقِ حقِ نہاں
آں نورِ لطیف شد مثل
تا دیدہ باطنش بہ بیند
اسرارِ قلوبِ کردہ ظاہر
اسرارِ نہاں از دوستِ افشا

دیدیم بجامِ عکسِ رخسار
تا شکلِ خیالِ بست و ستار
پوشیدہ ہر انچہ بود اسرار
ارواحِ در آمدہ در انظار
جسمِ آمدہ بہرِ روحِ ستار
آئینہٗ برفتِ زیرِ زنجار
پہناں شدہ گنجِ زیرِ دیوار
ہر شکلِ خیالِ ووحیِ جبار
آمد بہ بصیرت و در انظار
آورده جسمِ وحی و اسرار
ز غیبِ نہنہ گرفتہ انظار

آرنده غیب در شہادت
 اک جسم لطیف بے تجری
 از عالم روح سوئے اجساد
 از سر نہاں و غیب ملکوت
 از ہر چہ بہ قلب آید اورا
 یک رخ سو قلب یک بخت
 رازے کہ نہاں بنیب بودہ
 از بادہ سر و بخش ساقی
 اے مہر پہ عشق بازی
 ما غیر ترا عدم شمسایم
 ما دیدہ بروئے تو کشادیم
 خیر ہستی او در عدم دل
 ز اہد بتو وعدہ است فردا
 از بہر تو عشق و شوق پر خار
 این عشق کہ درس بیزبانی

اظہار کنندہ ہر اسرار
 پوشیدہ بخود لباس انوار
 آمد و خبر بے حسن اطوار
 وز وحی خدا و دیگر اسرار
 آمد سوئے جسم و سوئے گفتار
 بر رخ بمیان خاک و انوار
 از ذات حق آمدہ در اظہار
 وز سر کسل غما بر دوار
 ہستی مرا چو سایہ بر دوار
 ما ابو جود دست اقرار
 از غیر تو جان ماست بزار
 ہستی تو بیگانہ ست پندار
 امروز مراست نقد دیدار
 بہر دل ماست پہچو گلزار
 در مدراش نہ بحث و تکرار

ای دل تو اگر مریض عشقه سلطانی هر دو کون دارد جانے کہ بیار هست مشغول ایک لحظه زیاد نیست غافل خفتہ بدو چشم و دل خندہ	روح القدس آیت بہ تیمار عاشق کہ با دست یار ہموار باشد ز خیال غیر بیزار دیوانہ بکار خویش ہشیار دایم دل عاشق ست بیدار
--	--

غزل

دایم بعشق آں دل آزار مجرعہ خنک چشم شوخیم دیدیم بہ جام عکس ساقی دیدم رخ تو شد مسمان آں روئے پہ ہر صف مات در حضرت یار جانست حاضر رفیقم ز بول زنگ ناموس رندیم و خراب و زخا بات	صد آہ و دو چشم تر دل زار ہستیم اسیر زلفِ حمدار مستیم از آن شراب دیدار عشق دل من شکست ز تار دیدیم جنت شدیم دیندار دل سجدہ کند حضور دلدار گشتیم بعشق دلبر اں خوار انہ بہر بتاں شدیم زوار
--	---

ابروئی بتااست بجدہ گاہم عشق بُتِ مہر و ستِ خرم مستیم ز چشمِ مستِ ساقی گردید کند جاں خرم زلف	خود کجہ ماست کوسے دلدار چشمِ ساقی مراست خسار ہستیم خرابِ عشقِ دلدار بستند ہزار دل بہ یک تار
--	--

احمد ترسم ز راز دلبر گر فاش کنم کشند بر دار	
--	--

جوشِ خامسِ بادۂ عشق سے مجھ پر شہادت

ساقی قدحے زیادہ بردار ز بادۂ عشقِ جوشِ خامس جانے کہ ز چشمہا نہالِ بود از غیبِ چو اسپا دواں کرد گردید نشانِ وکلِ اجساد آمد بطورِ ستہ موالیہ شد جو ہر قلبِ جسمِ محسوس	مست آمدہ سے بزمِ دلدار تا صورتِ غیبِ یافتِ انظار چون جسمِ بہرہ شد بدیدار در ملکِ شہادتِ آمد آں یار پوشیدہ لباسِ جسمِ اسرار حیوانِ نبات و نیز اجار صورتِ گرفتِ سرو و انوار
---	---

	<p>اَلْاَبْلُفِ مِثْلِ اَحْجَازِ بِرُوحِ دِلِ اَو بَکْتِ اَر رُو کُردِ رَغِیْبِ سَوَّیِ اَظْهَارِ ظَاہِرِ شَدِّ اُچْہِ بُدِ اسرارِ اَلْحَسَنِ جِہَالِ سَوَّیِ دِلدارِ پِیْنِکِ نَگِ گِشْتِ اَلْاَضَارِ اسرارِ گِرفْتِ شَکْلِ اَظْهَارِ عَکْسِ نَمُودِ آئِیْنِہِ وَاَرِ مَضْمُونِ نِہَالِ بَزِیرِ اسْتِخَارِ مَوْجُودِ وِجُودِ مَاسْتِ پِنْدَارِ ہِشَانِ وِیْسْتِ نَادِ اسرارِ</p>	<p>چو بَیْنِ وِچُوْزِ اَلْاَشْکْلِ گِرفْتِ ہِشْتِ بَکْمَالِ خَوِیْشِ نَادِ اَلْحَسَنِ اَزْ نَظَرِ نِہَالِ بُدِ پُوشِیْدِہِ لِبَاسِ جِہْمِ اَعْيَانِ تَکْمِیْلِ گِرفْتِ دِرْ شِہَادَتِ بَیْ مِثْلِ پِشَلِ بَستِ تِثَالِ اَطْلَاقِ بَقِیْرِ مِیْلِ کُردِہِ اَرْوَاحِ گِرفْتِ شَکْلِ اَجْسَادِ مَایْمِ چَوَقِ لَظْظِ اَوَسْتِ مَعْنِ حَقِ ہِستِیْ اَطْلَاقِ سِتِّ عَالَمِ دِلْبُردِہِ زِ عَاشِقَانِ ہِشَالِ</p>	
	غزل		
	<p>زَاہِدِ بَکْنَدِ سَوَّیِ دِیوَارِ دِلدادِہِ حَسَنِ سَوَّیِ دِلدارِ</p>	<p>مَاسِجِدِہِ کِیْنَمِ دِیْدِہِ دِیْدَارِ مَایْمِ خَرَابِ عِشْقِ اَلْیَارِ</p>	

<p>اے عشقِ بیا دُمونم شو بدست مرا بکن چو منصور مطرب بنواز نغمہ امروز جانما ہمہ یک بکن زستی بر آتش زہدم آب مے ریز از بادہ غرور توبہ بشکن عشقم چو قضا آسمانست قسام ازل نصیب ما کرد دائیم شعار ورع ما نیز باجت سیفتاد کارم ہر چند دلم بگردن سر یاد دل جذب کند جمال محبوب</p>	<p>ہستیم ز عقل خویش بیزار تا سر پہ نیم برس درار تا رقص کنم چو چرخ دوار تا چرخ ز نیم مثل پرکار تا خاک شوم بکوئے خمار بدست مرا بر بہا زار پس بے بتاں رویم ناچار رسوا شدیم بکوئے خمار اما نشدست بخت ہموار بحسب ورع کلیم چوں کار ایں عشق مرا انداد ز نہار از خود نزویم سوئے دلدار</p>
	<p>از ہستی خویش احمد را خیز وے گفت مرا بگوشش آں یار</p>
<p>جوش سادس بادہ عشق مسمیٰ بحضرت انسان کامل</p>	

ساقی ز شراب ناب گلرنگ
 ز باده عشق جوش ساوس
 دلبر کمال حسن آر است
 دل برده ز خلق جمله عالم
 مجموعه جمله عالم آمد
 از روح بود محیط عالم
 کونین درون او بگنجد
 گردید ازین خلیفه الله
 خود بجهه برائے او ملک کرد
 خورشید بشکل قره آمد
 در ارض و سما که حق نه گنجد
 کونین بذات اوست قائم
 هم عاشق خویش خویش معشوق
 عالم همه جسم او چو جانست
 چون تن که بر پر حکم جانست

درده که بهیزم آمد آن یار
 بگرفت کمال حسن دلدار
 باناز واد او رنگ رخسار
 آن حسن جمال روئے دلدار
 شد منذر حش تمام اسرار
 شد مرکز دایره چو پرکار
 در صورت قطره بحر ذخار
 بر بخت جهان نشسته شهوار
 از سر خداست دلش اسرار
 تابنده ز حق در دست انوار
 گفتا دل او مرا بود دار
 گردید خلیفه و سپهدار
 مطلوب خج دست و خود طلبگار
 ذاتش پئے چشمهاست البصا
 کونین بدام او گرفتار

<p> جزو دل تنگ مانگنی ایں کوہ و فلک زمیں بکروہ خواندی چو مرا ظلم جاہل زہمار نہ عقل امر سازد از قست عطار ہر غریمت از من عدم و وجود من نسبت بر ہستی ما بکن تجلی تو باشی و غیر تو نباشد یک جلوہ کن و مرا من بر تو بامنی و منت بجویم مایم و یا توئی نہ ایم آدھ حیرت مرا من برد </p>	<p> دل نیست مگر ترا دار از حمل امانت تو انکار دشنام خوش سب الزلب یار کے پشہ تو بار کوہ بردار گوہر توئی و توئی خریدار از قست تجلیات و استار تا محو شویم ما با سدا ایں علم بجان خستہ بگار نہ پردہ در آجباب بردار عشق من و تو بود عجب کار عقل آمدہ شیش سر تو خواہ ہستی مرا شکست پندار </p>
<p>احمد حذیفہ کن ازرقیباں</p>	
<p>تا ایں نہ مرت کشند بردار</p>	
<p>عزل</p>	

ای زور و عشق تو بیمار جان دارم هنوز
 خاک گردیدم زغم لیکن دیو جان خویش
 سالها بگذشت بر من تا که بسیار و یم
 من بچل از ترک خمی خورده ام تیر نگاه
 هر سحر از درد عشقت ای گل خندان من
 عمر من پیری شده تا گشته ام خاک درش
 گرچه خوردم ز خمها و عشق یار نازنین
 اینک می بینی ز چشم اشک غمی ای حریف
 عشق خواباں در دلم آخر قضا آسمانست
 خورده ام روزی ز خیم باده اش یکجگره
 پیش خورشید پرخت مانند اجسم گم شوم
 تن قتاده بر زمین در و جان سوز فلک
 روز اول چو نظر کردم بخورشید رخس
 پیش ترک چشم او پنجه و دوش بجا شدم
 آنکه بود آرام دل آرام جان من ربود

داشتم مهر تو در دل به چنان دارم هنوز
 آرزوی دیدنت ای دستان دارم هنوز
 به چو بے از درد عشق او فغان دارم هنوز
 کز جراحتهاش چشم غل فغان دارم هنوز
 نا امار سوز جان چو بلبلان دارم هنوز
 دای جان من دلش نامهربان دارم هنوز
 لیکه میل دیدن آن جان جان دارم هنوز
 در جگر از زخم تیغ او نشان دارم هنوز
 خاک گشتم لیکه مهر لبران دارم هنوز
 زان بجا من منت پیر مغال دارم هنوز
 عمرم کیس آرد و پنهان بجا دارم هنوز
 در کاتم قید و شوق لامکان دارم هنوز
 آتش از عشق او در دل منان دارم هنوز
 دل و ف زان تیر غمزه به چنان دارم هنوز
 در غم آن جان جان بیمار جان دارم هنوز

باش یک شب ہونے جانِ حیرانے نازیں
 تافتہ بربان من چوں عکسِ خورشیدِ رخس
 دہواے نے نشانِ گردیدہ ام سرچے نشان
 در غم تو ہنچو فانی ز آرزو ہا مردہ ام
 من عیشِ لالہ رویاں فوں ہی بگریستم
 گشتہ عمری تاکہ خود را من شکانش کردہ ام
 در غمِ عشق تو جانم روز و شب گریہ کن
 پیشِ خورشیدِ رخس مانند سایہ گم شدم
 در ازل از دست ساقی خوردہ ام بچرخ
 خرقہ و سجادہ افگندہ بکویے فروش
 کعبہ من کوئی یار و قبلہ من ہے دوست
 ترک کردہ زہد و تقویٰ از سرستی و شوق
 بادہ دہ ساقی زینہ و اعطاء نم دل گرفت
 عشقِ خواباں از من کیس قرار دل ربود
 دل بہ طاری ربودہ از من سادہ سلیم

بیقرار از عشق تو روحِ رواں دارم ہنوز
 از شعلہ اش پر توی آئینہ ساں دارم ہنوز
 گشتہ ام گم لکیہ عشق نے نشان دارم ہنوز
 آرزوی دیدن تو ہنچناں دارم ہنوز
 رخ برنگِ عفرانِ اشکِ اغواں دارم ہنوز
 پیشِ تخیلِ جاں بزیارِ امتحاں دارم ہنوز
 سیلِ فوں از چشمِ خود ہر دم رواں دارم ہنوز
 چوں قمرانہ نور ذاتِ او نشان دارم ہنوز
 در دلِ خود ام حریفانِ سکر آں دارم ہنوز
 اعتکافِ خویش در دیرِ مخاں دارم ہنوز
 سچہ سوطاقِ ابروی بتاں دارم ہنوز
 وقتِ خوش با ساقیاں و میکشاں دارم ہنوز
 تنگِ جاں از صحبتِ اینا کساں دارم ہنوز
 خار و در دلِ در ہوائے گلرِ خاں دارم ہنوز
 تاملِے الاماں از جورِ شاں دارم ہنوز

<p>مدتی شد ز آتش اول طپاں دارم هنوز از قنطاول هائے غم در جان ان دارم هنوز در جگر از غمزه اش زخم سناں دارم هنوز زانکه حایل خلا هستی در میان دارم هنوز تاز چشم از موج او سیلی بر فاس دارم هنوز</p>	<p>سخت جان مفرح من از برق حسن دلبران مے جہاں گلخان شد گلشن دل پائمال دویش من از ترک چشمی خورده ام تیر تگاہ آہ ای دل کی بویل آن گل رعنا رسم کم نگشتہ ہیچکے خود بحرِ خارست دل</p>
--	---

<p>دردم احمد کہ میل شاہد صافی نہانت پر گشتم یکیکہ عشق خود جواں دارم هنوز</p>	
--	--

	ایضاً	
--	-------	--

<p>رنک خم نگر و گر از حال ما پرس مے ننگ گشتہ ایم زمانہ یا پرس مابندہ و نیم زمانہ جز وفا پرس دلما و زار ہیں تو از دل ما پرس از کشتہ سیخ ہلا از دوا پرس بیگانگی کہ کرد خود آں نشا پرس</p>	<p>درد و دلم بہین غم دلر با پرس عشق پری خان دلم شرم ریختہ جو رہجائی یاز بھنشن گنداشتیم از حسن آن گلار و جمالش چکویت آرام جان بچن سوال آرام من بود از تیر مری دگر آن غم نمی خورم</p>
---	---

آلوده بخونش ام رو زرد پس
 می برم باز دور دور عشق منم شویم
 چشمم چو ابرو برق جالش مرا بست
 ما عاشقان رو دلارام بوده ایم
 ما و اله جمال دل راے دلبرم
 این عشق بهیچ عشقه گرفت شایخ و
 جال سخته ز تابش نورشید روی او
 عاشق به پیش پا برجام به پیش خور
 گم گشته ایم مایه تجلی آس جمال
 دور از چگون چو لک سنجون میرویم
 از رنگما گدشته به پیرنگ گم شدیم
 از چشم اعتبار نگارین که می رود
 بکاشای چشم دل بنگر جلوه جمال
 انی ل بیاوستی و هی خویش را
 شد آصف از اندر ز مهر و رفت

بنگر بحال از روز آه و بکا پیرس
 رو خواجہ کار خویش کن حال ما پیرس
 از گریه بار ابرو برق و سما پیرس
 از محو حسن قهقهه بخورد و وفا پیرس
 دلداد گل به پیش از دل با پیرس
 نئے پنج بهر هست نشو و نما پیرس
 این خیرگی چشم نگر و ضیا پیرس
 در ابتداء عدم شده از انتها پیرس
 از جلوه های حسن آس لقا پیرس
 محیوم مایه عشق و زچون چو پیرس
 از جلوه کارنگاریم از لونا پیرس
 آنچه گدشته در ازل از ناجرا پیرس
 اشخاص فویدین تو ز سر خدا پیرس
 کن غنیمت بحر وحدان ما و ما پیرس
 ما بریز حال تو ازین ترا ما پیرس

<p> اینم ز دور آدم و دوزخی نال است هر دم بصورت ز دلم سر بر آورد در خون پیه نور نظر بس عجب بود یا آمده چو عشق نشسته در وصال حال گلی که گلشن لباس کجا او ای دل غیر عشق سعاد طلب کن تقوی و پند خمره عقل است زاهد با مشو این برین خاندان غنیم شود حیران حسن یا چو آینه گشته ایم ساقی دیار و بزم حریفان ده نوش اسرار عشق و لذت ساقی و جام می مرگ حیات پوچ و سحر وصال است نه جام و بادیه چو و غریزه منت در نیت و در نیت </p>	<p> اسرار شاه بین تو ز حال گد امیر آید بصد لباس جیشم نامیر شرمی بکن ز روح و دگر از خدا میر یکبار برودستی ما را ز ما میر از بید لال امیر و زیاده صبا میر در پیش ظل عشق زبال بهامیر از بید لال عشق روانار و امیر از ماندند و سرع و ز نور و صفای میر صوفی ز عاشقان فنا و بقا میر از حلت و حرمت محروم اعطای میر روانه حریف پرنه آشنای میر خورباده وصال آب بقا میر زود آفتاب کن دگر از ماضی میر بیدار و بیدار </p>
---	--

در نیت و در نیت
 در نیت و در نیت

در نیت و در نیت
 در نیت و در نیت

<p>ای دل اگر طلب کنی اسرار عشق دوست عشق است کار مردی و مردان حق دل آنانکه گم کنند عشق و دیوانی دوست عاشق تبار یار بکوه همان و جبال زنجیر گردن لمار بسته است خالی نه خویش باش پند بر آں نگار آئینه ساد گشت پراز عکس شهر موی است روح عشق بتش عرصا از بهمت شریف ظلویم و هم چو ل احرام بمنزل دلدار بسته ایم بیرون از دودن پس پیش محیط ما چشم است یاقی مخمور دیده ایم چشمی که تر عشق بود جان دهد او</p>	<p>از خسته پرس ز اهل تقا پرس اکار زار و جنگ خوابه سر پرس زیشان غیر یار و دیگر بوی پرس از اهل نخل هیچ ز جود و نیا پرس از جان قبلای جز از ابتلا پرس از عرش و لامکان و دگر از خلا پرس از جان بخیا و روحی خدا پرس اسرار روح اینمه دال از عضا پرس دودن حتی چرخ نگر و ز ابا پرس از مار کعبه و صفای وینا پرس سریت بواجب همه زن لکشا پرس بے باوه سرخوشم زمستی ما پرس زین نشا کج بهاز محبت لا میر</p>
<p>از مایه یار بحسب از رضا پرس</p>	

ایضاً

دوش دیدم بہے منچہ بادہ فروش
 رفم از خوش چو دیدم رخ خورشیدش
 گفتم ای جانِ جہاں گردِ سرست برگردم
 سینہ خویش کن پاک تو از ما و منی
 اگر بادہ عشق بدلت ذوقی هست
 من ازین یک سخنش بچو و بدست شدم
 عاشقان گردہ چارہ اش حلقہ زدہ
 پُر خمار از می عشقش بہاں رندانند
 رندان بادہ عشقش بہتند و خراب
 عاشقانے کہ چو از بادہ عشقش مستند
 دلِ جام زنی مہرِ ترش مست شدہ
 چوں مرادید ز خود رفتہ و مدہوش شدہ
 گفت خوش نیست چنین پردہ در پی اسرار

روی بچوں قمر و لطف چو ز ناریدوش
 زدلم تاب تو اے ز غفل و ہوش
 گفت خاموش شای ہوا ہوس باد فروش
 وانگی پیش من آور نہ تو خنداں مخروش
 بیکے جرعت می خرقتہ ہستی بفروش
 کہ درونِ سر من نے خروم ماند نہ ہوش
 بود در ہر طر فی نالہ و فریاد و خر و ش
 کز ازل مست شدہ تا بقیامت مدہوش
 نہ کہ زاہد کہ بود بہت اوز ہد فروش
 ہمہ در جوش و خروش و ہمہ در نوشاوش
 خوں چکاں از قرۃ ہاسینہ چو دیگ اندوش
 نزد من آمد و گرفت مراد را آغوش
 رو چو منصوبہ نہ لے پرو گئی راز کوش

<p> رانہ پنهانی جانا نہ تو از اں مغروش بادہ مروفا با سرخ جانا نہ بنوش حالش باش چند گفت مرادش سر و ش تابو صلتش ہی ای دل من نیک بکوش ایں چہ سیریت کہ گردید ولم زدند ہوش کم عشقش سخن گوی و ہلا باش خموش </p>	<p> ضبط کن انچہ ترا پیرمغال گفت نہاں پڑ پ باش ز صہبائے محبت ہر دم در ازل قسمت تو بار محبت کردند ہد کن از دل و جان کہ قدم صدق تراست ایں چہ راز نیست کہ جاں شتہ از دست چہ راز با کسانیکہ ہمہ بستہ نارد و نسیم </p>
<p> احمد اکن خدر از گوش رقیبان راز بر خود فاش مکن فتنہ شاں دارد گوش </p>	
<p>ایضاً</p>	
<p> جانہ از حسن شوخ او دارند غوغا ہر طرف دیدار خباں آمدہ صد مثل ہوی ہر طرف ہر دم ز چشم شوخ او فتنہ است پر ہر طرف دیدہ بمثل آئینہ تجو تماشا ہر طرف بون شدہ کون و مکان نیز وارد ہر طرف </p>	<p> بہ تماشا ی خوش عشاق شیدا ہر طرف ولما بہ توقش انظر قصاں شدہ مانند طور زاہ و فغان عاشقان عالم شدہ پر شور و ش پیشین حال رو او ہر جاں شدہ چہرت زدہ وی از شجاع حسن او در تاب نور شیدا خوش </p>

بوده بچم عاشقان گرد سراسی آں پری
 دیده ز دور عشق و عشاق را ندخوشان
 بوده جمال آں صنم غارت گرایان و دیس
 در کربلای عشق او هر عاشق دیوانه
 از خانه چوں آمد برون در خلق غوغائی قناد
 گرد سراسی آں پری عشاق او از فرط شوق
 جان بر لب و دیده بره قومی زنجوران عشق
 شیریدگان عشق او افتاده اندر کوی او
 از بهر محزون او گریستن بگذاشته اند
 پروانه و ش از بیدی برگرد شمع رومی او
 بهر مریضیان غمش غمش چو روح الله بود
 از قامت رعنائی او قایم قیامت گشته بود
 بهر خدای ماهر یکدم نقاب از رخ کشا
 در عشق او نهبانه من آشفته و شلیل شدم
 جان های عشاق خوش روشن سده مانظر

دیوانگان عشق او سر پر ز سودا هر طرف
 در اشک چشم عاشقان سلب دریا هر طرف
 از عشق حسن برکاو آشفته دلها هر طرف
 میداد جان خویش را خود ناله محال هر طرف
 در عالم از حسن رخس سورت بر پا هر طرف
 کرده تبار مشغول جان بی تحاشا هر طرف
 شد مجتمع با صد چرخس هر سیجا هر طرف
 از بهر یک نظاره آں روستی با هر طرف
 در هر نظر جلوه کنان حد حسن لبلی هر طرف
 هر عاشق از بوش خون میداد جازا هر طرف
 بچم غصیر عاشقان بهر مد اوا هر طرف
 مضطر گروه عاشقان جان ناشکیبا هر طرف
 استاد قوم عاشقان با صد تمنای هر طرف
 دیوانه حسن رخس نادان و نا هر طرف
 زان پر توروی نگو نور تجلی هر طرف

جانها سحر کرده سحرست اندر چشم تو
 با چشم مست پر غم آرد موئے بزم آن نگار
 از برق حسن آن پری و ز شعله نور رخس
 در عشق روی آن نگار از عاشقان شب هزار
 دیده جمال آن پری و آن شوخی و آن لبری
 در عشق آن موی نکوافت ده اندر کوی او
 زان ز گیس پر از غمنا و چشم میگون نگار
 از عشق حسن آن پری نال سحر و نال جادوگری
 هر دم بر مایه بخود آن تابان تحسلی بهمال
 آئینه حسن رخ چون انفس و آفاق بود
 یکبار از کتم عدم چوں بحر عشقش جوش زد
 دل قلم آمدنی کنار امواج خیزد و هزار
 اندر عشق و سوز دل جانها بفریاد آمده
 شوریدگان عشق او پیش جمال آن پری
 راز نهانی ازل چون بود پنهان در عدم

مفتون حسن بگو تو شد پیر و برنا هر طرف
 عشاق بخود آمده چوں مست صبا هر طرف
 جان بر خفته عشاق را چون طور سینا هر طرف
 آشفته و حیرت زده بودند چوں ما هر طرف
 هر عاقل و فرزانة گردید شیدا هر طرف
 هم زاهد و هم عابد و هم کسب و ترسا هر طرف
 بدست جانها آمده همه پوشش لبا هر طرف
 افتاده شوراند بهماں برخاست غوغا هر طرف
 از هر عشاق رخس صدها سیما هر طرف
 عکس جمال روی او گشته نبویا هر طرف
 آن گنج مخفی ازل گردید پیدایا هر طرف
 این چشم و گوش و عقل و هوش انهار و یا هر طرف
 و حسن پر آشوب و تشویشیت هر جا هر طرف
 دیوانه و حیرت زده مثل مریا هر طرف
 از پوشش عشق و جنون گردید افشا هر طرف

از غایت شوریدگی عشاق رسوا هر طرف	دیوانه و بنجو شده و ابا بشوق آن پری
	<p>آنگاه پراگند بر عهد در بزم آن ساقی جان</p> <p>هر عاشق شوریده مسرت تقاضا هر طرف</p>
	ایضاً
<p>عالم آشنوی بدناز و غبنی حسن و جمال</p> <p>گاه میسوزد و لم چون طور از نارِ جلال</p> <p>گاه زنده میکند روح من از بونیصال</p> <p>گاه میگوید که ای شوریده سرایین تعال</p> <p>گاه میگوید که ای بے صبر و چندین مثال</p> <p>گاه مرهم من نهد تا زخم گیر و اندمال</p> <p>گاه خواند گاه را ندیدیت این امر و حال</p> <p>سخت افتاد است اندر گردن جانم خصال</p> <p>میکند هر لحظه از رنگی برنگی اتقال</p> <p>که نسیم و گاه هر صرگه و بوبر و که شمال</p>	<p>دل بود از من بت شیرین لعل تو خصال</p> <p>گاه بهوشم میرد مانده و سوسای از جمال</p> <p>گاه میسازد و تیغ هجر جان من بلامک</p> <p>گاه میگوید برو از پیش من غوغا کن</p> <p>گاه میگوید که این بهمانی تو خوش آیدم</p> <p>میزند زخمی بدل گاهی که تا اے کنم</p> <p>سخت میرانم ز جذب و آن جان جان</p> <p>میرد و هر جا که میخواند خود آن یا عزیز</p> <p>چون پیر کاهی بدست صرگه و اقبال است</p> <p>هر زمان بادی وزد از غیب هر جان و لم</p>

کیست آن تاپیش جیاریش گوید کہ منم
فہم گردانست از اسرار قرب و بعداً و
این منم یا فو توئی بخریت اینجا ہی نیست
برزست آن عالم از نور و ظلام روز و شب
نیست اینجا ہی شی جز ہستی مطلق دیگر
میوزد بادے از و بر جان و بر دل ہر زمان
عالم بی مثل و بیچوں گرچہ از دیدن بہت
فہم از ادراک ذات روح گو عاجز بود
ساقیا از مستی می و ہم ہستم شکن
ما ز عمری اندرین غم روز و شب افتادہ ہم
سوخم از تفت ہجرت ای مرا و عاشقان
ما جان ای جان جان محتاج دیدار تویم
روح ما را از ازل آخا از مہر تو بود
اے فلک بر رفعت غی و اینقدر نازی کن
ہیچا نجم پیش نور رشید رخس گم گشتم

عقل مہوت ست اینجا مطلقہ لنگ مثال
ای بری اقیل و قال و اتصال و انفصال
کے بکویت راہ یا بدو ہم عقل و خیال
نیست آنجا وقت و ساعت نیست آنجا ہر حال
عالم بی رنگ باشت برتر از وہم و خیال
عالم ایسا دازوی می پذیرد انفصال
لیکہ دار جلوہ با و نشان شب و مثال
لیکہ ظاہر میشود ہر صورت و شکل خیال
تو کہ می بر کر بیان کی گران باشد مثال
باز جہان مرا اے جان عالم زین مثال
تشنگان وصل را باشد لب تاب لال
بہر سکنان شہمان را صا یو وجود و فانی
اگر دم آخرد و آئی نوشن بود و اما مال
با عیش و رانگر گردین غیفی احتیال
از وجود و نشان بقیست گوش مثال

من نیم در هست تاب آفتاب رو پوست
 تا توانی خویش تن را محو حسن یار کن
 در حضور حضرتش گریه از خویش آوری
 چو شمعین ساختی در تنگ نای این حدود
 بچو زرداں اندرین تشبیه محبوس آمی
 هر زمان بر قصر شاه جاں جلائی میزنند
 شمع ای دل ز حکم حضرت پیر مغال
 بیدلان سوخته را منکر غیر یار نیست
 عاشقان بنگر پید نقد وقت خود میگردند
 عاشق دل داده را دل سوخته آن دلدار رفت
 باوه عشقش که جان مرده را بخشد سرور
 مادل مدین را فدائے حسن جانان کرده ایم
 غارت ایمان مدین عاشقان از ناز کرد
 من چه گویم از جمال آن نگارنازنین
 ای پرواز نگاهی کار عالم کن تسم

هستی زده تو بر شمس واسعه انفصال
 فکر کم کن از سر و زخمن و از هر دوصال
 بهر جان خسته تو تکیست ست و هم کمال
 بر کشا سوئی قدمی مرغ عشق پربال
 چو فرا میشت شده شایه ملکین و مال
 کای غریب بیتوا تشنه لب انیس و حال
 تا دم آخر بکن فرمان او را امتثال
 عاشقان از خیال نیست نبود اشتغال
 ماضی و مستقبل آنجا نیست عاشقان خیال
 میکند هر لحظه جانش سوخته جانان ارتحال
 ترو ما شد حرام و نزد عاشق شد حلال
 زو میسر از بیدلاں تو از کمال و از زوال
 صد نذران دل بود آن شمع از غم و ولال
 صد نذران جان ز ناز خویش کرده پائمال
 ز آنکه خون عاشقان گشت بهر تو حلال

ای جالت برتر از منج و ثنائی عالم است سو ختم از آتش سوداے عشقش سا لها آنکه من از بهرا و صحرانوردی مے کنم نالما کرویم از درماندگی خویش ما چند دامن عاشق دیوانه را سودی نیست گاه باشد کان پر پرو نه چشم من شود	لیکھ کہ کس حسب فہم خود کند قال و مقال از نگارم دہ خبری قاصد فرخندہ قال کے ہدام من در افتد یا رب آن چشمی غل گوش کند نالہ ام کس آہ شد قضا الرحال حضرت ناصح کہ مست اندر دماغش اختلال ای دل محزول ز درد ہجر او چنداں مثال
--	--

ہوشدار احمد دریں عالم ہر ہستی حق ہستی دہمی برای جان تو آمد و بال	
---	--

ایضاً	
-------	--

بوی یاری از صبا بشیدہ ام مست گشتم چوں پیغمبر از ادیش بوی از پیرا ہن یوسف رسید یا کہ بوئے کا کل لیلی است این پردہ ہائے غیب را بدید عشق	بیخود و بدست زو گردیدہ ام رفت از بستم دل شوریدہ ام گشت چوں یعقوب روشن دیدہ ام تا چو مجنوں زان قبا بدیدہ ام راز را بے پردگی زو دیدہ ام
---	---

<p> عشق گوید تا بدو بر سیدہ ام من بنام عشق آغازیدہ ام شوخی این عشق را فہمیدہ ام بوی در دل ازو بوئیدہ ام در ازل این درد را بخزیدہ ام حامل او من بجاں گزیدہ ام من و را در خویش گنجانیدہ ام بندہ روئے بتاں گردیدہ ام بس تعبہا کان بجاں بکشیدہ ام از ملوئی دلش ترسیدہ ام صد گریبان حیا بدریدہ ام سالما در کوئی او گردیدہ ام </p>	<p> چونکہ غمت را نشان پیدا نمود پس بہ شوق دل سر این نامہ را من ز سر کنت گنزا محفیا عشقم آورد از عدم سوئے وجود قدسیاں از درد عشقت مغلس اند چرخ زناں با را مانت کردا با می نخبہ آنکہ در ارض و سما منکہ مسجود ملک بودم کنوں از برائے آل نگار نازنین زین تالم تا ز نخبہ یار من ہچ مجنوں از جنوں عشق خویش از ہما کے یک نظر بر روئے او </p>
---	--

ایضاً

تاناہ بیند روئے جاناں دیدہ ام

صبر کنند این دل شوریدہ ام

یکدم ای یوسف بسوئے من بیا باز آپنشیں میانِ جانِ من گر بہا دارم بعثت چوں شعیب در غم آں لالہ رو مانند ابر کے گزاریں عشق آں جانِ جہاں	ریخت چوں یعقوب نور دیدہ ام خاند تست ایں دل شوریدہ ام وز غمت داؤد ساں نالیدہ ام اشک چوں از چشم خود بایدہ ام بہر جانان بربادل ورزیدہ ام
--	---

احمد! ایں ہائے وہو از زبانِ مان
عشق اورا من بجاں بخریدہ ام

یار من با جان من ہزار بود انگہ صبر از جانِ من بر بودہ است گشتہ ام رسوا سر بازار با کے اثر ایں آہ سوزانِ مرا دل زدستم رفت ای صاحبِ دل کے ز کامم لذتش بیرون رود عشق من از کفر و ایماں فارغ نہت کفر و ایماں در بروی من بہت	چوں نثارم دور از و گردیدہ ام من ز بی صبری خود کالیدہ ام از جنوں بے پاؤں سر گردیدہ ام نالہ ام گوید بدو زرسیدہ ام مختے بہر دل شوریدہ ام چاشنی درد او یہ چشیدہ ام چوں بری از غیر او گردیدہ ام دیدہ ہر دو کہ جنوں شولیدہ ام
--	--

چاہیے کہ
پیشانی نشاندہ

ساقیا از جرعه مستم بکن مست کن چند آنکه تا از نبرد رهام	فرش راحت باد جان دیده ام راحتے یا پد دل شوریدہ ام
---	--

غزل

حسن روئے آں پری را دیده ام دوہوئے آں غزال قوت خرام بابتانِ ماہ و شش خوش غاوتے در پئے آں رشک سیلی روزِ شب حالی بارِ محبت چوں شدم عشق او جان مرا بے ننگ کرد احمد! در عشق آں شیریں لقا جاں فدائے آنکہ دل شیدایِ اوست جان و دل یک پر تو خورشید اوست وہ مستم او چو جان نزدیک بود چشم و نور چشم با ہم اقرب اند	زار و دیوانہ از و گردیدہ ام در کئے و صحرایے بزمیدہ ام در خراباتِ مغان بزمیدہ ام ہچ مجنوں کو بکو بدویدہ ام بس ملاستہا بخود کشیدہ ام خرقہ ناموس را بدریدہ ام سہا من کوہ غم کا دیدہ ام عشق او از جان و دل بزمیدہ ام مستم انبوی ہست از و گردیدہ ام نرخ نہ بیند چشم و نور دیدہ ام گفت چشم از نور خود پوشیدہ ام
--	---

او با از جان من نزدیک هست
 باشما من از شما گفت اقرم
 میده تو هم معاد تو منم
 گشته ام در ظاهر و باطن محیط
 کل شیء **هالک** **لا یبقی**
 اوز باطن سوئے ظاهر آمده
 آمد و رفت از کجاست من از کجا
 بوده ام در ذات اول بی نشان
 گشته ام من بعد اسما و صفات
 صورت افعال گشتم بعد از آن
 بعده اندر شهادت آمدم
 مرغ عرشم آشیانم قدس بود
 روح قدسم لا مکانم جائے بود
 جسم عالم را منم مانند روح
 بوش عشق است اینکه کرد افتخار از

گزیده بسیم مهربان دیده ام
 بر سر مزیار را انصیده ام
 تو مرائی من ترا گردیده ام
 من شمارا نور جان و دیده ام
 کم درویش تیش گردیده ام
 نیست ستر و لب بگزیده ام
 چوں ارادت من بخود چنبیده ام
 در مقام حیرت آرامیده ام
 در تجلیهای خود چنبیده ام
 همچو سبزه در درویش روییده ام
 صورت لون و جسد گردیده ام
 از نشین ناگهان پریده ام
 بنی مقید در مکان گردیده ام
 مثل جان نور دل و هم دیده ام
 ورنه اندر ذات خود پوشیده ام

شور عشق است اینک در عالم قناد
عشق آمد را ز جانرا فاش کرد
طرفه آل سزای که از گفتن برست
ساقیا از باد بهیجو دکن مرا
مست کن چند آنکه از گفتن بهم

بمحو دیگر از کُفِ خود پوشیده ام
از جنون این خرقه را بدریده ام
دوش از پیرمغان بشنیده ام
مهر تو در جان و دل بگزیده ام
از تو ساقی علّ مشکل دیده ام

غزل

سالماء عشق بستان در زیده ام
باد و چشم خویش در باغ شود
عشق من از پیر تو حسن نیست
ز دم مطرب که جانم مست شد
از شعلۀ و تابش نورشید حسن
چون تو خنۀ در نظر نام مرا
دل محبتم گفت از عشق احمد
عشق آمد شور در عالم فکند

ز آنکه ستر حق در ایشال دیده ام
از جمال گلر خاں گل چیده ام
من درین آینه رویش دیده ام
نالۀ جان سوزنی بشنیده ام
سخت نور چشم من در دیده ام
گرد عالم من بے گردیده ام
من ز چشمت خویش شده بچکیده ام
آه من بے پرده زو گردیده ام

عشق آمد از پنہاں فاش کرد
 کز مخفی بودم اندر غیب من
 روح حتم از عدم بر میده ام
 چون نَفَحْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي كَفَيْتُ
 پر توی بودم ز نور شبید جمال
 بوده ام باشندہ ملک قدّم
 در مقام ذات بودم بے نشان
 آدم آول بحسب روت صفات
 پس سفر کردم بکلیک ارتسام
 آدم آنکہ باقلیم متان
 بعدہ در ملک ناسوت آدم
 دور ہر انسان کامل ختم شد
 شخص کامل آن رسول اکرم است
 ثاقب است نائیش قہایم بود
 منکہ در الوان اقسام آدم

ورنہ از چشم جہاں پوشیدہ ام
 شہرہ عالم کنوں گردیدہ ام
 در وجود خلق آرامیدہ ام
 در تن آدم از ال بخنیدہ ام
 در سحاب تن کنوں پوشیدہ ام
 مسکن حادث کنوں بگزیدہ ام
 چوں ارادت در نہاں جنییدہ ام
 صورت سمع و بصر گردیدہ ام
 ثوب ملکوتی ببر بکشیدہ ام
 جامہ سائے نور را پوشیدہ ام
 در لباس خلق آرامیدہ ام
 تادیر آنر صورتش گردیدہ ام
 جملہ استعداد و روئے دیدہ ام
 در قباییش ہر زماں پوشیدہ ام
 نقشہ ہا بر لوح خود بکشیدہ ام

هر زمان تجرید امثال من است
 آمده بپیرنگ اندر قید رنگ
 حُب حق خود باعث اظهار بود
 اضطراب عشق شور افکنده است
 متحد در اصل بودم من بدو
 او مرا بر حسن خود عاشق نمود
 خود منم مشاطه حسن و جمال
 حسن و عشق این عاشق یکدیگر اند
 جان و تن را هست با هم اتحاد
 او چو جان بے تن نمی گیرد فراق
 او نهان مانند جان در تن پنهان
 اینهمه تزیین و تشبیه وی است
 نور نور از ذات نور کی غدا جدا
 جمیع عالم پر تو نور و نیست
 در حقیقت ماه را خود نور نیست

هر زمان شان و گر گردیده ام
 زین اسیر می پر غم و رنجیده ام
 ورنه گنج سخت تر پوشیده ام
 مشک بے پروه از و گردیده ام
 لیکه در صورت جدا گردیده ام
 در دل دلداری خود بگزیده ام
 بر رخسار گلگون گردیده ام
 ما کلم او من بدو گردیده ام
 او چو جان و من چو تن گردیده ام
 من چو تن بے روح او ترولیده ام
 من چو تن از تخم جان روئیده ام
 او چو نور من نور نور گردیده ام
 از وجود جان چو نور دیده ام
 گردیدستی نگر از دیده ام
 گوید او از نور خود زائیده ام

نیست ہستی مر کے را غیر او ہا دی عشاق شد نور یقین شد یقین آئینہ روئے حبیب	نیست بودم هست ازو گردیدہ ام من ز بودش از گمان بریدہ ام اندریں آئینہ رویش دیدہ ام
--	--

سربنہ احمد بہ پائے پیرہ خاک را ہش با دکل دیدہ ام	
---	--

غزل	
-----	--

بامہ رخے اشب همان خراباتم سودائے محی و ساقی دارم بدرونِ خود در خلوت می نوشاں تا غیر کسے ناید از غایت بدستی گم گشتہ ام از ہستی ایں عشق بہن گفتہ روحم تنجاشق برقِ رخِ مہر می زو شعلہ جانِ بہن مد داغ ز عشق او چوں لالہ بدل دارم از صحبت برزا ہد حقا کہ دلم گرفت	نور شید بکف دارم سلطانِ خراباتم از بہر خریداران دوکانِ خراباتم با چند خراباتے در بانِ خراباتم آئینہ نمطہ پیو خمیرانِ خراباتم من زندہ کن دہا من جانِ خراباتم گفتم تو کی گفستہ لمعانِ خراباتم گلزارِ محبت ام بستانِ خراباتم مشتاقِ حریفان و زندانِ خراباتم
--	---

در عاشقی ورندمی می نوشی مدد بوشی
 از صدق و نیاز دل خاک ره عشاقم
 ای زاهد ظاهر بین بر فویش می نازی
 صد زخم زند عشقتش بر جان من استی
 در دیر مغال روزی دیدم صنم دلکش
 پیما نه بگذارم زان عهد که بر لبستم
 من مست نیم لیکن خاک در خمارم
 چوں چرخ همی گردم برگرد بتان زاهد
 بباد ده بگفتم من جان مست بویست
 ای پیر مغال سویم نظری ز کرم فیا
 تا حشر ز جان من عشقت زود ساقی
 در مدرسه عشقتش از بهر کتاب دل
 این بخت سیاه من برگشته ز این
 در عین پریشانی جمعیت دل دیم
 چوں روز ازل بار آوردند خرابای

من صدر ملامت ام دیوان خراباتم
 در مشرب و در ملت پیمان خراباتم
 تو بنده خود بینی من آن خراباتم
 چوں گوئی ز چو گانش گردان خراباتم
 گفتم تو کی گفتا جان خراباتم
 اشکسته نگردد ناپیمان خراباتم
 من زند نیم اما حسیدا ن خراباتم
 تا حشر نگردد کم دوران خراباتم
 خندید و بگفت من ریحان خراباتم
 بگذاشته تنها یم یاران خراباتم
 وز دل نه برود میلان خراباتم
 دیباچه الفت ام عنوان خراباتم
 گزرندمی و قلاشی جو یان خراباتم
 تا بسند خیم زانتا نوبان خراباتم
 دار و دل پر دشت جوان خراباتم

ای زاهد خوش سیرت شاکسته کردی
چون اهرمن این عشقم یارب بدیم زد
دو چشم بمن گفته خون بختتم بنگر
از مستی می آهنگ زینستی خود رستم

من رند خراباتی شایان خراباتم
تا والد و شیدا می قبان خراباتم
من چشمه الفت ام سیلان خراباتم
هم کاسه می نوش و زندان خراباتم

غزل

گر بخت من یارے کند خاک به جانان شوم
بنمای و رخ پایش او چون آینه حیران شوم
وی نفت آن زبان جهان با من کیست شیلدی
در شتر و رشید رخس گر جلوه آورد پیش
یکدم اگر لبهای او دمساز گردد با لبم
خوش آن دم باشد که من بر تو مهر بخش
ای باده وحدت دمی در خم جانم نوش زن
چون مرغ عرشی اشیا اند رفزائی لاله
شو جلوه گرد چشم من کیبا رای نور جمال

در پای چشم من نهد منون آں احسان شوم
خالی ز نقش فویشن پر جلوه جانان شوم
جان کن بعشق من فدایا من تها فوجان شوم
مانند انجم من ز جان ز نور او پنهان شوم
تا از دم او بچونی بخیلشن تالا شوم
مانند ذره سر سهر تابنده و خوشال شوم
تا زرقه هستی خود بر افکنم عریان شوم
از پر دبال عشق او همچون پری پراں شوم
تا پیش روی خوب تو چو آنکین جلال شوم

خود مطرب مجلس اگر در نغمه آرد نام یار
 از ناز گفت آن بت بن در کفر عشقم جان بد
 ای کعبه دلدادگان در کوی خود را هم بد
 گفتم که اے دلشیری شو شمع بزم من بگفت
 یکبار ای نورشید جان از مستی من برآر
 در عشق آن جانِ جهاں بگذارم این کون و مکان
 گفت آن مسیح جان ما می سوخته سویم بیا
 سویم بیا تا با شمت هر جا دلیل راه تو
 حسنت مسیح جان من مهت بود آب بقا
 دی گفت عشق او بن خوش خلوتی بابا کن
 در خلوتی عشاق او کی باریا بد جبریل
 غم دیدم من سالها از عشقت کثیر لقا
 گراے گل خندان من رخ پوشی انوشیروان من
 که باشد ای جانِ جن باریا با شتم منشین
 از هر چه عالم کجا میرد چراغ عشق من

مانند صوفی از طرب دستش قصاص شوم
 خود می سلمان تا ترا من قوت ایان شوم
 تا چون طواف حایبان گرد و گردان شوم
 گر جاں کنی قربان من در خانه ات مہمان شوم
 چون ذره تاباں شوم چون صبح تاختن شوم
 در جان بیازم در رهش سر حلقه ندان شوم
 خرن ترا شادی کنم دید و ترا دریاں شوم
 گر فانی عشقم شوی من بهر تو بریاں شوم
 میرم اگر در عشق تو من حی جاویدان شوم
 خوش فحش نشین در خلوتش من تود بان شوم
 گفتا اگر بالا پریم باباں و پر سوزاں شوم
 یکبار در چشم بیا کز دیدن تباں شوم
 مانند بلبل هر سحر از در و تونا لال شوم
 با آن نگار نازنین یکبار هدرتاں شوم
 لیکن چشم ناقصاں شمع می تهر دماں شوم

<p>ناگاہ پائی جان من شد بستہ دام شیون ساقی ز چشم مست تو د جان مرا بدست کن زاد بتان ماہر و آئینہ حسن حق اند بار امانت را نگر ز اہد کہ انسان حاصل است احمد اگر در خانہ ام آن ماہر و ماحل شود</p>	<p>از قید تعین گر ہم در ملک ل سلطان شوم تا ز بوستانِ نیت من نیز از بوستان شوم بنیم رخ ایشان از بخت صاحب عرفان شوم عشق بتان در زم آگر من نیز از انسان شوم صد بار گردم گرد او و ز جان دل قریب شوم</p>
--	---

۷۸۶

در نعت

<p>ای سریر آرا کے رب ذوالمنن قدسیاں گرد و سرایت از ادب اتبیا پروانہ و شش بر گرد تو چونکہ ابر رحمتی بحسب کرم از طرب روحانیان رقص آیدند گر برد و بیت بگوستان صبا عاشقان مشتاق دیدار تواند باشش ساقی بہر جان پر غم</p>	<p>فر تو بر ملک ارواح ست و تن رب سلم رب سلم بانگ زن تو چو شمع در میان انجمن رشتے ز اں در دہان من فکن بر جہاں روئے تو ای پادشہ مردہ از مستی بد رانند کفن پیروہ بردار از رخ امی جانان من از طرب خن و خمار من شکن</p>
--	---

غزل

<p> ظلِ نورِ تست از روح و بدن تو چو روحی جمله عالم چون بدن چوں اویس و بوی جاننش زمین نعت تو بیرون لب هست و بدن بلبلِ سرده ز شوق ناله زدن گشت زلالِ یوانه قیس و کوکرن سایه رحمت بجانِ آتشگن چوں نباشم ز ابدان تو به شکن همچو پروانه بسایه و ختن گشته چوں گلها شکفته در چمن گلِ بعشق تو دریده پیرهن شرم دارد از زخمت برگِ سمن باشت از بهر تو هر کس و لیکن </p>	<p> ای ظهور ذات رب و فائز هستی کون و مکان قائم به تست مستی عشاق تو بر بوی تست جان سراپد رحمت تو بی زباں ای گل خندانِ یافز و الجلال پر تو حسن تو هر خوبان یافت از کمینۀ امت تو احمد است سوزش عشقش ربوده عقل من عاشقان را پیش شمع روی یار دغا می سینه عشاق تو بلبلانِ نالال به شوق روی تو هست حیرانِ کس از چشمِ نوشت هست جانم را تمنّا اے کریم </p>
--	---

<p>ساغرے از لطف در کامم پریر از کہ ترسم چوں پناہ من توئی یک نظر فرما ز رحمت سوئی من از کرم باب یقیں بر من کشا جز بتوفیق تو اے بحر عطا احمد عاصی شفاعت خواہ انت</p>	<p>کز طرب جان بقص آرد و بر بدن غم چه دارم چوں توئی اقبال من تا رہ جان من از رنج و محن تا رهای یا بجم از او نام وطن نیست آساں از خودی هر چمن لرزد از خوف گناه نویشتن</p>
---	--

غزل

<p>رنگ ماہ چارہ شد روئے تو چرخ سرگرداں مجبت جوئی تو مہر و مہ گشتہ غلام روئے تو ای حیات جاں جمال روئے تو موجت جاں از برق تجس روئے تو بست مقناطیس حس روئے تو اشکماریزم بعشق روئے تو</p>	<p>میفریبد مشک را کیسویئے تو غیرت قوس قزح ایروئے تو ہست ترک آسماں ہندوئے تو راحت روح ست بومی مومی تو خاک گردیدیم اندر کوئے تو میکشد جاننامی عاشق سوئے تو نشنه لب ہستم میان جوئے تو</p>
---	--

<p> دل ربودہ نرگس جاوے تو گل گریاں در بہ عشق روئے تو از غم تو لاله را در سینہ د غ آمد می گلگونہ سخن بتاں سوخی از نا زجان عاشقاں از من بیچارہ وسادہ سلیم آمد من از برائے جستجو چوں جمال تو لاله عاشقاںست زان چو انجم پیش تو گم گشتہ ایم مار نیست از بیت شد گواہ ما بہ یک قطرہ بحر تو ایم ای ز عشقت جاں طربناک مدہ گشتہ ام خاک درت از قریطون از دل و جاں گشتہ ای جان جہاں جہاں پاکے گذاری در طلال </p>	<p> کرو شیراں را شکار آہوئے تو مست طبل و چمن از بوسے تو شد پریشاں بنبل از کیسوئے تو شد نہاں در عشق نامی ہوئے تو چوں تنالم جان من از خوئے تو دل ربودہ چشم پر جاوے تو وی دل من گم شدہ و رکوئے تو زین سبب بہر جاںست الہ سوئے تو ماتشند چوں توئی پہلوئے تو جنبش فانیت از نیروئے تو راہ دار خمسم جان جوئے تو مست و بنفہ در سماع دیوئے تو تا زخم من بوسہ ہزا ہوئے تو عاشقاں محو رخ نیکوئے تو چونکہ احمد بہت بہت گوئے تو </p>
--	--

غیرت شمس الضحیٰ شد روی تو
 از شعل آفتابِ روئے تو
 بہر سحر آیم میانِ کوئے تو
 کعبہ جانہا ست بہاں کوئے تو
 زندہ ایم ای جانِ بیاد روی تو
 بی نیازی از برائے عاشقان
 اشک چوں سیلابِ آتشکدہ
 دیدہ احمد و جمالِ دلبراں
 عاشقانِ شیدا چس روی تو
 ای صبا با آں نگار من بگو
 ای ہمای قدسِ شمیم باز پر
 قدسیاں دیوانہ خن تو اند
 بہر دیدارتِ نمازی می کنم
 شد نگاہِ مست تو بحرِ حلال
 تا لہا دا چو بلبسِ جانِ من

لیلۃ القدر آمدہ کیسوئے تو
 رشکِ خا و گشتِ بہاں کوئے تو
 تا در آید در پیشا محم پوئے تو
 سجدہ اکبریم سوئے روی تو
 روحِ تازہ شد ز بوی ہوئے تو
 ایس بتاں آموختہ از نوئے تو
 بہر عاشقِ بہت ایر جلدوئے تو
 جلوہ نورِ شیدا چس روی تو
 دلبراں پابستہ کیسوئے تو
 سو ختم در آرزوئے روی تو
 جاںِ خدا بر بالِ ویر بازوئے تو
 جلدِ سرگرداںِ محبت جوئے تو
 سجدہ گاہے مانندِ ابروئے تو
 بر و قلمِ چشمِ پرچا دوئے تو
 ای گلِ خنداںِ میا دروئے تو

از غم من بے نیازی میکند	بخت من آموختہ ہم خوشے تو
حاصل بار محبت کردہ	نیت آں قوت بزر ازیر وئے تو
ہچو آدم گوشد از جنت جدا	دور گشتم از بہشت روئے تو
ہستم از عمرے مقیم کوئے تو	بوکہ آپد در مشامم پوئے تو
ای زجاں روحانیاں فحوتواند	ہچو آئینہ پیش روئے تو
بستہ جانم بتا زلف نوش	بہر دل زنجیر شدگیسوئے تو
گل بہ عشق تو دوریدہ پیر من	مست بلبل شد ز بوی ہوئے تو
صد ہزاراں جانفشان پروانہ وار	ای ہری دیش پیش شمع روی تو
ما بہ عشق روئے تو دلدادہ ہم	اوقتا وہ بخود اندر کوئے تو
بادہ ہا می عشق تو نوشیدہ ہم	مست جانست از نشاط و طوئے تو
سوئی رویت سجدہ ہا آری زجاں	طاق طاعت آمدہ ابروئے تو
والہ و شید استل بر روئے تو	مست جان عاشقان بوئے تو
گشتہ ام مجنوں بہ عشق روئے تو	آمدہ زنجیر دل گیسوئے تو
ہچو فی خالی شد م از نوشیدن	ہامی دہوی است طائی ہوئی تو
از دہان بخوداں چوں فاختہ	می برآید ہر زماں کو کوئے تو

اچھو پیراں دستگیرم بودہ
 جاں ز عیب آردہ سوئے شہود
 جذب حسن بہت انیکہ جانِ خستہ را
 سحر کردی سکریت اَبصارِ نا
 عشق من عکسی بہت حُسنِ بُوئے تو
 حالِ زارِ عاشقان را در نگر
 یکے نسیمِ خود کن از من دریغ
 اسی مرادِ عاشقان دیدار تو
 از غمِ عشقت نجاتے لے مرا
 احمد مسکینِ ذجاں شتاقِ نیت
 گم شدم اسی جانِ محبتِ جوئی تو
 عشقِ مارِ خود توئی غبتِ جواں
 اسی محبتِ بکیساں اکس توئی
 ہستی وہمی کہ کھشش ہیچ نیست
 از ہزاراں عاشقِ جہاں سوختہ

آفریں اسی عشقِ بر بازوئے تو
 بود اسی عشقِ ایں ہمہ نیروئے تو
 موکشالِ آردہ سوئے کوئے تو
 در نظرِ نامدِ مرا جز روئے تو
 آمدہ از سوزِ جانم بوئے تو
 ہائے دیہودارِ نداندر کوئے تو
 مینریم اسی جانِ من بوئے تو
 راحتِ جانست چہ بوئے تو
 دامِ دِلما آمدہ کیسوئے تو
 کہے بودتا آنکہ ہمیشہ روئے تو
 رقم از خود چو نکہ دیدم روئے تو
 تا تو انا سیم از نیروئے تو
 تا ز ما داریم بر بازوئے تو
 گشت ابرے آفتابِ روئے تو
 مے بر دولِ لبِ عنبر بوئے تو

<p>جان من بی نیازی نمی تو بلبلان از شوق مدحت گوئی تو میکشد از هر طرف دل سوئی تو اوقاده کر بلا شد گوئی تو</p>	<p>نالم از عشق تو می ترسد دلم قمریای در جستجوی کوی کسناں قبله عشاق حریف و کُست آشتی گانِ عشق تو در خاکِ فحل</p>
<p>باز آد چشمِ احمد جلوه کن مرفِ عمر شد محبت و جوئے تو</p>	
<p>غزل</p>	
<p>مثل پروانه دل شقیقه ام سوخته چو خورشید بصد جلوه رخ افروخته طرز طرار می و شوخی ز که آموخته دیدہ جان مرا باز نمط دوخته لیکے دانسته ز ناسره نفروخته زانکه سرمایہ از حسن بس آموخته تا ز پروانه چنیں سوختن آموخته</p>	<p>چہرہ چوں شمع بعد ناز بر افروخته دیدہ جان من از دیدن تو خیره شده بکی جلوه ربود می دل صد چو منی رنگ حسنت که تا باز نہ بیند رخ غیر بہبہای نظری سوئے تو جان اندانست شہ فوہاں بر کاتی دل سکیں خوش کن نغمش شمع صفت ای دل من میوزی</p>

پول بی بنیم دگری را چو توئی نور لب
 بهوائی رخ خوباں گل خنداں ابدل
 باهمه دئے نکو با همه این حسن و جمال
 بیکه جلوه حسن رخ خودای مه و
 از پئے سوختن جان من دیوانه
 چوئی انی جان مری کئے دل دیوانه من
 ای دل کم شده من چه ترا پیش آمد
 بهوائی رخ او ای دل شوریده من
 تاکی ایدوست من اندر و محبت تالم
 شعله حسن که چوں برق برافروخته
 حرم دین من و مصحف ایمانم ریخت
 بر در دیر سخاں بهر بیت خیمه زده
 شعله غلغله شد می بهوش شاد می
 چشم دارا زگر مثل زانکه تو از راه بنار
 اچو لاله بدلم دلغ ز عشق تو فنا و

تا درون نظرم نور خود افروخته
 مایه در و چو بلبیل بدل اندوخته
 کشتن دل شد گمان از که تو افروخته
 بر بودی دل من جان مرا سوخته
 ای پری چهره تو چون شمع رخ افروخته
 سبق عشق بگو تا ز که آموخته
 تا چو مجنوں بغم لیلی تو سوخته
 مایه در و محبت بخود اندوخته
 جان بیمار مرا ز آتش غم سوخته
 خرمین هستی عشاق ازال سوخته
 آه زان شعله که از حسن برافروخته
 کعبه دین بکعبه ساعره بفرودخته
 طبل رندی و طامست بهمان کوخته
 سالها خاک و پر پر مخان روخته
 تو چو گل چهره با لبه ناله برافروخته

<p> تو که صد خوبی و صد حسن بر انداخته چشم را ساحری از بهر من آموخته نیک سرمایه عشقش بدل انداخته تا چون انجم همه تن هستی من سونیده ز دلم و غده دیر و حرم پر خفته سبق بی صور می هیچ نیاموخته تا تو خورشید رخ فویش بر افروخته حیرت و یخ و می و گم شدن آموخته </p>	<p> اول شیفته در عشق تو بفروخته ایم بجای دل دینم بر بودی ای شوخ احمد اسوز دل در دگر آه و فغان روی چو مهر بعد تاب بر افروخته زانش عشق هم از شعله حسن رخ فویش ای دل من بچه پابند صور گردیدی سوخت کثرت بدر و نظم محو نجوم بچه آینه هر جلوه او اے احمد </p>
---	--

ایضاً

<p> دیده جان من از دیدن خجسته دیده جان من از دیده خود دوخته علم از مبداء ارواح نیاموخته غافل از اصل خود و دیده از آفرینش علم تحقیق ز کس هیچ نیاموخته </p>	<p> چو پری آمده در هستی من شبستی چشم خلق از رخ پاک تو به بیند چه عجب ز کجای و کجای ای دل من کجای مبداء تو چه بود و باز معاد تو چیست از کجا آمدی اصل خود تو چیست </p>
---	--

چیست غیبتی چه خودی چیست وجود من تو
 اینک منی نظر تست و خیال دل و تو
 و سحت عرش درون دل و جان میداری
 باز عرشی و ترا قدس نشیمن بوده
 روح حق هستی و مسجود ملائک بودی
 ذات تو نور قدیم است عدم اصل وجود
 لوح ساده زازل آمدی بخ باز اینجا
 حق چو روح است و جهان همچو بدن آمده است
 گرچه ناید بنظر لیک که محیط جسم است
 حق چو جانست و بود هستی من همچو خیال
 قطره هستی خود را تو به قلمم انداز
 از عدم تا بوجود و تو مدو هست بسی
 روح ساده بجهان آمدی و نفس نرکی
 صورت نقش جهان عکس خیال تو بود
 مثل خواب است جهان عکس خیال دل من

مایه و سوسه و دهم در آمد خسته
 اینهمه علم ز همسایه در آموخته
 از بهر همتا تو قبا تنگ بخود و وخته
 روشن بوم درین کج در آموخته
 آه از زلال در نایاب تو بفر وخته
 و هم این هستی حادث بدل اندوخته
 نقش شتی بدل خویش در اندوخته
 علم تحقیق ز استاد نه آموخته
 روح ما را صفت ذات خود آموخته
 ای دل من ز حق این علم در آموخته
 چه درین خاک کده خاک در اندوخته
 مایه هستی خود از عدم اندوخته
 از هوا و زهره و سوس این همه اندوخته
 این در است مگر از خواب در آموخته
 خواب دان هر چه که زین علم در آموخته

<p>جای که پاکست آلودگی نقش و خیال آه زین رنگ که میرنگی جان کم کرد آه ای عقل که از عشق تو دور افتادی آه ای دل بهوائی که مرا میبوزی آه ای دیده تو چوں روی کسی پیدی آه زان آتش عشق که دلم سوخت از تو آه ای دیده تو چوں اشک ز غل میریزی آه زان یار که بجزان مرا کرد پسند آه و صد آه درین داریات ای حمد</p>	<p>این همه تفرقه از و هم در انداخته آه ای هوش چرا این سبق آموخته آه ای دل که تو زین درد و الم سوخته آه ای جان ز که این سوختن آموخته تا که از آتش عشق دل من سوخته آه زان شعله که در جان من افروخته آه ای دل بغم عشق که تو سوخته آه ای جان که تو اندر غم او سوخته غیر از درد و الم هیچ ندانم</p>
دیگر	
<p>پرده بروی خویش ز ما چوں کشیده ما بیدار از عشق تو برگشته و غریب با ما بگو که منتظرانیم قاصدا میریم از غم تو نه پرسی از حال ما</p>	<p>پیراهن شکیب دل ما دیده تو چوں نقاب بر رخ زیبا کشیده از حال یار ما خبری گرسنیده ای شمع چوں تو سوزش بر پانه دید</p>

کویت گذشتہ تو بگو ماکجا رویم
 نامہ پہچکاہ ترا دشن بدست
 بودی بخش مرد توانا و سرقہ
 اندر جہاں کہ جا و جانہاں جس تو
 طعنہ مزین بحال من زار ز اہدا
 از حسن آن نگار تر اغیست سیرمی
 ما از جنون عشق گریبان ریدہم
 ما بر جبال روی تو عاشق تنگشیم
 اشک ارخوان نگین خرقہ عفرین
 کے دیدہ و شنیدہ یکے بہت اہدا
 از آتش محبت و از سوز عشق تبار
 آرزو گیت ہیچ اثر بر دلش نکرد
 بی صبر و بی سکون غم عشق گشتہ ایم
 بہر چند پیرمی و ز سرت عاشقی رفت
 ما خود شکار تیر نگاہ تو گشتہ ایم

چوں بے درم بتا دل مارا ندیدہ
 ای دل تو سالما پی او دویدہ
 اکنون چو چنگ انغم عشق خمیدہ
 ولما بز و عشق سوئی خود کشیدہ
 افسوس میکنم کہ تو اورا ندیدہ
 ہر چند سالما بغم او طیدہ
 تو از فراق جامہ جانم دیدہ
 خود سوئی خویش این دل مارا کشیدہ
 ای دل ز باغ عشق گل مرا غیدہ
 ما دیدہ ایم از دگر اں تو شنیدہ
 از راہ دیدہ خوں شدہ ایدل چکیدہ
 صد سال امی دل را بغم و طیدہ
 پیرا من ثبات و قرارم دیدہ
 پستان ام عشق تب طفلی مکیدہ
 تو چوں ز ما چو آہوئی خوشی رسیدہ

صد آفرین زوئے تو ای فن عشق بر لوح جان چو دوسه صد نقش میکنی گر دست در کجیم هم صبح دست تست در پرده حجاب حقیقت نباشد تست جز یار نیست کار تو ای عشق باک چوں طو برستیت یقین یار همیشه ای بس عجب عشق تو بی روح ماندیم	کیس خرقه های زبیر یار دیده هستیم آنچنان که مرا آفریده آنیم همچنان که تو نقشته کشیده خود خود و زور دیده بلیقوبت دیده پیوندا و شده ز همه ما بریده دائم مگر تحسلی حسش ندیده از دشنه فراق رگ جان دیده
---	---

احمد فعال و شور تو فود نیست بی سبب
شاید که چاشنی وصالش چشیده

ایضا

ز جمال روح پرده چو نقاب بر کشائی بغم تو ای نگارم بلبست جان دارم دل عاشقان شیدا بر بوده تو ای جان نگرم اگر برویت دل من بود و زوستم	بیری ز عاشقان دل بجمال دلی بائی سر زو حیات یا بزم ندوم اگر در آئی بجمال و لغری بی بهزار خوشنمائی چونها شوی ز چشم غم و درد و فزائی
--	--

بیکه نظر برویت دونه را جان ازده
 شده ز دیده پنهان چو پیری ز چشم آدم
 دل من به عشقت ای گل غناست چو لعل
 تو لبان روح ای جان همه نجات جانی
 بخار چشم میگویند زنگار هست ای جان
 نه کسی برو خود را با سلامتی ترکوبت
 ز سر حکیم دانا که بعشق مسنکر آمد
 بخدا که در دو عالم قوی آفتاب داما
 دل من زبیر ز اول بحال تست مشیدا
 تو میج جان مای بحال حسن و خوبی
 بغمش تمام عمرت شده صرف و اکیدل
 به بلای عشق صابر بشوای دل خرم
 پسلاسل محبت چو پسته انداپیت
 اگر نه هوای وصل صنیعت ایلین
 ز طاعت و ز غماری دل من چو تنگداری

بره تو جان چه باشد تو بسی گران بای
 ز خیال هم را بدرت نشد رسائی
 تو گمانی نپرسی از من بچه در دستلای
 بمثال نور دیده بدر وین چشمهای
 بهزار خوش مستی بیدم در می کشائی
 دل خلق مبتلانی به سزا در دریای
 بهزار علم و دانش تو کلاه میرائی
 تو بچشمپا چو نوری پی تیره جان ضیائی
 رخ خویشت باز نمایده داد آشنائی
 ز برای در و منداں که دوار و هم شای
 نه نجات شد ترا ز تو هنوز دستلای
 چو اسیر دام یار می در دست پر چنائی
 به اسیر دام خوابان بودگی ربائی
 ز برای غماری غم تو بشتن او سزائی
 نه تو شیخ وقت هستی نه تو مرد پارسائی

<p>ز حرم برآوردن سوئی کوی میفروشان نکسی به قبل و فتالی بوصول او رسیده تو باین غرور زاهد و من بهیبت داری خیری میر مسجد بر زاهدان خود بین ز بهواد می جدا شو لغنی ز خود بیرون آ</p>	<p>ز محبت آتش زدن تو بخرق بریای بسپار جان بجانان بگذاز از خای نرسی بعرش هرگز که تو طائر هوای که سوئی بت طبیعت کنیدی صیه سایی پر سی ببال عشقش سوئی اوج کربایی</p>
<p>غزل</p>	
<p>تو باین مجال و خوبی کمال دلربایی ز جمال و لغز بهشت و جهان شست بر هم بنگاه عاشقانت ز جمال تست پیدا مکن آه و شور و افغان ز جفا و جور و خیال تو بهوای روی آن گل دل جان و غن چذری بکن ز خوال که بزهد و شمنانند پوشیدند اما می برت من بگفت بامن به پیشبازار و در تو نه برو ز صبر و در دل</p>	<p>دل عاشقان شیدا بیری بخوشنای که بحر زنگش خود تو عجیب فتنه زانی به صنعت آتی همه نو ز کبر بانی که بتان دلر بارار و شیستی یوفائی تو بهند بچو بلبل غمش سخن برائی مگذر ز کوی ایشان که تو مرد پار سائی تو چه درد داری احمد لغزان بچرایی که بدر عشق دلبر همه وقت بتلائی</p>

بوصول آں پیر و پوی قبول داری
 نه پری نه بال داری چو پی بسو قهرش
 ز جفاي تیغ جانان بلائی عشق لبر
 همه بیدال با فغان که دلم بیده دلبر
 چو در آمدی بجانم شب من چو روز کردی
 چو مکان و جا گرفتی بدرون جان عاشق
 نه ز خلق اینجانی نه ز نفس آسمانی
 تو که نادر و غریبی بهمان بسی عجیبی
 تو ز جان و تن برونی ز جان فزونی
 تو هائی لایزال بی فزای بی مثالی
 دل مبتلای غم رازم همی رسانی
 چه شنائی تو گویم که زده ما برونی
 ز تو هست در لبانم همه شور و ناله من
 همه شور عاشقانیت ز دم تو هست هر دم
 بخم دلم چو باده همه جوش میزنی تو

پیشهسان باریانی که فقیر و بینوایی
 نه بخت تو سعادت که کندید و رسائی
 چو شدی شهیدای جان تو یحیی کربلای
 بشال و زد پنهان دل عاشقان بیای
 که پیش تیره دل تو عیب کیسای
 تو اگر چه عشق برتر ز همه مکان و جای
 بن عشق حال برگزینی و از کجای
 بصفت و جوهر خود همه سایه های
 منعوض نه قسم جوهر نه ظلم و سب طای
 بری دل پرشته سوئی اوج کبروای
 که بازوئی تو باشد همه قوت خدای
 بکمال ذاتی خود تو هیچ و خود فنا می
 چو پری ز جان عاشق بفتان می زانی
 شده نهال بدلم بمثال لنگ نای
 بمثال ستمی ز فغان من بر آئی

همه دل به تست خیز از جمال تو نشان نی
 نه ترا قیاس باید نه حواس درک سازد
 نه کسی بید و کوشش به نشان تو رسیده
 ز برای جلد اسماء تو می مس
 تو مستزای ز صورت ز مثال و از تشبه
 تو نه ایمنی و نه آنی نه همی و نهسانی
 همه هستی دو عالم چو حباب بحر باشد
 توئی همچو جان و عالم بمثال جسم باشد
 بمثال مهر تاباں که شده روش فورش
 بدرون جانم ای جان تو چو عشق نبشتی
 بدل شکسته من نظر ز لطف فرما
 شده ام اسیر زلفت بمثال جان عاشق
 به محبت نگاری دل من اسیرت احمق

همه جا است شو عفت تو گو که ام جایی
 بمثال درنگی ز همی هسان و راسی
 تو خدای و بسوی دل طالبان خود آئی
 پی هر کمال ذاتی تو بخویش شتایی
 تو چند و چون برونی ز همی هاں و راسی
 ز توئی منی برونی بهم ای توئی و مائی
 نه منی هست الا ز تو هست این انائی
 جسد است آنکارا تو چو روح درختائی
 پی شتر سوزانی تو بخویش خود روئی
 بجات و مرگ هر دو ز تو نیستیم رمائی
 کو برای مستندان تو کریم و مرتجائی
 ز کند تو دلم را نبود گے رمائی
 به بیان هجر و صلش تو هنوز مبتلائی

ایضا

شاہ بہ خوابانی در غوبی و زیبانی
 چوں جلوہ کنان آئینی بروی دل آسانی
 ای راحت جان من کے از توجہ اکرم
 اے نور نگاہ من بے روی دل افروزت
 ایمان بری غارت صد خالہ کنی ویران
 رنگ ہمہ گھمانی احسن ہمہ خوابانی
 در تفرقہ عالم من جمع ترا دیدم
 کے علم ترا داند کے عقل ترا یاد
 فرخندہ دمی باشد میمون نفسی باشد
 مدحی کہ ترا گویم بر تر تو از ازل هستی
 دردے کہ بدل دارم جز تو نبود دارد
 جانہا یہ فغان آمد از شورش عشق تو
 در قتل من سکیں جز جرم محبت نی
 ہر آنچہ کہ می بینی آن صبر و حلم است
 عشق آمدہ در جانم رسوائی جہانم کرد

روح ہمہ عشاقی جان ہمہ سائنائی
 از من پیری یکسر آرام و شکیبائی
 چوں عشق بد لہائی و ردیدہ چہ بینائی
 جان بر لب من آمدہ باید کہ تو با زانی
 چوں تو نہ کسی باشد در شوقی و عنائی
 تو جوشش عشقی توستی صہبائی
 گردیدہ حدودا اینتہا کیستائی
 چوں تو شدہ پنہان شدت پیدائی
 جانے کہ رمیدہ از جا گم شتہ بی جانی
 و صفیکہ ترا سازم زان و صفت ثبائی
 آرام ہمہ و لہا ہم راحت جانہائی
 بے صبر و سکون شتہ بی تاب توانائی
 در ہر طرف غوغایک خلق تماشائی
 مری ہمہ گم گرد و گم بشود رانی
 از رنگ پیغم دادہ شوریدہ و روانی

مار بند خراباتی در کوی بتاں ساکن
 شوریدہ سر عاشق از تنگ کجائید
 اچھی سن ترا ہر دم صد گونہ تجسلی با
 جانے کہ نرا ای جان در کسوت مجنوں دید
 ہر چند نشا نہایت و نہ فراق بہت
 از شورش عشق او چوں فی بغقان ہستم
 دیوانہ دل عاشق جز یار نہ آرا مد
 مستغرق عشق او در قلمم ہیرنگی
 قربان شومیت ساقی یک جمعہ آگہودہ

مجموعہ بدنامی قاغ ز خود آرائی
 تاشیوہ عشق آمد خود رندی و رسوائی
 ہر لحظہ بشان تو دردیدہ من آئی
 بانشد شو مجنوں داند کہ تو لیلیانی
 بے نور یقیں لیکیں دردیدہ نمی آئی
 ایں نالہ زار من میدان ز دم نانی
 پابند کسے کی شد ایں جوشی صحرائی
 صد بار ز ند غوطہ چوں ماہی دریائی
 تا از کرمیت جانم ہر دم ز من و مائی

ایضاً

کن زندہ جانم ای صبار تو کی گسوی کے
 من عاشق شہیدہ سر از کفر و ایماں بہترم
 آمد بخود ز اہماں سوئی حریم کعبہ
 روح دو عالم آمدہ رچاں لعل عنبریں

چوں مردہ ام از حشر لعل سخن گوئی کے
 دینم شدہ مہر کے ایمان من روئی کے
 شد سجدہ گاہ عاشقان محراب روئی کے
 صد جان عاشق تبتہ شد و تار یک مٹی کے

<p>دزدیدہ دیں دل زمر کب لاف ہندو کی شد قیلہ ام روی کے شد کلام کوئی کے صدفتہ آمد ہر من ابروئی نیکی می کے چل کشتن دل دلوگان شد شیوہ وغوی کے</p>	<p>شد ترک چشم نازنین غارتگر ایمان من شد تہم عیش عشق کے شد شریح مہر کے دیدم گل خوش رنگ باخاری غلبہ دلم ایں نالہ واقفان من بے سود آمد احمد</p>
<p>ایضاً</p>	<p>ایضاً</p>
<p>شد پر سرور و طرب جان من از بوئی کے رفت از سرم پوش و خردا ز سحر جادوئی کے رو سکو بی سوئی والا این ست رہ سوئی کے دشمن داں سوئی کے دل کیسوئی کے در من جنون عشق داں از زور بازوئی کے آید ز ہای و ہوئی من آہ من بوئی کے</p>	<p>آمدیم دستان سوئے من از کوئی کے از اندرون از برون گنبدہ ہم بچند و چوں آمد چو صل رنگبانی رنگی و بی صورتی از مصحت و آیتی چوں نفس و افاق شد لیلی کجا محنوں کجا بوداں تجلی جمال شد سایہ فغن بر سرم آجان جاں چو پری</p>
<p>برہای و ہوی عاشقان ہم نالہائی نارشان کے رحم آچھل چوں جو شد غوی کے</p>	<p>برہای و ہوی عاشقان ہم نالہائی نارشان کے رحم آچھل چوں جو شد غوی کے</p>

غزلیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطرب لشکن خمارِ حزن و حرمان مرا
 باش نو بردیدہ مشتاق و حیران مرا
 قاش ای چشم نمودی رازِ پنهان مرا
 تابہ پیمانہ شکستی عشقِ پیمان مرا
 بردل او کے اثر ایس آہِ سوزان مرا
 بردہ و رخسارت اے طرارِ ایمان مرا
 فہم کند بھیکس اسرارِ اقبال مرا
 از قیامِ عشقِ پوستانِ بسمِ عریان مرا
 روشنی افرا بہر جہت چشمِ عرفان مرا
 وی و جوب از من بچہ این ہمہل مکان مرا
 پُر زورِ عشق سازا اشعارِ دیوان مرا
 بچوں خزانِ عشق تو آتشِ زنگِ گلستان مرا

ساقیا از بادہٴ تو دست کن جان مرا
 جلوہ گر شویش مرن آفتابِ روغنِ خوش
 عشقِ خوبانِ اتنا چہ جان بدل میداتم
 سالما چوں ز اہلِ من بید و تقویٰ دشتم
 ز تہنِ حسنِ رخ اگر چہ ای جان سوختی
 از یکی غمزدہ ہزاراں دینِ دل بر بودہ
 نالما دارم چونی من از دم یارِ عزیز
 ز آتشِ دل خرقدہ زبدر یارِ اسوختیم
 کن تجلی بر دلم اے مایہٴ نورِ یقیں
 ای قدم از نورِ تو ہستی حادثِ ممکن
 با شترِ تلماسہ بر دلم ای ملہمِ اسرارِ غیب
 بی تو مینالم چو لیلِ ای گلِ خندانِ من

سازا باد از رخِ خود جان ویران مرا	باز آدِ چوں محبت در دلِ آتشِ
	ایضاً
<p>وز می تو دست کن این دلِ ناکام را وز رخِ چوں آفتاب صبح کینِ شام را لیکھ چہ پروائی ننگِ کینِ بدنام را ای دلِ من غمِ مخور گردِ ششِ ایام را بستہ ام از دلتے بہر تو احترام را بارِ دیگر جلوہ دو روئے دلِ رام را خیز و تماشا بکن شاہِ گلِ ققام را سوختہ نارِ جلالِ شہِ پادشام را کن خبر از حالِ من سر و گلِ اندام را زاتش مہرِ خنِ تخیل کن این نام را</p>	<p>ساقی فرخندہ رو خیز ویدہ جام را بر سرِ باجمِ شبی جلوہ کن ای ماہِ رو در رِ عشقت اگر خلقِ ملامت کنند ماںِ دلدادگانِ چوں دیرِ پیغامِ ست قبلہ من روئے تو کعبہ من کجائے تست از من بشوریدہ سرِ بردہ آرام جاں بادِ عشقِ نبوشِ نعرہ چو لیلِ ناز کے سرِ اجبت پر دمِ غیالاتِ عقل زاتش حسنِ خورشِ سوختہ الم ای صبا ای دلِ من در غمش چونکہ تو کم سوختی</p>
	<p>اگر اے صنم لائقِ انعامیت از کرمِ عامِ توبیشِ خاص کن این عام را</p>

ایضاً

کم نشد از صدیکی زین بقراری مائے ما
 نا لہا داریم و کنتی گوش ایں مہمائے ما
 سوختہ جان و دل ما آتش سودائے ما
 خاک گردیدیم در عشق و خست ای روئے ما
 عاشقی و بیدلی پیدا ست از سیمائے ما
 گشت زین در میخان کوئی خواب جائے ما
 دل بود از ما جمال دلبر زیائے ما
 عشق مخا رنگیر برودہ ایں ہمہ کالائے ما
 کے خبر جان ترا ای عاقل از لیلائے ما
 بگذرا ز خود و جو دمی و محبت اندر یائے ما
 گشت بجائی از حیرانی غمتش جائے ما
 از دہان عشق بشنود و جہاں غمخائے ما

ایکہ کس شبہا بروز آمد دریں سودائے ما
 سوختی از ناز ای مہر و دل شیدائے ما
 بے جمال و لفر و آفتاب روئے تو
 چند ناظمی نہی پرسی ہیچ از حال دلم
 چہرہ زردم نگر و ز حال زار ما پیش
 ماکہ در عشق تہاں از خانال آورہ ایم
 ای حریعت از درد جال و بیدلی ما پیش
 مغسیم زنی لغا خانہ گرو دکان خراب
 آل پرسی چہرہ کہ ما جنوں و شیدی ویم
 ای اسیر رنگ و بو و بستہ نام نشان
 در ہوائے آل پریر و ما ز جان گم گشتہ ایم
 چوں دم نامی درون نی نہاں گدیدہ ایم

۱۰۰
 ۱۰۱

اچھرا از گردش دور زمان فکری کن

شد و پر میناں ماوا می ملجائے ما

ایضاً

<p>رحمی نہ در دل یارب بتاں را ساقی بادہ طل گران را لے یاراں از حال زارم کر دیم قہقش دین و دل خود آر دبنالہ ایں درد جانم سینہ سپر شد از بہر غم مائیم و رندی دہم عشق بویاں</p>	<p>حیرم کشتہ ایں نچیان را تا روندانیم ہیں اُن را آگاہ سازید آں مہربان را عشق جاناں طویم جان را چوں ضبط سازم آہ فغان را جانم ہدف گشت زخم نمان را ز بدست تقویٰ مرزا ہدل را</p>
--	--

احقر بہ عشق آں ماہ پیکر

ایثار کر دیم جان و جہاں را

ایضاً

<p>صنما بحال زارم نظرے بکن خدا را</p>	<p>کہ نامد بے تو صبرے دلِ ناشکیب را</p>
---------------------------------------	---

<p> بدرون پردہ دل غم عشق بود پنهان ز جمال و لغو زت نفسے نقاب کبریاں بجمال حسن و خوبی تو مسیح جان مائی چہ کنم من عمر فانی توئی حیات باقی بجمال و لغو زت بجمال در بائی بگمت مریض من بصد عجز بزم تو کہ شاہ حسن و خوبی بہ سریر در بائی بہ نیم زلف مشکیں دل من حیات یابد بیکے سنان غمزہ دو ہزار خون نیری بہ محبت نگاری بہ بلائی عشق شادام تو بہ قرب پہچو جانی کہ بیدیدہ مے نیائی بتوزندہ ایم ای جان کہ توئی حیات جانم </p>	<p> نبودا شک چشم ہمہ راز آشکارا گما رہر قتلہ دم خم خبر حیارا بمریض خویش اللہ برسان دے دوارا تو چو تو چشم مائی چہ کھم و گرضبارا کہ نہ اندر دل من بجز از تو کس نگارا چہ بود کہ نگیری چو من شکستہ پارا ز جمال دہر کوئی من بینو اکدرا سحری رساں بجائیم بہ نیم خود صبارا بکمال حسن و خوبی دل تست سنگ علارا ہمہ عیش ای حریفان ہمہ دلیل شمارا دل عاشقانیت حیراں بجمال تست یارا توئی نزدیک من بنو بس گم نگارا </p>
<p> ہو سیست در سر من کہ عشق تو ہم جان ہمشکستہ جان احمد بہ پذیرا میں دعا را </p>	

غزل

<p>و گریه از محبت زانگشته زار تر بادا به سودا محبت خوار اگر شد خوار تر بادا دو چشمم گرازاں خنبار شد و نبار تر بادا بشوخی با اگر طراش شد طرار تر بادا برای عاشقان خنخوار شد و خوار تر بادا دو چشم او بخون عاشقان عیار تر بادا چه غم دارد اگر افکار شد افکار تر بادا بجام عشق اگر میخوار شد میخوار تر بادا دل عاشق اگر سرشار شد سرشار تر بادا خوشا که راز تو اظهار شد اظهار تر بادا غمت ببردلم غمخوار شد غمخوار تر بادا باب بادۀ تو خرقه و دستار تر بادا</p>	<p>به عشقت جان من بیمار شد بیمار تر بادا ز رسوای و بدنامی کجا ترسد دل عاشق زدی زخمی بجام پنجان کنونی مملو شد بپای غارتگری جان عاشق زلفت بدیش اگر آن چشم پر فتنه به تیر غم بماند خود بعیاری و شوخی خون عاشق بخت آنست ز تیغ نازاں دلبر دل شود ریده عاشق دل شنویدۀ عاشق ز دست ساقی مهر و ز صبا بے محبت و ز دو چشم پر خارا و مترس ای دل براه عاشقی از تنگ ساعی در آمد عشق تو در دل همه پیوندیکسته تمامی منکراں و زاهدان خشک ساقی</p>
	<p>ز صبا بای که ساقی مست کرده جان آلود چو صندوقم خمار از بادۀ سرار تر بادا</p>

غزل

<p> شوخى كه آموخته شادهاى را اين سبزنانى پيشك چشمان يار بگه آرام جانم بروده از بورت اى بت تا چند تالم هر كس كه ويده باغ جمالت بى شمع رويت روشن كين سازد از جام عشقش بخود چو گشتم اين رنگ نادم ويرانه مردم كه از ملامت ترس دوى ما بيند جمالش چشم بقبيلم </p>	<p> کز غمزه جان سوخته عاشق را غارت بگروه ايمان جان را سويم بيايد آل دلستان را كشتى به غمزه ايس نيمياى را ديگر نه بيداد گلستان را اين ظلمت بحيرتيره شبان را ديدم همين جا من لامكان را خود قاش كرده رازنهاى را تا ترك سازيم عشق بتان را زاهد بگروه قبله گمان را </p>
--	---

اکمل ز حال سوزد رونی
تا چند گوئی در کش زبان با

ایضاً

عشق تیر جبارست برار و لاج ما
 چیست آنجم پیش مهر نیر و ز
 همچو گوی جان پیش صبحان
 جل جباری شده ویر امار
 دامن خس انداخته بدنام من
 از دل مل سر بر آرد و جی وار
 تا در گرد مرا این چشم و گوش
 کیست آن تا دم نند چون ذره
 این منی و مای پا چوں مراب
 یک می ای مهر تابان شر تاب
 تا پیشیت محو گرد ایس همه
 و ای ناکامی مادر عشق تو
 دای عشقت چون بنادی بر دلم
 کشف کن بنامدی مهر خویش

آنچنانکه خلق در حکم قضا
 حکم قاضی رست و مقضی محو
 تا همی بر آندش تحت و علا
 همچو شتر گویدش تنبویا
 تا ملاست باشد ما را اصلاً
 از غم و از حزن از لطف و عطا
 تا در گرد ددل و فم و ذکا
 پیش تاب حضرت شمس الفضا
 پیش بحر قلم بے ملتفا
 ذره ما را بشکن این و هم انا
 ما هر و یکدم نقاب رخ کشا
 و ای جانم و لے در بے دوا
 مر می شویم پے این زخمها
 نیز سیر این عدم سستی ما

احمد و محمود و حامد و صفا
ذات پاکش بد جہار است

غزل

باش نور دیدہ حیران ما
زین غمی آئی تو در چشمان ما
دیدنش خواہی بیدار بیان ما
آن لگو شتم شدہ او آن ما
عشقت آمد محبت و برمان ما
شد بہار و رونق بستان ما
درد و آہ نالہ و افغان ما
ساز و شن کلبہ ابران ما
در غم تو ای گل خندان ما
بے جالت دیدہ گریان ما
حسن تو بوست روح و جان ما

بارخ چل مہرے جانان ما
تو چو جانی جان ندیدہ کس
کس ندیدہ روح را از چشم سر
یار چو عشق آمد و در دل نشست
ای پری ز این جہان و انجہان
آنکہ کردہ سینہ ام پار ز داغ
بہرست ای ماہ من شام و بحر
از جمال ہجو ما چہ چارہ
ہمچو بلبل نالہ دارم بے
صبر نگذیکم و یک لحظہ
ای حیات عاشقان دیدار تو

جانِ دل را تا بقربانت کنم در دلِ شیدایِ ما آتشِ نرودہ گم شدنِ در عشقِ تو توحیدِ ہست	شورِ حمت یکشبه مہمانِ ما شعلہٴ حُسنِ رخِ جہانانِ ما ویدنِ بومیت بود عرفانِ ما
دیدنِ دلدارِ احمدِ دینِ ہست ہست مہرِ آن صنمِ ایمانِ ما	
غزل	
ز آتشِ سوداے مہر تو جگر گردید آب گشتہٴ چوں حسنِ بتاں غارتِ گردین و دلم فتنہٴ خلقِ جہاں خود آفتِ عشقِ تو شد بیرِ رخِ چوں اللاتِ ای سر و گلِ اندامِ من عشقِ خوباں مردگانِ گوشتِ تنِ ازندہ کرد فتنہٴ ویرِ دلِ عشاقِ چشمِ شوحِ اوست در کمندِ زلفِ تو چوں گردنِ جانِ بستہٴ ساقیا زینِ ہوشیاری بس خمرا آلودہ ام	اشکِ غلِ میرِ نیرِ دارِ چشمِ لبقتِ چیں سحاب بر درِ دیرِ مغانِ افتادہ امست و خراب در قضا نالہ آمد از تو جانِ شیخ و شباب میرود از چشمِ من ہر لحظہٴ سیلِ غمِ نایاب قوتِ دلہائی پیرانِ آمدہٴ حُسنِ شباب وز نگاہِ مستِ نارِش صد ہزارا جانِ نایاب بندہٴ رویِ تو ایامِ و تو تمد او نہ رقاب غرقِ کنِ کُنِ تویی من در بحرِ مستیِ نہ تراب

	<p>احمد اور مدرسہ من در عشقش میکنم مصحف روی حیدناں پس بود مار کتاب</p>	
	<p>غزل</p>	
<p>از وجود تو نتان باقی نماند هیچ باب در رد آن نور خود پنهان شده خود آفتاب بستی حق بحر باشد بستی عالم سراب سر بردن آورده ز حبلہ جہاں مثل حباب</p>		<p>گر حقیقت از جمال خود بر اندازد نقاب تابش خورشید معنی چشمہ را خیرہ کرد این وجود بستی ما جز گمان و وہم نیست در ازل چون بحر معنی موج زد ز نو نشستن</p>
	<p>ہوش احمد ساقیا از بادہ توحید بر کید و ساغر دہ کہ تا جانش نشو دست خراب</p>	
	<p>غزل</p>	
<p>مست و شیرا شد دلم از آنکہ شایوے حبیب سحر دار دہر جانہا چہ تم جاوے حبیب قبلہ جانہا می غماق آمدہ روے حبیب</p>		<p>دی صبا پر شک آمد سویم از کوئی حبیب یک نگاہ مست او صدین دل کردہ خراب کعبہ شوریدگان و سیدالائ شد کوئی دست</p>

<p>گشت زنجیرِ دلِ عشاقِ گیسوئے حبیب ہست سروِ لایزالِ قدِ دلجوئے حبیب بستہ چون زنجیرِ جانِ عاشقاں سوئے حبیب پس بہر سو کہ رو آر دہود سوئے حبیب سجدہ عاشقِ بود بر جلوہ روئے حبیب سجدہ گاہِ عاشقاں محرابِ ابروئے حبیب ترکِ چشمِ مست نانو زلفِ ہندوئے حبیب</p>	<p>صدہزاراں عاقلانِ دردِ اُم زلفِ اداس بگرد از چشمِ حقیقتِ منگر از چشمِ مجاز کاکلِ مشکینِ جاناں دَامِ دلہا آمدہ عاشقِ گم گشتہ دلِ راجاں نہ بیوہ رسید سجدہ زامہ سبوسنگِ دیوارِ ستِ خوش ہر یکے را در جہاںِ طاقِ عبادتِ دیگرست عاشقاں را دہا ناما غارتگرِ دینِ ودل اند</p>
---	---

من نیم تنہا قاتلِ بے نیازی ہائے او
صدہزاراں نسبتِ تاجِ احمد کشتہ نوئے حبیب

عزل

<p>راحتِ روحِ دردِ اُم آرزو ست دردِ دلِ سوزِ نہانم آرزو ست زخمِ دیگر زانِ سنانم آرزو ست تیرِ زابروئے کسانم آرزو ست</p>	<p>بویِ یارِ مہربانم آرزو ست خرقہ و شمشلہ چہ کار آید مرا چاشنیِ غمزه ات نرود ز دل کردہ ام سینہ ہدفِ ای ترکِ مست</p>
--	---

<p>از دل و جاں پیش شمعِ روئے تو بنجوم کن زالِ دو چشم مست ناز مثلِ موسیٰ بر سرِ طورِ یقین نیست گشتن اندرونِ سبیش تا جالشِ بنم از چشمِ یقین نیست گردم او نشیند جائے من</p>	<p>سوختن پروانه سامِ آرزوست یک نظرای جانِ جانم آرزوست زالِ تجلی عیانم آرزوست کم شدن درے نشانم آرزوست برتر از وہم و گمانم آرزوست از دوش چوں نے فغانم آرزوست</p>
---	---

<p>احمد اچوں گشتہ در عشق پیر قوتِ بختِ جو انم آرزوست</p>	
---	--

<p>غزل</p>	
------------	--

<p>آتشِ مہر تو در دلِ روشنیِ جانِ ماست آتشی از عشقِ کالِ سیرینہ سوزانِ ماست سیلِ خوںِ ہر دمِ رواں از دیوہِ گریانِ ماست بہچو آئینہ درونِ دیدہ حیرانِ ماست خونِ چکاں از چشمِ و آلودہ از دوا مانِ ماست</p>	<p>ایکہ درِ عشقِ تو در جانِ ماورمانِ ماست شعلہ زو عاقبتِ تا عقلِ مہاں منِ خست بے جمالِ لغز و زتِ اے مہِ تابانِ من عکسِ حنِ آں پر پرو با کمالِ آب و تاب زخمِ ہائی کانِ دی بر دلِ ز تیرِ غمِ ہا</p>
---	---

<p>بچودی و نحو و حیرانی نشانِ عشقِ اوست میدرد و جان من چو لے دم خود آں پری جان چہ با صد نہراں جان بقبر بانش کنم کم نشد چندی آب چشم بروی ریختم نالہ و افغانِ جانِ عاشقانِ اندر جہاں</p>	<p>کم شدن و عشقِ آن جانِ جہاں بر جانِ ماست تا از و این کام ہو و نالہ و افغانِ ماست کان حیاتِ عاشقانِ جانِ جہاں مہمانِ ماست آتشِ کانِ سر سودائے او در جانِ ماست یک علم از حسنِ رو حضرت جانانِ ماست</p>
--	---

انفس و آفاق احمد چوں تجلی گاہِ اوست
عشقِ ما و حسنِ خیالِ صورتِ عرفانِ ماست

<p>روئی ہر دلبر تجلی گاہِ حسنِ سوئے اوست پرتو خورشیدِ روشنِ بہر جہت بگرفتہ است قبلہ دل کجہ جانِ رویِ آں جانِ جہانت میر ہر دل بر جمالِ حسنِ رویش منتہی است آنکہ ز شعلہ بجامِ برقِ حسنِ آں پست جملہ دلہا شیفہ بہرینِ رویِ آں پست ترک چشمِ مست او غارتگرِ جانِ ہائی ماست از سر نازِ بتاں عثمانِ را جاں سوختہ</p>	<p>نگہتی کالِ آورد باد صبا آں بگو اوست پس بہر سو کہ آوردیم رواں سوئی اوست سجدہ گاہِ عاشقانِ طاقِ خمِ بروی اوست منزلِ دید و حرمِ فی الحقیقتِ از کوئی اوست دانکہ بر پودہ دل من نگہتِ گیسویِ سویت جانِ خلقِ دو جہاں بستہ بتارِ رویِ اوست وانکہ ز دیدہ دل و دینِ طرہ ہندویِ اوست سحر پائے چشمِ نبیاں غمخوارِ ہادیِ اوست</p>
--	--

احمد! بکہ گویم خالِ آں طناز و شوخ

شیدۀ عاشق کشتنی نیازی نغوی است

بیا بیا که دل و دیده هر دو خانه تست
 دل و جگر همه پیش تو کرده ایم حرف
 بجز خود دل فرما برده و زقیس
 سجود کا فر و مومن همه بسوی تو بود
 ز روی ما هر خال حسن رو تو پیدا
 جنون عشق ترا یک جهاں تماشا
 ز دی درون دلم آتشی چو پروانه
 ز دست عشق بدل زخمی زنی به نهال
 تو شمس و اجالی و کامل مشکین
 برای رند خرابات و عاشق بدنام
 محبت تو بجا نه است گوهر تادر
 چو زلف فعال که بر روی بچو مه داری
 حریف بزم محبت ندیم خسرویت
 سر و عشق تو گشته فغان و ناله من

تو نور چشم منی چشم آشیانه تست
 تو تیر غمزه بزن سینه ام نشانه تست
 جمال لیلی و شیرین یکے بهانه تست
 وجود دیر و حرم سنگ آستانه تست
 فغان دل شده گل بانگ عاشقانه تست
 به طرف بزبان همه فسانه تست
 بجز شمع رخاں شعله و زبانه تست
 فغان بر لب جانم سیکه ترانه تست
 سمند عشق مرا یک تازیانه تست
 سر و روستی عشق از من معانه تست
 هم اشک عاشق بیدل و خزانه تست
 بصیر مرغ دلم طرفه دام و دانه تست
 غریق بحر حقیقت و ریگانه تست
 خنین در و دلم جنگ و هم جفانه تست

بری ز حسنِ دلم و انگنم کشتی بردار ولا عشق و غم گلرخان گلشنِ دهر	بکشتن من بچاره خوش بهانه تست چو بلبلان همه گلبانگ عاشقانه تست
ربوده دل احمد به غمزه شیرین بجانِ وی همه امنون سحرانه تست	
ایضاً	
ساقی آں ریح ریجانی کجاست آں لب چو لعلِ مانی کجاست منکه رندم خرقه را آتش زدم عاشقیم و بهر دیدار آمدیم اگر جمالِ مهرِ حشش دیده همچو یعقوبم شده دیده سپید سوختم از عشقِ این سنگدلان آنکه خند بارِ امانت را حمل متحد بودیم با بجانِ جاں	پر غارمستی جانی کجاست تشنه کام آبِ حیوانی کجاست در دل من تنگ جانی کجاست اے غلیل امروز جانی کجاست در توپوں آئینه حیرانی کجاست آں جمالِ ماه کفانی کجاست بهر این دلِ راحت جانی کجاست جویش آں روح انسانی کجاست ای دروغ آں عهد روحانی کجاست

<p>ای خلیفه زاده مسجد ملک حق شناسی را برود و عویلم کن خورده از نفس خود بنگ عفو جانم اندر بند دیوی شد آس جان فد اگر دند بر دین اهل دین مست کرده آنکه جان بازید عشق آید خانان یرا کند غیر او را چون لاله ای چپی رحمتی کال گبر و مومن را گرفت</p>	<p>بر رخ تو فر سلطانی کجاست در دل تو ذوق عرفانی کجاست مستی آن خمیز دانی کجاست سیر روحی بهر زندانی کجاست ای مسلمانان سلما نی کجاست آن می پرچوش بجانی کجاست گر تو داری عشق ویرانی کجاست ای لم بنگر که در بانی کجاست ای جیم آن رحم رحمانی کجاست</p>
<p>آنکه جانم برده از یک جلوه احمد آس شکل روحانی کجاست</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>باز در عشق حو با انبیا اس و رینا عشق خرم ریخته</p>	<p>می کند در سینه من انبیا نیست کس بر جور جانم مستغاث</p>

<p>بستہ زلفش ذکر و ہم اناث آنچنانکہ مردماں شاخ کرات نیست اندر خانہ ام جزیں اناث شیوہ مرداں نباشد انبناث</p>	<p>ہر کہ و مہ اندر یں سودا خراب عشق خونم میخورد و خودے در بلخ پایہ در دو بلا اند و خستیم اے دلم از درد و او ایلا مکن</p>
	<p>عشقم مخور از جور ہیرش احمد از کرم روزی شود یارب عنایت</p>
	<p>دیگر</p>
<p>ز و بجاں صد زخم دارم الغیاث باز گشته خوار و زارم الغیاث از دلم برودہ قسم دارم الغیاث الغیاث از جور یارم الغیاث من سراپا خار غارم الغیاث وزستم ہا گشتہ زارم الغیاث بس پریشاں روزگارم الغیاث</p>	<p>کشتہ جور نگارم الغیاث دل ربود از من نگارم الغیاث آنکہ بود آسارم جان منے بیقرار خون دل خورده بجاں آتش زندہ منے جمال دلفروز گلر خاں دین و دل بردند این غارت گراں از تطاول بائے زلف دلبراں</p>

الغیاث

دہ ہوا کے لالہ رویاں پہچو ابر عشقِ خوابِ خونِ جانمِ ریختہ یک دو جامِ وہ ز غمِ آزاد کن	خونِ ز چشمِ خویش بارمِ الغیث نالمازیں دردِ دارمِ الغیث ساقیا سر پر خمارمِ الغیث
ترکِ چشمِ مست تیرِ غمزد احمدِ ازاں دلفگارمِ الغیث	
ایضاً	
اے ز جو ز چشمِ جاناں الغیث نے جمالتِ اسی حیاتِ جانِ ما وحشتِ سودا کے زلفِ ولہراں از سنانِ آن نگارِ ماہِ رو آں ستمگرِ خونِ جانمِ ریختہ پہچو طراں دلمِ بردہ بتاں شکرِ غمزدہ بتاں سنگدل ما مر ایضاں را سنانِ غمزدات	ز دوزخِ زخمِ درجاں الغیث نالما داریم و افغاں الغیث کرد جانم را پریشاں الغیث پہچونے ہستیم نالال الغیث از سنانِ تیر مرگاں الغیث ہم نہاں دزدیدہ ایماں الغیث کبنہ جاں کردہ ویراں الغیث میخلد درجاں چوپیکاں الغیث

ساقیا از باد جانم مست کن هستی و نبی بروں آورده سر	سجنت از پوشش پریشان الغیاث رخ حقیقت کرده پنهان الغیاث
جان احمد بهجو پروانه بسوخت نلے رخت ای شمع خنداں الغیاث	
از محبت بقرارم الغیاث من زور و عشق زلدم الغیاث با فغان و ناله کارم است سوخته جان عزیز باں بیدارم در جگر صد تیر از غمزه زده آه در عشق بتان ماه رو من بجان خویش از تیر غمش گفته ام حق لیکه این حق ناشاک	دل از پر دودارم الغیاث رفو شب زو پیقرارم الغیاث دائما در اضطرارم الغیاث آتش حسن نگارم الغیاث زک چشم مست یارم الغیاث سر بهر سوا و خوارم الغیاث ای حرفیاں زخم دارم الغیاث کرده فاق سر به دارم الغیاث
احمد ا در دام زلف و لبر اں او فاده چوں شکا رم الغیاث	
ایضا	

ریخت خونم تیغ بهجراں النیات میدرد جان را گریبان النیات از غمت ای ماه کنعان النیات میشوم من غرق طوفان النیات گشته شمع زیر دامن النیات ظلمت شب کا بهجراں النیات دیده ام دیدار جویاں النیات زان چونی داریم اغفال النیات عشق نالال جرم بر جان النیات سوئی دامن پرود نادان النیات	سوخت جانم عشق خوبان النیات ای پری در عشق تو دست جنوں گشت چو یعقوب چشم من سپید ای حقیقت باش کشتیان من آفتاب ذات از فرط شعاع صبح وصل روز ما را شام کرد یازد خیم لعل ترانی می زند شورش عشق ست از حسن پری ناله بے از دیم نائی بود فتنه حسن است و من رسوائے شهر
مصحف ایمان احمد سنختی از ستم ای نامسلمان النیات	
	ایضاً
روان عاشقان راهست معراج	به عشقش سرفدا کردن چو علاج

تمامی ملک جاں را کہ و تاراج جمالیت بر سر خواباں بود تاج انزال خانہ حنود را کہ وہ اخراج ستاندہ پچوشتہ انہر یکے باج دلِ عشاق را کہ دست آماج ز غمرہ حسن تو بفرستہ افواج دو عالم سر بر آوردہ چو امواج	پریرہی بھونِ شکرِ حسن تو در غبنی و زیبا می شہ حسن بہ تخت جاں چو شاہ حسن نشست جمالش از ہمہ خواباں عالم بت من از برائے تیر غمرہ پئے تاراج کروں ملک و لہا بخود چوں جوشِ زنجیرِ حقیقت
دلِ احمد بتاں سوئے جالیت برائے یک نظر گردید محتاج	
ایضاً	
کوہست کند قلوب و ارواح در کاسہ روح ما چو اتساح تار قص کنند جملہ اشباح از باوہ در آں سوئے اصلاح	ساقی قدمے بدہ انزال راج از مستی و از نشاطے ریزد اے مطربِ عشق لغتہ کن ساز افسردگی دل پریشاں

از بهر کشادین دل تنگ از کز لک بچودی تو حک کن بردار ز من تو ظلمتِ هجر جانند ز مهر تو ز جا جبه	دارمی تو بدستِ خویش مفتاح نقشه که گرفته اند الواح از حسن رخت چو نور اصباح عشق تو دروبانِ مصباح
---	---

احمد بدر تو سر نهاده دارد جانش بتو صد الحاح	
--	--

ایضاً	
-------	--

بدیدم دی رخ زیبای فرخ مجنون کنم غم عشق تو باشد چو می جان مراستی فرو ده بهال بچودی پر واز که دم ز قید تنگ ساقی جاں رها کرد نظر کن از فرح برداغ سینه دلی کو آینه سالِ محو حسن است	جمال در با سیمای فرخ مبارک وحشته سودای فرخ خامه ز گیس شملای فرخ رسیدم تا مقام و جای فرخ بیک جام می و صباای فرخ بباغ دل به بین گلهای فرخ چو مجنون پر شد از لیلای فرخ
---	---

بحسن روی خود صبرم ربوده بچشمت یار عمر خود کند صرف دلم بردہ یکے سر و روانی	قرارم از قد بالائے فرخ زہے عاقل زہے دانائے فرخ بباغے با قدر عنائے فرخ
بیا احمد چو مرداں جاں خدا کن بحسن یار دل آرائے فرخ	
<h2>دیگر</h2>	
وغم عشق تو گریاں دیدہ یعقوب باد سرسر سودای محبت والہ و شوریدہ بہ تن ز چشمت عشق اندر چرخ و قضاں بچو طور روح من اندک عشق تو بود مخمور و مست کم مباد الذت ز خم سندان غمزدہ ات چشم جان و علم و عقل و فہم من کامر و دل ز فطرت شوق و مستی شراب بیخودی ہوش من مدہوش باد از منہ مہر حبیب	در بلا یا یار من صبر دل ایوب باد وز فروغ حسن جاں و فتنہ و آشوب باد سوختہ جاں از تجلی جمال خوب باد جان من از سیلی اجلال تو مضروب باد چاشنی بجز تو جان مرا محبوب باد از تماشای جمال غیر تو محجوب باد دست افشاں از سر و از طرب پاکوب باد وز خندین عشق و سودا عقل من مغلوب باد

<p>جان من در کار و با عشق خوش اسلوب باد بہر اظہارِ غمِ دل نامہ و مکتوب باد</p>	<p>دل ز تنگی کشاکش با عقل آزاد بہ شعر ہایم در حضورِ حضرتِ جانانِ ما</p>
<p>آرزو دار دل شیدائی احمدِ روزِ شمر با سگانِ کویِ اوستی من منسوب باد</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>دل ز فکرِ عزیز او ویرانہ باد ہر کہ دیوانہ نشد دیوانہ باد پیش شمعِ روئے تو پروانہ باد از دو چشمِ مستِ توستانہ باد و اما رہنِ می و پیسانہ باد پر زخونِ آلِ دیدہ ہارا خانہ باد دور ازین غمِ جانِ ہر یگانہ باد صد چنین چوں استنِ حنائنہ باد زین چراغِ آباد دل را خانہ باد</p>	<p>جاں فدائے حضرتِ جانانہ باد ہچو مجنوں از جنونِ عشق تو با ہمہ تقدیسِ جبریلِ میں ہر دلِ افردہ اے ساقیِ عشق خرقہ سالوس و زہرِ خشکِ ما در غمتِ چشمی کہ خدینِ دلِ بر بخت در و عشقت شد نصیبِ دوستان اندرونِ جانِ من از عشق تو آتشِ عشق تو نورِ جانِ ما ست</p>

احمد ادا تم دعا کن ہر سحر
مہر رویش شمع این کا شانہ باد

ایضاً

خوش آن سوا کہ رسوائے تو باشد
خوش آن ل کا ندر و جائے تو باشد
ز عشق و سوز و سوادے تو باشد
کسے کو در تماشاے تو باشد
جمال روح افزائے تو باشد
فدائے رنج و زینائے تو باشد
نشانے از کفِ پائے تو باشد
ہر آنکو مست و شیدائے تو باشد
کہ تہاستی نہ ہمائے تو باشد
کسے کو مست صباے تو باشد
ز عکسِ مئے زینائے تو باشد

خوش آن شید کہ شیدائی تو باشد
خوش آن جائے کہ مہرشت دروے
خوش آن سینہ خوش آن ہر کا ندر و نش
نہ بیند سوئے حورانِ بہشتی
حیاتِ عاشقانِ بیدل و زار
فرستہ گر جالت را بہ بیند
ملائک سجدہ می آرند کا بخا
ز غوغائے قیامت کی ترسد
کند عشاق را زین عشق فانی
نہ ترسد بہچو منصور از سردار
جہاں آئینہ و خونِ بی عالم

ہر آں کو شد بہ بحر بخودی غرق | گرامی دُریائے تو باشد

بگیر احمد در پیر خرابات
کہ آں لجاؤ ماوائے تو باشد

ایضاً

آنکہ دل برودہ زن نگہست گیسوی تو بود
مثل پروانہ پئے شمع رخت سوختہ ام
دین من دیدن تو بہ تو ایمان من است
زلف مشکین تو ز بخیر جنونم گشتہ
چوں پری آمدہ در سرچ وطن ساختہ
قصر عشق تو بود بخودی و بیرنگی
وانکہ زوزخم بجاں غمغہ جادوی تو بود
نالہ بلبل جانم ز گل روئے تو بود
قبلہ من رخ تو کجہ من کوئے تو بود
مسکن این دل دیوانہ سر کوئی تو بود
بود فلوس لم شمع در ورسے تو بود
حیرت و گم شدن از ہیچ و خیم کوئی تو بود

آنکہ از احمد مسکین ادوین غارت برد
شوعی غمغہ و آں طرہ ہندوی تو بود

و گیر

آفتاب کو جانناں پردہ از رخ چوں کشود از دفر جلوه و از تابش خورشید حسن عاشقان رازاں تجلی جمال نے مثال ساقی آمد باد و چشم مست و جام می بہت از سرود مطرب و از نغمہ ہائے دلنواز نالہ نے ہچو اسرافیل جانرا زندہ کرد	ہچو انجم جان من محو شعاع حسن بود سوخت جان و دیدہ با عقل شد کور و کبود غرق جان در بحر وحدت بود و دیدہ در شہود زاں نغراب کہنہ ہوش اہل مجلس در بود جان عاشق ہچو گردوں در سماع و رقص بود استہزار آمد میان روح زان با نگ سرود
	من ز خود رفتم پہر سال محمد زینت حال ہیچو دی آمد بجانہا دین دو چشم سر غنود
	دیگر
اَل جان عاشقاں بسوئے خانہ میرود اَل شوخ را نگہ کہ چہ مستانہ میرود اَس ماہر کہ روشنی جانِ جمال اوست بجے اختیار دل سوئی دلدار می کشد از سوئی کشتگان و شہیدان تیغ ناز	جانم ز بی ولی پئے جانانہ میرود خلعے پیش چہ عاشق دیوانہ میرود بارخ چہ نہر و طلعت شہانہ میرود وز اضطرارِ حال سوئے جانانہ میرود رویک طرف بگردہ و بیگانہ میرود

<p>دہا بہ زلف بستہ دستانہ میرود ہے اختیار صورت پر وانیہ میرود کے عشق شمع از دل پر وانیہ میرود بگر بخیت ز خلق بدیرانیہ میرود خزقہ گردنہا وہ بہ بیتخانہ میرود بچو دیسوی بادہ و بیانیہ میرود زادہ ز کعبہ جانب بیتخانہ میرود</p>	<p>جہاننامی عاشقان ز سہ ناز سوختہ عاشق نہ چو ہی سوسنچ جمال دوست سوز و ہزار بار اگر جان عاشقان از خوشیت جنون محبت ہر عاشق زادہ بہ عشق ساقی مہر و شوق مے عاشق چو یافت لذت ساقی و جام مے چوں شکل و لہریب بتاں دیدیک نظر</p>
--	--

شہیدہ سرچو دید مراں نگار من
خندید گفت احمد دیوانہ میرود

ایضاً

<p>مریض دلم را بدرماں رساند کسے تاباں راحت جاں رساند بایں بلبل زار و نالاں رساند نہ خضرے کہ تا آب حیاں رساند</p>	<p>نہ یارے کہ جانم بجاناں رساند خدا را من زار و بیمار دل را صبا کو کہ تا نگفتے زان گل تر حیات دلم شلب لعل جاناں</p>
---	--

<p> بآں ماہ چوں برقِ خندان رساند حکایاتِ حالِ پریشاں رساند حدیثِ ابنِ حشیم چہراں رساند باں غیرتِ مازِ کنعان رساند خبر پیشِ آں شاہِ خوباں رساند باں سُر و شکِ گلستاں رساند مراکسِ سُو بزمِ رنداں رساند بہ نخوانہئے پرستان رساند چو فہمہ بہ آں مہرِ خشاں رساند </p>	<p> ز دردِ دل و گریہ ناچھو اہرم کجا قاصدے تا بآں راحتِ جاں خدا را کسے تا بہ آں آئینہ رو چو یعقوبِ این جانِ مشتاق مارا نہ پیکے کہ از حالِ زارِ دلِ من صبارا بگو بلبسِ جانِ مارا من از صحبتِ زاہداں تنگِ جانم کجا ہست ساقی کہ تا جانِ مارا چو قطرہ مرا سوئے بحرِ معانی </p>
---	---

<p> نہ ہدم رفیقے کہ تا جان احمد باں روئے چوں ماہِ تاباں رساند </p>	
---	--

	ایضاً	
--	-------	--

<p> بجانم غیرِ ایس سودا نہ گنجہ درونِ قیس جز لیلانہ گنجہ </p>	<p> جزاں مہ در دلِ شیدا نہ گنجہ دلِ عاشق ز فکرِ غیرِ خالی ست </p>
--	--

<p> خمار و مکر چوں صہبا نہ گنجد که او می و توئی آنجا نہ گنجد خیال لا و ہسم الا نہ گنجد تقد و اندراں یکتا نہ گنجد بجز چیرائی دلسا نہ گنجد که در سلطانیش ہمتا نہ گنجد کسے در قوس اودا نہ گنجد در آنجا ہستی موسیٰ نہ گنجد </p>	<p> بہ بنم می پرستان حقیقت بجز حیرت من و مارا گذر نیست عجب مائی نے مائی ست کا بجا برو در بحر وحدت قطرہ انداز چو آئینہ پہ پیش حسن رویش بکن نفی وجود غیبر اورا دراں میداں چو بوسریل سوزد ہنگام تجلی گشت پہوش </p>
--	--

بہ بحر انداز احمد قطرہ خویش
کہ اندر کوزہ ات وریا نہ گنجد

ایضاً

<p> بہ شکل ہر عدد و یکتا بر آمد پس عین الجمع تاشتی بر آمد مسمی صورت اسما بر آمد </p>	<p> مہراں موج از دیار آمد چو پیرنگی لباس رنگ پوشید بصد خوبی با عیاں جلوہ داد </p>
--	---

سوئی تشبیه مائل گشت تنزیه
 عجب نے مثل ہرستہ است تمثال
 نہاں شد در لباسِ خوب رویاں
 باول چوں قباے جسم پوشید
 گئے کردہ تجلی بر سرِ طور
 بکردارِ نفس خود اچھا می اموات
 تجلی کردہ در ارواح و اجساد
 درونِ حسن لیلے جلوہ کرد
 زمستی با قبا بدریدہ چوں گل
 ز حسن دلبراں بافتہ پرداخت
 بر آمد در لباسِ عشق بازاں
 بروی گلرغاں گلگونہ حسن
 میانِ باغِ ہشتم و گلشنِ دل
 چو بادہ چو شہمازد در خیمِ جاں
 ہر جا جلوہ حسن رخ اوست

نہانی با ہمہ پید ابر آمد
 کہ روح القدس پیشم تابا آمد
 پس آنکہ بارخِ زیبا بر آمد
 بشکلِ آدم و حوا بر آمد
 گئے شکلِ یزید بیضا بر آمد
 چو روحی از دمِ سیسے بر آمد
 شہنشاہانہ از سبطے بر آمد
 چو مجنوں سر پر از سودا بر آمد
 چو بلبلِ بادلِ شیدا بر آمد
 بعالمِ صورتِ غوغا بر آمد
 نہ بازارِ ز سوا بر آمد
 چو درو و سوزانہ دہما بر آمد
 چو مریے باقتدایِ رعنا بر آمد
 بدل چوں سستی صہبا بر آمد
 یقینِ میدانِ کئے ہمتا بر آمد

چشمِ فکرِ چوں دیدیم احمد
برآمد اولیٰ نے ما برآمد

ایضاً

ہر شہیدِ رونِ دل چوں روحِ درواں باشد
چشمیکہ سوئی لبرایِ دل نگراں باشد
آں حُسنِ لافروزِ نازِ نہاں سوزش
و عیشِ زخودِ رفتنِ دلِ ادن و گم گشتن
اندر دلِ خود عاشقِ عیشِ طرب دارد
جائیکہ دلِ عاشقِ تا مسکنِ خود کردہ
جانِ کہ بکرده جا در خلوتِ بیرنگی
اسیرِ محبتِ کاں در عاشقِ و محشوقِ است
در عینِ پریشانیِ جمیعیتِ دل دارد
در خلوتِ بختِ نیشاں کی وہم و گماں گنجد
ہر عاشقِ دلدادہ و رگوشہ بر افتادہ

و اشقِ لقایِ ادبیکِ مونسِ جاں باشد
دیدارِ رخسِ بہتر از جان و ہماں باشد
تا قبلہٴ ارواحِ صاحبِ نظراں باشد
ایشوہِ عشاقِ وہمِ اہلِ دلاں باشد
از مستیِ عشقِ او این پیرِ چواں باشد
آں منزلِ ابرِ ترانہٴ وہم و گماں باشد
تا مسکنِ ادبِ یوں از کونِ مکاں باشد
علمی است کہ او بیرونِ از شرحِ و بیانِ باشد
سبز گشتاںش در عینِ خزاں باشد
آبِ جانہٴ چنیں شدہ آبِ نہ چناں باشد
و عیشِ تو گم گشتہ بے نام و نشانِ باشد

اندر ره آں دلبر جال باخشن آ احمد
ایں کار ز خود رفته ہم در و کشاں باشد

ایضاً

بحسب علم تو در چشم من نہاں باشد
بداں جہان تو در جان تو نہاں باشد
کہ جان سادہ نشانی ز بی نشان باشد
نشان حسن ازل حسن دلہاں باشد
فنان و نالہ من ہچو بلبلاں باشد
برائے شمع رخی سینہ ام طپاں باشد
چو ہنگرم بتفکر ہماں ہماں باشد
ہماں جال بدین شکل ہا عیاں باشد
بدیہہ تو بہ تما لما عیاں باشد
کہ ہیئتشن یکشیدہ بلوچ جاں باشد
دراں بمیری و حشر تو ہم دراں باشد

دلا چو لفظ موہوم ایں جہاں باشد
ہمیں کہ علم دل تست اچنہ می نگری
بیاد پاک بکن لوح دل ز نقش و نگار
محبت دل عاشق ز کیز مخفی است
بعشق آں گل خنداں گلشن ہستی
چگونیم از غم دل تا ز آتش شوقش
چسب صورت نو نو برد و دم آں شوخ
گمے بصورت شمع و گمے بزرگ گلے
در اصل غولیش ہماں نور سادہ و پیرنگ
ہمہ نقوش بداں صورت خیالی تست
در آں خیال کہ طبع تو ہست مصروفش

<p> فناء و حشر تو در ذات تو نهان باشد صفات نیک پئے جان تو جنان باشد بهشت و دوزخ تو خود درون جان باشد کجا بهمت تو کوه و آسمان باشد همه جمال و کمال تو را نگان باشد عجب دُری که بهمانسے گراں باشد بچش و نشتر ترا مژده اش عیاں باشد کجا بقل سلیم تو قدر آں باشد </p>	<p> بهر خیال که خنسی در و شوی بیدار بحیم و دوزخ تو خوی زشت تو آمد چنانکه جان تو نهانست اندرین حسرت تو آن دُری که ملک از تو شرم میدارند هزار حیف که تو قدر خود نمیدانی درین حیات تو از ذل خریدۀ خود را به کشت زار دل خویش آنچه میکاری هر آن شرف که تو داری ندید چن و ملک </p>
--	---

بگیرد اسن ساقی بدست دل احمد
 که روزِ عسرت و تنگی ترا امان باشد

البیت

<p> میفرانی بهر جانم هر دم آنایه دگر سازد دیگر بودیم حمر و خمر حار دگر سرزند از سینه اش هر لحظه اسرار دگر </p>	<p> می ربائی جان من از حسن دلدار دگر از برای سستی جانهای خموران عشق هر که بخود آمده و عشق آن جان جهان </p>
--	--

<p>عشقِ او ہر لحظہ از جوشِ جنوں بھجوں پری در میانِ جانِ من چون بادہ جوشی میزند انبرائی عاشقانش آمدہ از سوئے عیب انپے افزایش سود است جانِ عاشق بہر جانہا ہر دم تازہ خیالِ ست و مثال در لباسِ حسنِ خجیاں بھجواں پناہ شدہ در دلِ عشاق ہر دم شعلہ تازہ زند</p>	<p>از وہاں عاشقاں آید بگفت اردگر از وہاں ہم بہر خود آرد با ظہارِ دگر ہر زمانِ چشمِ دگر ہر لحظہ دیدارِ دگر حسنِ دیگر باشد وہم زلف و خیارِ دگر ہر زمانِ شمعِ دگر ہر لحظہ البصارِ دگر وز فغانِ عاشقاں آرد انظارِ دگر دو دو آہِ عاشقاں بودست از نارِ دگر</p>
--	--

آنکہ جانست سوختِ اصحدا آتشِ دیگر بود
خوردنِ خورجِ لبت را خورِ غوارِ دگر

دیگر

<p>بہر شمعِ سنِ روئے ہار بہتر ز تیرِ غمزا کے آں پریر و پے زندیدینِ دینِ و دلِ ما اگر زخمی زند بر جانِ عاشق</p>	<p>بدر و عشقِ جانم زار بہتر دلِ دیوانِ ام افکار بہتر بتانِ مشہد و ہم طراز بہتر ز تیرِ غمزا کے آں عیار بہتر</p>
---	---

<p> بہوشد زانہ ز ناز بہتر بتان را دیدہ خو نزار بہتر گروشتہ اگر دستار بہتر شوم رسوا سربازار بہتر زمسجد خانہ خمار بہتر بنزد عاشقان بردار بہتر غم او بہر من غنوار بہتر دل شوریدہ ام بہیار بہتر دل پرورد و جان نزار بہتر مرا از جملہ کار و بار بہتر </p>	<p> بہ عشق اینستان ماہ پیکر برائے خرد و دل ما بمیخانہ برائے یک دو جامے اگر عشق آں رشک حسیناں بدین تسبیح و این زہر ریائی سرے کان پر سودایش نباشد بشب ہائے دما ز حزن و ہجران بعشق ز گیس بمبار جاناں برائے من بہ عشق خو برویاں بعشق او اگر از کسب مانم </p>
---	---

مرا احمد ز حوران ہشتی
 تماشائے جمال یا رہتر

ایضاً

مجنون شیدا گشتہ ام چسب لیاے دگر

در عشق اسجان جان را سہ سو دایہ دگر

زہر مارہ میز ند توبہ کنم او بشکند
 دل می بودم ہر ناں انجلوہ ہائے خوشن
 انہ پر تو حسن رخس ہر سو بجلوہ مہ رخ
 و عشق او دیدہ ام و ز خوشن بیگانہ ام
 و درش بود دران من ہر ش بود ایمان من
 یار یکہ شیلای ویم سود از سودائے ویم
 اکی کعبہ من کج می او دی قبلہ من روئے او
 از عشق می خوش آیم نال مست و مدہوش ام
 از ہستی خود رستہ ام ما بخودی ہیوستہ ام
 مانند موسیٰ ہوش من بر بوداں شک چمن
 جاں می پر دانی بخودی ہر دم بہال عشق او
 موسیٰ تجلی خدا و روادی ایمن بدید
 دیوانہ و شوریدہ ام و ز خوشن بریدہ ام
 در بحر غوط خوردہ ام گوہر بدست آوردہ ام
 اوی دمد در جان من این جملہ گفتار و سخن

ضعیفہ دین و دل نسو جان اور غنائے دگر
 و سینہ دار عشق او سوزی و سودا دگر
 و ز عشق او صہ طوفان غازی و سودا دگر
 بر بود از من جان من حسن و لامائے دگر
 چمن کو جاہ صفا من ہر چمن ہم با دگر
 جز این سینا جان منی مست زیبا دگر
 کے مدول شیبائے من جزوی تمنائے دگر
 داند ز مستی جان من شوری و غوغائے دگر
 خور دست جان من تمام ام روز صہبائے دگر
 دیدم تجلی رخس بر طہر سینائے دگر
 بیرون ازین من و سما پریدہ جاں ہائے دگر
 من دیدہ ام شایع گل جلوہ بصرائے دگر
 از بخودی و بیدلی جان دیدار قصائے دگر
 جز ہفت این قلم بدل بودت مدیائے دگر
 از من نہیں اس کا دہو نیست یہائے دگر

بهر علاج درو دل باشد میجائے دگر

جراں شوای چاره گزستی ز دریاں خنجر

احمد به عشق دلبران فسانه عالم شدی
چوں تو نباشد در جهان ندی و رسوا دگر

ایضا

هر زمان جان مرا از عشق انسان دگر
صورت و شکل گریه میشان و الوان دگر
کاسه کاسه باده ذوق است از خوان دگر
کاین میوه جلوه ها دارد بهر آن دگر
مهر خنجر گلے سر و خرامان دگر
می کشد از غمزه ها و می دهد جان دگر
یک عزیز ندارد و هر لحظه همسان دگر
خود لعل دیگر است تازان ایمان دگر
شد جز این گلشن نشین در گلستان دگر

ای حال را به دم جلوه و شائے دگر
می نماید و بر آید نه های رنگ رنگ
بهر زمان عشق از جناب جان جان
چون نوزد جان ما از شعله حسن خورش
دل برود از عاشقان اندر گلستان شود
عاشقان خویش را از بهر وصل خویشتن
بست انداخته جانم فدای عشق او
مانند راه بهر راهی پیش خورش
او گل سداں بهشت بلبل جان مرا

احمد از بهر دفع ظلمت شب داشت نم

یاد دے یارین شمع شبستانِ دگر

ایضاً

مپرس از من ز حالِ نازم امروز
 جگہ نہ جانِ من یا بدر ہائی
 ربودہ آں پری دینِ وصلِ من
 ز عشقِ آں پر پرور کے بہم من
 ز چشمِ خود بہ عشقِ آں گل اندام
 بدیدارِ بتانِ ماہِ پیکر
 بستی و برندی در رہِ عشق
 ز مخموری بجانِ پاکِ ساقی
 درونِ خود ز فرحتِ می نہ گنجش
 ز نیدارِ جمالِ روئے ساقی
 زستی و غربابی در خمِ جہاں
 وہیں از گفتنِ حق کے بہ بندم

ز دردِ ہجر او بیاسم امروز
 اسیرِ دامنِ زلفِ یارم امروز
 بدستِ ساحرِ طرارم امروز
 رہینِ حسنِ آں عیارم امروز
 بسانِ ابروؤں میبارم امروز
 بگردِ بختِ کدہِ نوارم امروز
 چہاں رسوا سربازارم امروز
 کہ من خاکِ درِ خنثارم امروز
 چو آمد از درم دلدارم امروز
 بحمدِ اللہ کہ بر غیر دارم امروز
 بجوشِ آمد سے اسرارم امروز
 چو منصور اکنی بردارم امروز

دل عشق چو ناله اند دل من	من از دهاش در گفتم امروز
	<p>نه چون اچکز به بخت خویش نازم که شاد از دولت دیدم امروز</p>
	ایلیس
<p>کم نشد از آب دیده آتش جانم هنوز میزند شعله اشق تو در جانم هنوز شعله زن چو آتش عشق است و جانم هنوز شدل من زن زده و بجز آن بشکیم مثل پروانه پیش روی خوبت سوختم پیش خورشید چال چشم جانم خیره شد خنده از ناز و خوبی میزنی مانند برق سالماتد تا که جانم سوخته در انتظار خورده ام روز از دل یکچرخه از جام عشق چون میدی ناله آمد و خود در جان من</p>	<p>در ترقی هست ای داسوز پنهانم هنوز جوی خوں از دیده و بهر تو میرانم هنوز تا زده و سوز جان خویش نالانم هنوز تا چو بلبل ناله رخ گلگون در افغانم هنوز سالماتد که غمت چو شمع گریانم هنوز تا چو آینه زتاب حسن حیرانم هنوز من بگریه از غمت چو ابرینیا نم هنوز لیکه نامد و ببرم ای دیک جانانم هنوز میزند صبحش آمل می درخشانم هنوز تا بچو تا از دهم عشق تو نالانم هنوز</p>

خفته زدیاریار اچوں گرد و دم منے گشته جان خسته ام درد ام زلفت او اسیر مردم اندر حسرتش لیکن ندیدم روی او سوئی خیمت دیدم ولیکن فدا کردم بجاں میزد زخمه بجانم عشق تو بهیچوں رباب	من لصدی مندی و ستمناش عریا نم ہنوز نہیں ل شوریذہ خویش و پریشا نم ہنوز اندیریں غم خون چشم خویش میرا نم ہنوز از گران بانی بخود واللہ پشیمانم ہنوز تا ازاں زخم نماں در شور و افتخا نم ہنوز	
	گرچہ خوردم زخم ہا از غمہ اش احمد بدل لیکہ شوق دیدش باقیست در جانم ہنوز	
	ایضاً	
چگویمیت ز دل زار و حال سوز و گداز باں جمال کہ دلمہا خراب عشق ویند بجان من زخم عشقت اُچنہ میگذرو اگر ہلاک کنی در بر آتش سوزی چہ این نماز کہ ز اہد تو مر بستگی پر عشق ساز کہ در یک قدم بیاری	کہ بہت قصہ من بچو حدیث علی دراز ربو د جان مرا ہم لصد کر شہ و ناز ز حال خویش چہ گویم کہ نیست محرم راز اسید نیست کہ این دل از عشقت آید باز بیاد سجدہ بدیدار دوست آن بہ نیاز طلیق زبند و روع خود رہی ستود و در آ	

<p>بعشق تیریمه نیشاں شد ند بیفانه اسیر دام شوی گر نجال و خط نگری نشین تو نه این تنگنای هستی شد غلام بنده خود از کیسه خویش مراں</p>	<p>کسے نماند مرا غیر عشق تو و مساز ببینم چشم حقیقت مرو براه مجاز ببال عشق سوئی قصه دوست کن پروانه که بر در تو نهادیم سر ز روی نیاز</p>
	<p>غریق بحر حقیقت شد اسحدر از دل و جاں که تاراهی ز مجاز و ازین شیب و فراز</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>عاشق دیوانه ام از دود و دریا نم میرس آتش عشق رخ او سوخته جان مرا بیخود و والد حسن رو جانان گشته ام خرقه دوست تار من رهن باده کرده ام من عیش و شکر گشته ام آواره و نه خانان من سوخده ای محبت والد و دیوانه ام عشق افچول پری در جان من شمع بی فکند</p>	<p>بنده جانان ام از کفر و ایمانم میرس دود آه من نگر و سوز پنهانم میرس بچو آئینه ز حال چشم حیرانم میرس مستی جانم نگر و ز جسم عریانم میرس برده سامانم جنون از ساز و سامانم میرس دشتم بنگر تو از حال پریشانم میرس در جنونم مبتلا از آنست جانم میرس</p>

<p>از جمالِ ذلربایش شرح کردن کے تو ل ہنچو آئینہ بہ پیشِ جلو ہائش گم شدم عشقِ او در جانِ من چوں نے دمِ خودی دہ</p>	<p>حالِ زارِ من نگر و حسنِ جانِ نامِ مہرِ عشقِ او بہ جانِ من دیگر ز بر نامِ مہرِ نا لہا دارم از دوزِ شور و افغانم مہرِ</p>
<p>چند گوئی احمدؔا چو حق ز چشمِ تو رست</p>	<p>حالِ زارِ من نگر و ز چشمِ گریا نم مہرِ</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>انہ ہمیش دو جہاں ساقی گلغدار بس چونکہ نگاہِ ست او کم ز شرابِ نابِ نیست از سرخِ ہنچو مہر خود پردہ اگر بر افکند مہرِ رخِ درونِ دلِ دولتِ جاں من بود زاتش عشقِ جملہ تن آہ کہ لالہ زار شد چونکہ زیند و اعطالِ سختِ فسرہ شد دلم در غمِ عشقِ آں پری بہر دلِ حنینِ من برقِ جمالِ لبرِ آتشِ جانِ بید لال</p>	<p>بہر نشاطِ جانِ من بادہ خوشگوار بس بہر سرورِ مستیم نرگس پر خمار بس از پئے روشنیِ جانِ جلوہ آں نگار بس از ہمہ آرزو مرا وانکہ ہو ای یار بس بہر تفریحِ دلم سینہ دا غدار بس بسکہ حریفِ بزمِ من ز نذر شرابِ خوار بس از ہمہ علتِ و مرضِ حجتِ انتظار بس ابر بہارِ عاشقاں دیدہ اشکبار بس</p>

<p>هست مراد و هاه عشق خوش فین دل غریب عشق و خویش خوشترم از وطن بود بهر و نشاندن آتش جان خسته ام هست جمال گلغال گلشن جان عاشقان خون جگر تراب من دین دل من کباب من</p>	<p>مونس جان و شمیم گشت خیال یار بس خاک در تو ای صنم خانه من و دیار بس سیل شرک دیده ام آب و چشم زار بس باغ دل شکستگان جلوه آن نگار بس بجودی و فراموشی دلبر همکار بس</p>
--	--

شوق جالش احمد است چیه بزم من
یا درخ نگار من مونس و غمگسار بس

ایضا

<p>جو یک که در دلم آں مه لقا پسر مانند نئے به شور و فغانم ز بهر یار یار یک خلق شیفته حسن روی است دل را بود و باز نه پرسید حال من خون میخورم به عشق خوش ای حریف من ای شاه حسن در غم تو جان همی دهم</p>	<p>ما را از وصل خویش بکرده جدا پسر اسرار و در جهان من و ناله پسر دلمائی زارین تو ازاں دلر با پسر بیگانگی که کرد خود آں آشنا پسر حالم خراب بنگر و زان مه لقا پسر آخر که گفت تا تو ز حال گدا پسر</p>
--	---

<p>تا چند کرد فتنه بد لها بپا مپرس از عنایب مپرس ز باد صبا مپرس از ابتدا مپرس و هم از انتها مپرس از مبتلا ز خوف جزا و سزا مپرس رفت است آنچه با من و او ماجرا مپرس مستقیم و سرخوشیم ز اسرار ما مپرس از ما ز زبده و ورع تو احوال ما مپرس</p>	<p>در خلق شور این همه از حشر چشم است اسرار حسن عشق که در پیل و گل است این قصه با عشق حدیثی است ناتمام جبار عشق آمده از بهر قلب و روح در خلوتی که غیر بنوده کس در آن ما زال شراب دوش که خردیم بخودیم ماست عشق ساقی کلفام بوده ایم</p>	
	<p>از آتش فراق سرخ یار سوختیم احمدرنگ ادای آن بی وفا مپرس</p>	
	<p>ایضا</p>	
<p>زا شراب تند تر بخواست از جانها خروش جانشده بدست ازونی عقلمانده نه هوش غلغله افتاده در جانها و درد لسا خروش آنچنان کز بنجودی نے عقل من مانده هوش</p>	<p>روز اول چوں خم باد زده در خویش خوش ساقی باد پستان بخت چون صبا مے زا شراب ارغوانی عقل مہوش آمده ساقی زان باد گل رنگ جانم مست کن</p>	

ساقیانِ ازل با قہ منصوبہ در کامم بریز
 آہ زان باد کہ ساقی آتش از وی زد بجای
 کردہ جان خلق را در دام زلف خود اسیر
 ہر طرف سوزی دردی ز آتش سودا عشق
 ہر دمی آں می در وینِ خم جانہا جوش زن
 ہر ملی را ہر زمان رنگی و بوی دیگرست
 ہر زمان محل از بہانی در بہانی میرود
 سہر جان را چونکہ نہال کردہ ستارہ ان غیب

کہ میر سخی اوتا سر بر اندازم زد ووش
 آہ زان قتی کہ جان چوں خم می آمد بجوش
 با رخ چوں ماہ و ذالِ کل کہ افگندہ بد ویش
 ہر طرف یک ماہ رو و لفریبی ہی فروش
 ہر زمان نہ از و در سینہ ہا جوش و خروش
 بہر جانہا ہر دم زان باد صد جوش و خروش
 راز غیبی را کجا این عقل دانند یا کہ ہوش
 پس نواہست احوال تا تو ہم باشی حموش

آدمی کے فتور یاے معافی را بدید
 عاجز آمد احمد از ادراکِ آں عقلِ ہوش

ایضاً

بادہ الفت بنوش و ساکنِ میخانہ باش
 ساغرِ عشرت ز دستِ ساقی مانوش کن
 خرقہ زہد و ریاء اسوز و ستوری مکن

یارِ رنداں شو حریفِ ساغر و پیما نہ باش
 مست و مدہوش از دو چشمِ دلبرستانہ باش
 در خرابی ہا و رندی شہرہ و افسانہ باش

<p>شمع روی یار از جان دل پروانه باش حسن رو آں پری رخسار را دیوانه باش بیقرار از عشق او چون آتش خانه باش سیر پراز سودا چون مجنون ساکن پروانه باش خواه بنشین در حرم یا ساکن تنجانه باش بهمچو مجنون و محبت با جنون همنجانه باش درنگ دریا و صدمت چو در یکدانه باش عاشق و دلدادۀ آں طلعت شاهانه باش در طوبی عشق بازی مرد حق مروانه باش با بتاں شو آشنا و فرخوشترین بیگانه باش یک شبی از لطف و حرمت شمع این کاشانه باش</p>	<p>ز آتش عشق رخ او سوختن کن اختیار از ملامت های عالم فکر بدنامی مکن سوخته چو طبع پیش جلوه جانانه شو با خیال حسن لیلی خلوتی از غیر کن شو خلیل حق بت هستی خود اورشکن عقل را در عشق آں لیلای معنی کن فدا از تعدد کاین امواج کثرت در گذر جاں فدا کن بر جلال ساقی مهر و می خویش لمیۀ هستی خود را در رهش ایثار کن در غم ابات مغال نبش خراب مست می ای جال زلف و زرت رشک ماه چارده</p>
--	--

عقل را بگذار احمد و ز شراب عشق مست

پرزویش بستی دل چون خم خنجرانه باش

ایضاً

دلِ مست گشته دوش از صہبا دیدارِش
 در آمدیش من محمودِ چشمے بر سرِ راهِ
 کجایا بد شفا ای دل ز افسونِ دمِ عیسے
 ہر آن زاہر کہ مینو طعنے با بر عاشقِ بیدل
 بہرِ اسرارِ دلِ حالِ طبلِ بچھاں بے شقِ گل
 بدیدم و اعطال را دوش اندر کوئی خارش
 ز عشاقِ قتلِ چہ سودا چہ شوریدہ چہ شیدائی
 در آمد بر سرِ عاشقِ پر پیو از رہِ رافت
 ہر آن جانے کہ شد مغرور بر تقویٰ و زہدِ خود
 ز محمودی ساقی بخود و بخویش گزیدم
 نگر دی ناز از منصور از یار جانی را

چو موسی رفت ہشتم زان تجلی پے انوارِش
 دلِ من رفت از دہم چو دیدم مست اسرارِش
 ہر آن جانے کہ گردیدہ مریضِ چشمِ بیمارِش
 خرابِ مست دیدم دوش اندر کوئی خارش
 ز ہجر و آتشِ غم سوختہ گردیدہ گلزارِش
 ز فطرِ شوقِ دل گردیدہ بہنِ بادہ و تارِش
 ہمہ ہار اہل بستہ جاں بتا زلفِ طرارِش
 نقادہ بر سرِ راہی چو دیدہ پنجودہ زارِش
 یقین میداں کہ ہست آں شتہ کتبچہ ز نازِش
 چو دیدم از نثارِ حسنِ خود بہت و شہرِش
 بنزدندے رقیباں بے نوا شہرِ سرِش

عجب نبود کہ احمد زندہ گرد و بدو برگِ خود
 بر آید بر سرِ گورش اگر یکبار دلدارش

ایضاً

کے بود کرد و بھرا این پنجاں یا بد خلاص طائر جانم شدہ در بند زلف او اسیر جلوہ کن پیش چشم ز اہماں تا جانِ شاں غرقِ حیرت کن چو آئینہ حسنِ رُکِ خویش کن تجلی بر دلم اے مایہ نور یقیں بر سرِ موی نہادی کوہِ عشقِ خویش را ساقیا را آبِ بادہ جان من سیراب کن رویِ بنماز آنکہ جاں در آمد ویت سوختہ	ویں دل بہار از جو رہتاں یا بد خلاص آہ ایں جوشی کجا از قیدِ شاں یا بد خلاص از بجاں و خوبیِ حورِ جاناں یا بد خلاص تادل من از خیالِ این آں یا بد خلاص تا کہ جانِ من ازین مہم و گماں یا بد خلاص محو کن تا جاں اینں باہر گراں یا بد خلاص آں چناں کیں دل ز فکر و بنڈاں یا بد خلاص تادل شوریدہ زین سہو نہاں یا بد خلاص
---	--

در دل بر بیانِ من صد تیر از غمہ زدہ احمد اکے جانِ ازین زخمِ سنان یا بد خلاص	
--	--

ایضاً	
-------	--

ربود ازین سکیب و صبرم بد لغز بی جاں عارض شکستہ رنگی نصیب لعلِ صبحِ چمنِ زرویش چکویم از حسنِ آں پر یروزاں کمالِ جمالِ پیش	بہر چہ جاناں کہ در دلِ مہم جانِ مستہ خیالِ عارض ندیشی بچن و خوبیِ بیابانِ مشالِ عارض کہ خط کشیدہ بخوبی مہم بخطِ عارض بحالِ عارض
--	---

<p>شال خوشی چشمم عاجز چشمم و جاہ و جلال عارض بسان روح و احسنش چہ آورد کس مثال عارض بہر جہت رخ کہ آورد من بود بدال سو مال عارض شود نصیب نظر آئی جہت تو وصال عارض بخویش دارد چہ جان مجنون ہمیشہ فراق مقال عارض</p>	<p>شعاع ہر حال جانان نگاہ دل بگردنیزہ بحر تم من چہ گویم و را کہ عقل حیرانت و جہانت نشہ در جان من پرید بسان نور نظر بدیدہ بشوق دیدن ہلاک شتم بیک نظر تارخش بہ بینم بفرط الفت بطیب خاطر بعشق حسنش دل پریشا</p>
--	--

چہ سحر دارد و چشم جادو کہ دل ربودہ بیک چکا
 پسر احمد ز خوبی او بیان چہ سازم حال عارض

ایضاً

<p>جاں زہد ز خزن و غم کہے برود سکو نشاط زو گرفت را بطہ ذات محیط با محاط گر تو روی براہ اوراست بود ہمیں ضراط فکر سفر بکن دلاخانہ مکن ویریں رباط زالش سچر غم مخور عشق ترا دہد نشاط تاکہ سرور جان تو ماسیچ نگیرد انحطاط</p>	<p>عشق اگر نہ آورد بر دل و روح انبساط روز ازل بنور خویش کرد چو عشق انبساط دامن عشق گیر تا سوی نجات آردت زود برو بہ بخودی ہستی تو وبال تست ہول عقل و جہال نش خورد زہر نوش باد و بخور بہر زماں بخود مست باش از ہلا</p>
---	---

<p>گام بنه به پیخودی باش جدا ز ماوسن احمد اگر تو عاقلی ساز باونه اختلاط</p>		
<p>ایضاً</p>		
<p>از جمال خوبرویان کو چشمال را چه خط حسن گل را از برای چشم بلبل ساختند باو عشقش بر آب بید لال گشته خمیر حسن پیشت از برای دیده یعقوب بود علم و حکمت از برای جان دانایان بود صوت خوش راحت بر بخشد هر دل پرور را</p>	<p>وز سرور و ذوق ایمان ناسلما را چه خط از جمالش دیده تاریک زانها را چه خط زاهدان خود فروش من شک طبعان را چه خط زال جمال مخفی اوجان احوال را چه خط زال حریصان و ابن لطن نادان را چه خط زال حجابی الطبع و هم افسرده جانان را چه خط</p>	
<p>جان احمد را علم از وحی حق آفرینند بولوب بوجبل کور و تیره جانان را چه خط</p>		
<p>ایضاً</p>		
<p>زالش مهر رخ تو سینه سوزانم چو شمع</p>	<p>هم ز در و عشق تو ای دوست گر یا نم چو شمع</p>	

شمع جلال و نورت ز لیتن کے خوش بود
 آرزو دارم کہ یک شب شمع بزم من بشوی
 عمر من بگذشت تا از ہجر خود میسوزیم
 منے فوج حسن تو در ظلمت ہجرم ہلاک
 پنجو ماہ چار دہ یک شب نہ بام من برآ
 سوختم و بہر تو از آب وصل خود بیار
 یک شبے مہاں من شوا ز کرم ای ماہ من
 دل اندر عشق چنان رخ و حیات عاشقان
 سالہا من آبل عشق تو بہنہاں داشتم
 و در دل و در جہم دارم از تپ غم آفتابی

جلوه گر شو تا بہ پیشیت جان بر افشام چو شمع
 از فراق روی خود ہر شب میسوزانم چو شمع
 در غمت جز سوختن دیگر نمیدانم چو شمع
 ساز روشن از رخ خود خانہ جانم چو شمع
 و فروع روی خود روشن کن روانم چو شمع
 آتشے کاں از دلم بر جاست بنشانم چو شمع
 روشنی بخش از رخ خود در شبستانم چو شمع
 میبارم جان بہر ش باز خند انم چو شمع
 شعلہ بر رخا ناکہ از گریبانم چو شمع
 سوخته عشق رخت پیدا و پناہم چو شمع

وود آہ و آتش دل را ز گوشت نگر
 در کفن پناہست احمد شعلہ جانم چو شمع

ایضاً

بہشت اوزنگ و نام فارغ

متم از کفر و از اسلام فارغ

مبادا از می و از جام فارغ ز آغاز و هم از انجام فارغ شده جانم ز صبح و شام فارغ ز مدح خلق و از دشنام فارغ ز بخت و راحت و آرام فارغ ز عشق آن بت گلفام فارغ ز دور و گردش ایام فارغ مبادا عاشق بدنام فارغ دل پر درد و غول آشفام فارغ مبادا این دل ناکام فارغ	دل من تا که این جان است در تن به مستی می شش شد این دل من به شوق دیدن زلف و رخ او بعشقم مبتلا گردی که گشتم بکن بخود مرا چند آنکه باشم مده پندم که هرگز نیستم من شدم چون نقطه پر کار و گشتم ز رسوایی و خواری در ره عشق ز عشق دلبران هرگز نکرده ز حسرت های عشق آن پیرو
چنان احمد یقیس در خویش دارم که جانم هست از او هام فارغ	
ایضاً	
عاشق زار روی او هست تپان بهر ط	از آتش حسن سوخته روح و روان بهر ط

<p>سست و خراب زوشده بادہ کشاں بہر ط عاشق و بیدلاں از و لغزہ زناں بہر ط زانکہ تجلی جمال بود عیال بہر ط موج جمال روی اودل شدگاں بہر ط غرق بہ بحر بخودی آئینہ ساں بہر ط منتظرند عاشقاں گریہ کنان بہر ط زانکہ ز حسن نشاں ہست نشاں بہر ط ہست زخون عاشقاں سیل رواں بہر ط ہست ز جان بیدلاں آہ و فغاں بہر ط</p>	<p>ساتی بیدلاں چو داجام شراب پُر ط دید جمال لغزیب آل بت گلزار را عاشق و بیدلاں اور قص بکروہ ہچ طور آئینہ دش بچرت اند بخود و نہ جز خویش ہست ز جلوہ رخسار روح درواں عاشقاں پردہ فلک ز روی خود زانکہ پے جمال تو دیدہ عشق بر کشا آیت حق نظارہ کن نہ نہ مرا قدم بروں حالت کشتگان نگر و دل عاشقاں خویش تیر ز غمزہ چوں نوی</p>
---	---

احمد ازاں دچشم ہست نیست فقط لوی خراب
فتنہ خلق حسن از دوست فغاں بہر ط

ایضاً

<p>ریختہ خون دلم نہ تر غم ہائے عشق گوش کن از من چہ نی نالہ و ہیک عشق</p>	<p>سوختہ جان مرا آتش سودای عشق در غم آن جان ہست دلم پُر فغاں</p>
--	--

شام سحرای حریف از پی لیلای خویش
 جوش بجان آمده هر دم و هر خطه نو
 خانه گرد کرده ام رخت همه خنده ام
 چهره زردم نگردیده پراز اشک خوں
 هرگز نده مست از و باز نشد پیشیا ر
 سیر نهانی عینب آنچه که در پرده بود
 ای زانل تا ابد هر چه گرفت ظهور
 ستر اندل عشق دال را ز نهال کنیت کنز
 هست تجلی ذات مظهر حیل صفات
 اینهمه ارض و سما قطره به بحرش بود
 اسم نه اراں هزار آنچه که در عالم است
 عقل بس پر کشاد لیکه ندید او هیچ
 کس سیده بخت غیر ببال یقیس
 بے پروبال آمده طائر بر روی کس
 گرچه که در ذات خویش مسکن اولاد نکست

ن
خیزد

صورت مجنون شدم با دیده پیمائے عشق
 معج ز ندو در دم قلم و دیپائے عشق
 نیست ز اماک من غیر ز کالائے عشق
 واله و شیدا ستم بر رخ زیبائے عشق
 که بیکر دو خارستی صباائے عشق
 فاش بجالم شده جمله ز غوغائے عشق
 نقش و ثمایا فتنه جمله ز انشائے عشق
 آیت یزدان بود مصحف سیمائے عشق
 نیست کس در ظهور همسر و همائے عشق
 وسعت گرد و نشت دوان به بهائے عشق
 اویت سیمی بخت اینهمه اسماائے عشق
 نه مدتش کس ندید منزل والاائے عشق
 کس نه پدیده بخوبیش جانب اقصائے عشق
 آنکه ندارد بدل حاجت و پردائے عشق
 در هر دل خانه اش در همه جا جائے عشق

بچود و شوریده سر عاشق و شیدا بچوی
احمد اگر بنگری ز دول آرای عشق

ایضاً

عشق معراج حقیقت را بود همچون بلبل
دیدهای عقل را ز مهرش خیره شود
محسوس از عشق ای دل هستی مبهم را
ای دل لالین من نیز درد و اویلا کن
در هوا و آسمان ویت عمر آخر شد مرا
من بچشم روی تو بس حقیقت نمنا گشته ام
در دمی از یک کرشمه حزن زاده برند
آتش عشقت بسوزد از دولت چرخ هوا
بس خاک جهانی که کلی این تعلقات بسوخت
در حیات خویش ناز و فخر از بیدار نشستی

می برد تا روح عاشق را بر دل نهی در روان
ابهم هستی ز تالیش آید اندر احتراق
نیست و نابود گردی چون قمر اندر محاق
قدر و میل یار از اید بجان حیر و فراق
آه جان خسته ام را سوختی از آشتیافت
تو بخوبی و جمال غریب هستی فرد و طاق
مطر و ساقی اگر سازند با هم اتفاق
نیز سازند پاک جان از ریا و از نفاق
شاد آن دل کو بداده زال دینار اطلاق
بعد مردن کو مرا و را چا و شان و طمطراق

سر و لب را مکن فاش احمد ایشیا را بش

کین قیام بچش با طین میکندش اشراق

ایضاً

کو حریفی تا گویم ماجرای اشتیاق
در حیات خود نشد روزی مرا جز آرزو
دل برای دیدن دلدار خود مشتاق ماند
یا دلبسته آمد چوں جان در دل نشست
یا دیار مهربان خود مویش جانم شده
با که گویم حال زار خود بهشت آں صنم
تا ز وصل آں گل خندان جدا گردیده ام
آرزوی جان عاشق تسلیم قهر و سست
عاشقان را حزن و غمها صیقل آئینه هست
به قلب ناقصاں اکسیر اعظم بوده است
آنکه مشتاق است بهر یار یارش اقرب است
منگ از عاشق نگار ایس های دیوار دیگری

که بجز خود ندیدم من سواست اشتیاق
مادر گیتی مرا زاده بر آست اشتیاق
چشم جان من ندیده جز لقا است اشتیاق
عاقبت این سینه من شد سر است اشتیاق
شکر داد و دل من بر وفا است اشتیاق
در دوا دارم در دین جان و دل است اشتیاق
بچو بلبل بگو از من نا اهما است اشتیاق
میرسد تا وصل جانان منت است اشتیاق
از وفا خوشتر آمد خود جفا است اشتیاق
خاک حرمت را کند ز کیاست اشتیاق
نیست داری بولش ماسوا است اشتیاق
آں پری پنهان شده زیر رو است اشتیاق

احمد از دروہر آں پری چنداں مثال
بویِ وصل یا ربانی کہ بجائے اشتیاق

ایضاً

کہ تاجاں برچہد زہیں کوزہ خاک
برقص آید تن من ہچو افلاک
ز خواری ہائی عشقت نیستہ پاک
برای ستم خود بینی ست تر یا ک
ز مستی جان من گردید بیباک
محبت آتش آمد سوخت خاشاک
سزاوار محبت شد دل پاک
بسے خوں ریختہ این عشق سفاک
فزون است علم این از فہم و ادراک
طر بناک آیدت این جانِ غمناک

بیاساتی بدہ جامِ طربناک
ز مستی سیت بچویش گرم
ز ننگِ خلق و از ناموس رستم
ہر آں بادہ کہ جانراست سازد
عشق از سرم شرم و حیا ریخت
ز فکرِ غیر خالی می کند دل
بر جان پر کدہ کے عشق آید
بکوئی دوست مردانہ قدم نہ
نہا شد درس او جز نیست گشتن
ز سہبائے محبت جام برگیر

شعار عاشقاں دواں ہمیتی نیست

بیا احمد دریں رہ باس چالاک

ایضاً

زگر یہ چشمہا بے نور ہر یک
 ز غم بے پردہ شد مستور ہر یک
 ز چشم مست او محسوس ہر یک
 شدہ بردار چوں منصور ہر یک
 صدائے مطرباں چوں صو ہر یک
 برائے قتل ماسا طور ہر یک
 بخود ہا سوختہ چوں طور ہر یک
 بکار عاشقی مامور ہر یک
 زمستی پریشاں و سوز ہر یک
 نمایندت ہلال از دور ہر یک
 ز عکس حسن او معمور ہر یک
 یارب زخم جاں زنبور ہر یک

بہ عشقش جان و دل بخور ہر یک
 بہ سینہ اشک ہایم بودہنساں
 بہ بزمش عاشقانِ بیدلانش
 ز جوشِ عشق او ستانہ اسرار
 و میدہ صد طرب در جانِ عشاق
 سنانِ غمزات و ان تیر مژگاں
 دلِ عشاقِ اوزاں شعلہ حسن
 شد اندر و ز ازل ارواحِ عشاق
 دلِ دلدادگاں از جامِ عشقش
 خداوندانِ معنی بدر حق اند
 چو آئینہ روانِ عاشقانش
 خیالاتے کہ غیر یار باشد

توئی احمدؔ بہ غم ہا مبتلائے
رفیقانت نگر مسرور ہر یک

ایضاً

دو چشم نے تو شد خونبار اینک
دہم جاں در غمت ناچار اینک
بجام مے گرد دستار اینک
کشند این ظالماں بردار اینک
قیامت قاسمِ دلدار اینک
بشوخی آتشیں رخسار اینک
فتادہ عاشقان زار اینک
حریفان خانہ خسار اینک
گواہش دیدہ خونبار اینک
بکویت شور محبوں وار اینک
بہ لب پر سید جاں زار اینک

عشقت گشتہ ام بہار اینک
ز شفقت گرنہ پر سی حال زارم
زندمی وز مستیم چہ پر سی
بجرم عشق تو دلدادہ مرا
جہاں پامال کردہ از حسد ناز
دل و جان سوختہ از شعلہ حسن
بگرو کوئے تو آغشتہ درخون
چشم مست جانہا کردہ مخمور
بنا در عشق تو خوں گشت دہما
شب و روز است از عشق و جنونم
مریض عشق را از نا توانی

<p>شہیدانِ غمت افتادہ در خاک بر طوفِ کوئی تو عشاقِ مشغول زمین و آسمان جوئی نیابی</p>	<p>زخول ہر سوراں انہار اینک مثالی حاجیاں زوار اینک بروں آ از خودی دلدار اینک</p>
<p>بہ عشقت اے پری بیچارہ احمد شدہ رسوا سر بازار اینک</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>برودہ آں آرام جاں آرامِ دل در شکنجِ گیسوش بستند جاں در ہواے آں پر پروگم شدہ دیدنِ خوباں خطائے چشمِ بود جاں ز آتشائے عشق سوختہ جاں من در نارِ حسرت سوختہ جاں ز صہبائے محبت مست باد کن تجلی بر من اے نورِ یقیں</p>	<p>کے بود تازو بیسا بم کامِ دل داں خیم زلفِ دو تاشد و ارمِ دل تا نماندہ نزد من جز نامِ دل نہ سبب و عشق شد بدنامِ دل وز غم ہجر است خولِ آستِ دل ماند و ایم از بہتِ ناکامِ دل پرزِ عکسِ رو ساقیِ جامِ دل تا رہد از ظلمتِ او ہامِ دل</p>

سوخته از آتش عشق ای صبا جان ز سوز عشق صافی میشود	سوئے آن دلبر بر پیغام دل وز محبت پخته گرد و خام دل
احمد اشد من غم و غش بخت کوتا یار باشد دام دل	
ایضاً	
<p>بیمه ز در ملک جانم عشق با ماه چال لیلی بجا آمده خود سوی مشتاقان خوش دلبری کجاست سر نادیده چشم جان کس نیست پایانی غمی های حسن یار را هر زمان قیامت تانده حسن کو یار را او بر تنه بزم عاشقان را دل برد از خواب جان جان خود بام را نافذ بود عالم پر رنگ و صورتی رخ بگردد سوئے رنگ فیض از معدن جان شو جانها میرسد</p>	<p>عقل و هوش از لشکر او جمله گشته پائمال دل ربود از هر یک مجنون بعد غنچ و دلال آمده در پیش مشتاقان خند آن خوشحال چشم دل خیره شده زان تاب مجبور شد جمال آتش عشق مرا هر لحظه زود صد اشتغال گاه از ناز و کرشمه که ز حسن خط و خال جانب کند چون چاک را بفرمان بود امانتال باز سویی مندر خود زود آرد از تحال زوشده این صمیم با و هم جو ارج انفعال</p>

<p>ہیچو جوی آب نونو میشود آب زلال بس بہر نانی گویو عاشقان این سو تعال تا بہ جبر انداختہ در گردن جام عمقال</p>	<p>بہر عالم ہر زمان تجید امثال آمدہ چاسفنی جلوہ ہالیش در گلو آمد رسن آہ ماہ ہیچو اشتر ہر طرف بر می کشد</p>
<p>احمد اسرار جاں ناید بغم ہیچ کس در تنای سوزانش ناطقہ گنگست و لال</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>بغم خوں شد دل بہیار بلبل کہ چیز تو نیست کس غمخوار بلبل خلیل آساست اندر نایر بلبل شدہ رسوا سہر بازار بلبل کندا اسرار زان اظہار بلبل زند گلہا نگ زین ناچار بلبل دریدہ گل قبا و زار بلبل کجا داند کس اسرار بلبل</p>	<p>پہرس ای گل زعال زار بلبل صبا بوی ازاں گل سوی من آر الا ای گل ز آتش ہائے عشقت بہ عشقت ای گل خداں چو صنعاں شعار عشق محمودی وستی ست جمال گل پرورہ چوں نہ گنجہ جہاں نہ پروہد بہر از چشم عشق ست بگنجانید و در دل حسن گل را</p>

<p> بہانگِ بلبِل آبا دست گلشن لفظِ جوشِ الفت جانِ خود را پیاو دوست دایم هست مشغول انسانِ گشت و لشِ مخمور گرد فتانِ کم کن ز خجرتا دلِ گل ز وصلِ دوست بر عوز دار گرد </p>	<p> جہاں روشن بود ز انوارِ بلبِل چہن گل کند ایشا رِ بلبِل کجا خپد دلِ بیدارِ بلبِل کہ بوی گل بود حنا رِ بلبِل ز طبعِ نازکش ہو شدارِ بلبِل کجا این بختِ نا ہموارِ بلبِل </p>
--	--

تو احمد پیش آں کہ عشقِ عاربت
چگویی از دلِ افکارِ بلبِل

ایضاً

<p> بے زخم دارم ز غزہ دیں دل بجیت درم تانہ پیدا ست ساحل جگر آب گردید وہم گشتہ خون دل مگر بختِ کوتاہم ز تیغِ قاتل شدان بہر دروش دل و سینہ منزل </p>	<p> نہ تر نگاہش دلم گشتہ بسمل شدم غرق و بحرِ عشقِ تو اے جاں چلویم من اے یار کہ دردِ عشقت چو تلخ کنی فوں بہر سایم و صالمت خیالِ پیرویست جاکر وہ درجاں </p>
--	---

<p> چنانچه خورشید است بجام چو محسوس بیلد محبت و لم گشت حاصل نسب گل برویده از زیر این گل نهانست خورشید و زیر این گل رسید از توحق خانه کردی بباطل بنقش و نگار است پیشیت مسائل چرا کین حد و کثرت در خویش آفل شده عقل و هوش تو از اصل ذاهل به یقین با از چه داری مشاغل تن و جان تو هر دو را گشت شامل بنزد محقق تویی مرد و اصل </p>	<p> بگر دول خویش کردم چو مجنون زمین و سمات ابا کرد از و عجیب است اسرار خاک وجودت تو اسرار انسان و وحش چه دانی خود از و هم تو گشته مطلق مقید همان لوح ساده که پاک از نقوش است ز حادث بسوی قدم نه قدم را عدم آمده چونکه اصل وجودت چو اصل وجود آمده لائین ذات و صفات و علوی و سفلی چو تنزیه و تشبیه را جمع سازی </p>
--	---

ز زندگی عشقش چه گوئیم احمد
بر این زاهد عقل افتاد مشکل

ایضا

سالما عشق بتان ورزیده ام
 بادو چشم خویش دربارغ شهود
 عشق من از پر تو حسن و لیست
 زاهد امن در جنون عشق خویش
 از دم مطرب که جانم مست شد
 بابت مهر و دریں دیر مغا
 در پئے آل طایر قدس آشیای
 سیتیم از چشم مست ساقی است
 پائی دل بستند از زنجیر زلف
 عشق آمد راز جاں را فاش کرد

ز آنکه سر حق در ایثاں دیده ام
 از جمال گلرخاں گل چیده ام
 من دیں آینه رویش دیده ام
 خرقه سالوس را بدریده ام
 ناله جاں سوزنی به شنیده ام
 بیر یا خوش خلوتی بگزیده ام
 در مکان و لامکاں گردیده ام
 جام می از چشم او نوشیده ام
 من برائے او بسر بردیده ام
 ورنه از چشم هیاں پوشیده ام

دل بستم گفت از عشق احمد
 من بچشمت غول شده بکبیده ام

ماواله حسن روئے یاریم
 از درد محبت تو زاریم
 ماصیدر حدنگ نرک مستیم

شوریده عشق آں نگاریم
 وز آتش عشق بیقراریم
 زخمی نگاه چشم یاریم

گشتیم اسیر زلفِ خوباش
آوارہ کوئے خوب رویاں
شد فتنہ جانِ ماد و چشمش
رسوا شدہ ایم ما بہ عشقش
ای شوخ بجا چہ حسد کہ وی
بانالہ وآہ بھجو بلبل
آتش زدہ ز عشق درجاں
پروانہ منظر بے بیقراری
دیدیم رخ تو جاں نہادیم
ای ساقی میکشانِ بستاں
لب بر لبِ مابنسہ کہ تا ما
صد زخم زدہ ز غمہ درجاں
گفتن نتواں حدیثِ عشقش
ساقی قدحِ شراب درودہ

افتادہ بدام چوں شکاریم
گم گشتہ کفایت و دیاریم
کز دے ہمہ تن حزاب و خواہیم
از بسکہ ز بون روزگاریم
کز عشق رخ تو خوار و زاریم
آشفتنہ حسن گلزاریم
زاں سوز نہاں در انتظاریم
بر شمع رخ تو جاں نہاریم
نہیں بخت سیاہ شرمساریم
یک جام بدہ کہ در خساریم
ایں جانِ حزنیں بپسپاریم
زاں تیر نگاہ و لفقاریم
بر تیر حبیب رازداریم
تامست ز جیب سر براریم

نہیں

احمد نہ بخود خراب عشقیم

اُفتاده بروں ز اختیاریم

ایضاً

ناں مست فتاده بجز ابات مغایم
 در روز ازل اُنچہ کہ بودیم ہمایم
 حمدیکہ بہ ہجانہ بہ بستیم بر آیم
 وز مستی صہبائے تو در شور و فغانم
 فارغ ز غم ننگ و ہم از نام و نشانم
 از شعلہ حسن رخ تو سوختہ جاینم
 پیریم ز غم لیسکہ بعشوق تو جواینم
 حیرت زدہ چوں آئینہ نال مہر عیانم

ما بادہ کشر ز گسِ محسور بتایم
 نقشے کہ گسیبیم اناں ہیچ نہ گشتیم
 جز شاہد وحی باد گرے کارندایم
 چوں بادہ درون خم جان ماہمہ جوشیم
 از مستی عشق تو رسیدیم ز ناموس
 چوں طور و وعدہ دل بیکے جلوہ بسوزی
 وابستہ زلف تو شد آزاد نہ ہر قید
 در دیدہ جام جو جمالش شدہ مشہود

احمدؔ بہ خرابات بکردی رہ دیں گم
 از رندی تو آہ چہ رسوائے جہانم

ایضاً

<p> زهرش از دلم بریدل رود تا جال بر تن دارم بگلزار جهان سلیم بسوی سبچ گل بنود تو باشی و نباشد جز تو در جهان من مغزول صهارا طره شکیس بسوی من آور یقین دارم که از عمر تو باشد گور من روشن چو لیل نالما دارم ز عشق آن گل خندا دلم غمازی راز تو چوں منصور میخواهد اگر بینی رخس را من بچو مجنون شوی نا صح گر آئی بر سر خاکم به بینی دو و آه من فیض بسف مهری شده بویش ای من </p>	<p> نه زلالت مهر امید وفا می بخور لیشتن دارم بجای خود چو قمری عشق من سر و سیتلن دارم که بس حشمت زنده دار و خیال ما و من دارم که در جان آن زردی غیرت مشک ختن دارم که عشق تو بسینه بچو شمع آنجمن دارم بسینه داغ های مهر آن شک چین دارم ولیکن ز غم موشی بصد گون پر زان دارم حمیمت لیکه با این پند های تو سخن دارم که از عشق تو من آن تش نهال زیر کفن دارم که روشن دیده پیروز جانهاں پرین دارم </p>
---	--

غریب آدم من احمد از ملک بیرنگی
ازین نیز ناک بیزارم بل شوق تو طن ایم

ایضاً

صد عشق طرب دارم سلطان خدایا تم

باشا بدو با ساقی مسمان خدایا تم

من بستم و شدم رسوا اسیر بازادم
 من آئینه یارم گنجینه اسرارم
 از نار و جنال بستم و ز شگفتی بستم
 من بندم و قلاشم سر حلقه اوباشم
 می نوشتم می جوشتم شد رنگ فراوشتم
 ویاکن هر سجد آتش زان بهر دیم
 در خواب خوشم ایدل از مستی عشق او
 از خرقه های ترسم که بوی ریای او
 من عاشق بدنام شوریده و ناکام
 من مجرب یارم آشفته دیدارم
 در وسعت حیرانی هر چند بر پریم

نه خرقه و دستارم عریان خراباتم
 بحر گهر حقم من کان خراباتم
 آیات حقیقت ام برهان خراباتم
 فارغ ز غم سامان سامان خراباتم
 از صدر نشینان ایوان خراباتم
 کفرم بے خود بینی ایمان خراباتم
 من هستی هر هستم عرفان خراباتم
 آلوده نگر و دوتا دامن خراباتم
 نه کافرم و نه مومن حیران خراباتم
 حیرت زده عشقم من شان خراباتم
 لیکن بنظر نامد پایان خراباتم

احمدر بجز باقی من شهو هر شهرم
 افسانه رندی ام دستان خراباتم

ایضاً

<p>در عشق تو گم گشته و بے نام و نشانم اسرار ازل چونکه بصد پرده نهاں بود جانم بر بودی بیکه جلوه من در عین یقین آمده ما خانه گفتم ما را سوال دید که در دیده نه آیم پیدائی و پنهانی ما محفل نداند بے جسم نه جانم نه عقیلم نه روحیم هر آنچه که اندیشه کنی بر تر از آیم</p>	<p>حیرت زده و بیخبر از جان و جسم اینم عشق آمده غماز کرد ما بفس اینم تا آئینه سال پیش رحمت گم شده جانم بر تر از خیالیم و ز فرسایم و گسایم درستی کوفین چو جاں گشته نهانیم چوں روح عیانیم و هم از چشم نهانیم هستیم عجب چیز که مانیم ز ندانیم ما هستی صریحیم و نه اینیم و نه آیم</p>
<p>احمد ز سومی تن همه تشبیه و مثالیم و ز روح منزله ز مکایم و زمانیم</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>من ز سودای محبت واله و دیوانه ام مستی من از نگاه چشم مسرت ساقی است من بقر بان شوم ای ساقی باده فروش</p>	<p>عاشق شوریده سر مجور رخ جانانه ام بنده پیر مغال خاک در میخانه ام از شراب بخودی لبریز کن چنانچه ام</p>

عابد جهانانه ام معبود من حسن و سیت نقشهای غیر لیلی جمله حک کرد عشق آل تلی های حسن و لبران مانند طور آه از جور بتان خبر و کافرد لال کار خو کن زاهد و زکفو ایمانم پیر خاک گردیدم سر پا ز آتش سودای عشق عقل را پسیدم از خواب این عالم گفت	ساکن منزل و در کعبه و بتخانه ام بادل داده چو مجنون ساکن دیرانه ام بانهر از برق و شعله سوخته کاشانه ام کز تپا دل کرده دیران هم دکان و خانه ام مشرع عشق است و زندگی عاشق دیوانه ام سوخت شمع حسن جان صورت دیرانه ام بر تماشای جهان چون ابلهان شیدانه ام
--	--

در خرابات سخنان شاهان و قلم خوش است
تا برندی احمد مشهور شد افسانه ام

دیگر

دل را بعشق و لبرستان سوختیم در بزم عشق بادل پر و درو به قرار ز آل آتش جمال که در سینه شعله زد مانند طور خرمن هستی خویش را	جان ز آتش محبت جانانه سوختیم بر شمع روی با چو پروانه سوختیم تا نقش سنگ کعبه و بتخانه سوختیم از شعله بار جلوه جانانه سوختیم
--	---

<p>عمری گذشت تا بدر پیرم فروش ساقی بیا که خرقه سالوس خویش را ایں آتش فراق تو گاشن نشد مرا آں چشم پر خمار که بوده چوست می در آتش محبت یار خلل ویش محو جمال حسن دل آرای دلبریم ماند قیس شعله زده در دلم چو عشق</p>	<p>در آرزوی ساغر و پیمانه سوختیم از بهر باده بر در میخانه سوختیم بچهی خلیل هستی و خود تان سوختیم ز داغ آتش ز غمره مستان سوختیم بے باک با ناده مرده ان سوختیم ایں قیل و قال و دفتر و افسانه سوختیم بود آں جنون که کاله و کاشانه سوختیم</p>
--	---

در بحر محبت و سحر پری رخاں
احمد سپندوش دل دیوانه سوختیم

دیگر

<p>در نوشیم و حریص ساغر و پیمانه ایم کشته ناز و ادا و شوخی ترکانه ایم ماز سودا و محبت و اله و دیوانه ایم اندریں بزم ظهور و جلوه گاه شاهان</p>	<p>ساقیان آرزو خاک در میخانه ایم جان نثار غمناز و زنگسستانه ایم سوخته از شعله مار جلوه جانانه ایم هر کجا شمع دل افروز است ما پروانه ایم</p>
---	---

<p>جلو ہا کر دند چوں در کسوت لیلی حسن عشق آمد بہر صمد کوس بدنامی نواخت دولت پیر خاں بین تازمین ہمتش از خم عشق ماسا غری نوسفیدہ ام از عطای یک دو جام ساقی باوہ فروش انبرائی این تہان بہر نانِ عسل و دیں تن قتادہ اندرین جانِ ہمقیم کوی دوست دولت دنیا و دیں را عاشقان کے طالبند فکر آریدای حریفان قوت عشق است این</p>	<p>ہمچو مجنوں از سر شور جنوں دیوانہ ایم در میان غلج اندر عاشقی افسانہ ایم مست عشقیم و بری از کبہ و بتخانہ ایم پر خمار از چشم مست و غمرہ مستانہ ایم مست فطاری از خیال خوش ہم بیگانہ ایم گاہ در دیر میخاں کہ ساکن بتخانہ ایم در جوار دوست جا کہیم و با اینخانہ ایم ماگدایان جمال طلعت شاہانہ ایم ماز خود آتش زودہ اندر دکانِ نغانہ ایم</p>
<p>جلوہ گر دید احمد چونکہ خوشید جمال محو ہمچوں آئینہ پیش رخ جانانہ ایم</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>چنان از باد ہائے عشق مستم ہمچو مجنوں بر زہر ۱۰ و جسمو نم</p>	<p>کہ من از تنگ و از ناموس رستم بہ عشق آں پری دیوانہ ہستم</p>

برندی و به میخواری دوستی
 به خلوت من حریف بزم یارم
 بزور نیستی و بیخود دیا
 بیک ساعت زهستی و اینم
 می الفت مرا ساقی چنان داد
 رهائی نیست جانم را ز جنان
 من از زهد ریا آزاد گشته
 ز من بردار دست امروز نا صح
 عجب ستر نیست جانم را که تا من
 مبین امروزمستم از من عشق

چوستان بر در ساقی نشستم
 در غیرت بروی غیر بستم
 بروں از چنبر هستی به بستم
 چو ساقی داد جام من بستم
 که تا من شیشه توبه شکستم
 بزلف یار چوں ما بهی نشستم
 چو زندان و چوستان در پرستم
 دلم در عشق ادرفت ز دستم
 بروں از نیست و برتر ز هستم
 که من خمور از روز استم

به عشق این بتان ماه پیکر
 چو احمد از ملاست با برستم

ایضاً

سایه هستم از مهر خورشید معدوم
 گشت تابوت چو سمرقانی است وجودم معدوم

جمله کائناتی در جودم شریعت عشق بسوخت
 رنج گم گشته چو قطره بدرون دریا
 جوش حسن است که در پرده نخبه جمال
 آن جمالیکه بصدر پرده نهال بود بخوبیش
 فتنه حسن بود عاشق پیدل به نام
 خانه روشن همه از سوختن شمع بود
 جان بجائان شده گم دل بجال دلدار
 این من و مای ما هست انامی و لیش
 ذات واحد که بکینای خود بود نهال
 از ازل تا به ابد عشق بقا سے دارد
 از نیست به عشق از هر من عقل گر بخت

تا آنکه گشته همه نام و نشانی محذوم
 عالم علم شده محو میسان معلوم
 شود عشق است که ظاهر شده سیر مکتوم
 بهان نقش عیاں گشته چو لوح مرقوم
 جان بچاپه شد از سنگ ملاطمت محروم
 هیچ گاه هی نه شده زین دل عاشق محروم
 غیر از جلوه معشوق نمانده مفهوم
 باشد از مهر همه روشنی ماه و نجوم
 با نهر اراسم و صفت گشته عیان موهوم
 ذات حق است بخود نیز صفاتش قیوم
 لشکر شورش او چو مله کمره نجوم

ساقی آید بیکه جرعه خمارت شکند
 احمد از کرم او تو نباشی محروم

غزل

عشق آمد روح را روح الایم
 امی کننیا راحت جان حزین
 روح تاد غیب یا بد صد طرب
 زنده کن ارواح را بپهل نفخ صور
 مست کن شوریدگان عشق را
 رنگ مستی ریخته صورت حسن
 صورت خوش آینه حسن حق است
 از عنایت شرح صدر عاشقان
 امی جمال مطلق و نور شهود
 از طرب روحانیان رقص آورند
 دیده خیره گردد از تاب جمال
 دور دارد حق تر از چشم بد
 جان من خاک ره عشاق باش

برود تا غش از قعر زمین
 ساز لحن خویش با گوشم قرین
 تن زستی رقص آرد بر زمین
 از سر لجان خود ای نازنین
 بشنوا از روحانیان صد آفرین
 بر دل عشاق وهم نور یقیس
 تن چو مشکات وز جا به لحن بین
 کوفیض حمت اللعالمین
 خوش بیلد چشم جان من نشین
 مست گردد مهر و محبت چرخ و زمین
 دل شور باشد از نور بسیس
 و اما ایند ترا با دایم حسین
 صحبت ناچس و اا بس القرین

احمد شوریده سراز سوز دل
 نالما میدارد و آه و حنین

ایضاً

کے بخاطر آیدش ای وائے من
 آہ زیں سوزِ من بسودائے من
 ہنچو مجنوں کو کہو غوغائے من
 شد و سپرِ مغاں ماوائے من
 زنگسِ محمور او صہبائے من
 جلوہ گاہ تو دل شیدائے من
 گشت بھائی زحیت جائے من
 باہر ارا حُسنِ عشق افزائے من
 ایں فغانِ اوست از لہجائے من
 شد نشانِ زردی میمائے من

نالہائے درد و ایں پہلے من
 وائش سودایِ عشقش سوختم
 روز و شب بر پاست از شور جنوں
 از ازل خاکِ رہِ میخانہ اہم
 می فروش آمد نگاہ مست یار
 دیدہ من خانہ حسنِ تو باد
 بے نشانم کہو عشقِ پے نشان
 گشت آں پیرنگ از نیرنگ خویش
 چوں پری آمد درونِ دل نشست
 نبغت اللہ رنگِ عشاق و بخت

۵

آہ احمدؒ جانِ مسکین مرا
 سوخت عشقِ یار نے پروائے من

ایضاً

با همه جاہ و جلال آمدہ سلطانِ من
 نیست باین کفر و دین جانِ مرا هیچ کار
 زلفِ تو دامنِ نگذشت دلِ من آید
 عہدِ بہتیم بسے عشق نہ ورزم دگر
 بادہ بدہ ساقیا جانِ ز غم آزاد کن
 آتشِ جانِ مرا سرد کن ز آبِ وصل
 جلوه چشمِ بکنِ ظلمتِ حیرم بہر
 از ہمہ جان و جہاں عشقِ تو مارِ اہست
 ای ز گلِ رو تو بلبلِ جانِ در فقاں
 رویِ تو آرامِ دل و زلبِ تو کامِ دل
 راحتِ جانِ رویِ تو مستلِ از بو تو
 صبرِ بکنِ ناشی یارِ تو آید مبر
 آہ کہ در سینہ ام عشقِ تو صد داغ داد
 پیشِ رخِ ہجو مہ آئینہ سالِ گم شدم
 محو جالت شدم ہستیِ من تو شدی

عشقِ نہرا شہِ زور و دلاور جانِ من
 عشقِ تر شدہ دینِ من بہر تو ایسا دین
 کہ بہ از دامنِ تو جانِ پریشانِ من
 آہ کہ چشمِ کستِ این ہمہ پیمبانِ من
 ہستیِ تو من آمدہ زندانِ من
 نے تو شدہ آتشِ کدہ سیدہ سوزانِ من
 با این چوں ماہِ شوشِ شہستانِ من
 شورشِ مہرِ خستِ آمدہ بہ جانِ من
 بیتو زندہ سرِ دلِ الہ و افغانِ من
 مویشِ من یارِ تو ہو تو ہو مالِ من
 شد ز تو عمرِ کدہ کلبہ احزانِ من
 چند کنی یارِ بد رویِ دلِ نازانِ من
 رشاکِ گشتاں شدہ سینہ سوزانِ من
 محو جالت تو شدہ دیدہ ہمہ سیرانِ من
 آنِ تو گردیدہ ام تو شدہ آنِ من

پس چشناسم بگویمیت تن بهان من نیست بجز تو کسے ظاہر و نہان من موجبکن از وجود ظلمت امکان من	چوں ز درون و بر دل گشته بر محیط ای ز عدم تا وجود دین ہم غیب و شهود نور قدم از یقین و ہم حد و ثم . بر
--	--

احمد شیریدہ سر بے رخ تو در فغانست
بلبل خود را مسوزای گل خندان من

ایضاً

آہ از جانم بر بود آرام من شعله زوار حسن خود در جان من او ہو روح مست و جهان بچوں بدن سز عجیب انداخته مشک غنن گشت دین زاهدان را را ہزن تو بخوبی ہنچو شمع اجمن ہست چوں گل بانگ بلبل در چمن جان من دارد شعرا سوختن	ماہ روئے سرو قدی سیمتن آتشیں رخسار و آں رشاک چمن او چو جانست و دل من ہنچو تن از شمیم زلف آں جان ہماں آہ غمار آلودہ چشم پُر نہ سحر ای جمالت راحت روحانیان نالہ جانم بہ عشق گلر خاں پیش شمع حسن او پردانہ و شش
---	---

<p>بچو لاله داغ با دارم بدل دود آہ من ز گور من نگر سر کیتا یَش جانم را رها ند گر نشینی بر سرِ گورم دے</p>	<p>در غم آں روی چوں برگِ سمن آتش دارم نہاں ز پرِ کفن از نقدِ با و فکرِ ما و من باتو گویم از زبانِ دل سخن</p>
<p>جان خود را کن فدای احمد حسین بر جلالِ پاکِ آں روئے حسن</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>جانم بلبِ بہت از عشقِ خوباں چوں چنگِ لیثم از غمِ خمیدہ غارت بکرده دین و دلِ من از دودِ عشقِ این گلِ عذراں رویش بدیدم چوں من نمرود آمد ہریشم با حسن و خوبی ہستی چو نوز چشم و دلِ من</p>	<p>کس درو مارا کردہ نہ دریاں پیرم بکرده عشقِ جو اناں ایماں بہرہ ہم نامسلمان ہستم چو بلبلِ با آہ و افغان نہیں سخت جانی ہستم پشیمان بر بودہ امن عقل و دل و جاں جایت ببادا در دیدہ و جاں</p>

بشکن بیاوده پند آر تقوی و عشق بازی و شاہ پرستی جام برندی و در عشق بازی	از جان ز اہسانی مستان رسوا شدم من چون شیخ صنعاں از زہر برگشته بشکستہ پیاں
--	---

در روز میثاق احمد بدادند صدور و مارا این عشق خواباں	
--	--

ایضاً	
-------	--

بروہ قرار و شکیب از دل از جان ہوں جلوہ حسن تباں تاب رخ مہوشاں راحتِ رفیع و رواں قوت بہ نازاں دیدہ مشتاق را نورِ جاسش بود سجدہ گہ عاشقاں طاقِ خم ابر و کش آنکہ دل و دیدہ را نور و سرور آمدہ نالہ بلبل از و خندہ نہان گل ازو در خم جاں جوش ازو دل ہمہ پر جوش ازو	دادہ بعشاق خویش نالہ و افلاں ہوں دودِ دل عاشقاں ہم دل بریاں ہوں روشنی دیدہ با نورِ دل و جاں ہوں مقصد و لماست او از روی جاں ہوں قبلہ جانِ دل گبر و مسلمان ہوں روح و روانم ہوں جانم و جانان ہوں درچین آمد بہارِ خوبی بستاں ہوں جوشش بادہ ہوں کتی ہستاں ہوں
---	---

<p>ہر دل گم شدہ آمدہ عشق و لیل مست کرب چاشقانِ نرگسِ محمود است دشمن زہد و دمع خرقہ در ز اہل قوت و دمع و دہانِ نوری و انصاف</p>	<p>وز پے عشاقِ خویش آمدہ برہاں ہوں تیر زندہ و دل از غم زہِ خواب ہوں روایحِ حسنِ تہاں غارتِ ایمان ہوں ہستی ہر وہو ہاں ظاہر و پنهان ہوں</p>
	<p>آنکہ دولت سوختہ ز آتشِ سحرِ خویش احمدِ محزون نگاہِ گستاخ ہوں</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>پیشِ بخشِ ام چو آئینہ حیراں ربودہ و لم شوخیِ حسنِ خواہاں ز بیتابیِ عشقِ پردہ و دریں بد و دریئے خانہِ مہاں طلب کن کسے مہر را جز با بے نہ بیند ز بنیدہ کیسے روح را غیر از تن و روینِ نکالِ شدہ نہاں لامکانے</p>	<p>چو مہرست خیرہ از و دیدہ جہاں جمالش زندہ شعلہ و درخسین جہاں شدہ فاسق از وی ہر را نہ جاناں درین خانہِ جسمِ حسنِ ست مہاں ز برقِ بخشِ غریبِ جانست سوزاں جہر گشتہ پید او جہاں گشتہ پنهان و جوب آمدہ روح و شدہ جسم اسکاں</p>

چو بخت است انجانش این شور و خفاں	شد از عشق خنہ پرده را از حقیقت
	کسے حسن را غیر صورت نہ بیند ازین بینم احمد رخ دستاں
	ایضاً
<p>بناز میر و آں جانِ عاشقاں را ہیں فغانِ نالہ پرورد و بلبلاں را ہیں ہے سو باغِ بیا حسن آں جواں را ہیں شرابِ عشق کش و جلوہ بتاں را ہیں ز خونِ دیدہ ن زخمِ ہایِ جان را ہیں بہارِ سینہ سپر تیرے کساں را ہیں ز بادۂ توجہ شد حالِ میکشاں را ہیں بیا و حالِ شیدانِ و کشتگاں را ہیں تو کج ادائی و دشمنی و نازاں را ہیں فخادہ اندر خود رفتہ پیچود آں را ہیں</p>	<p>بیا جمالِ دل افروزِ دستاں را ہیں بہ عشقِ روی تو دگر گشتنِ ای گلِ خداں سہی قدی کہ شدم پیرِ دُشمِ عشقش بیا بہ مجلسِ رنداں ز زہدِ توبہ بکن ز غمرہ تیر زدی در و لم خفاں ای ترک بیک نگاہ دو صد زخمِ می ز نذرِ جاں نہ سر باند و نہ دستار سا قیاد و ہر زم بکویِ تست رواں خونِ عاشقاں چو خیل پری رُخنی کہ دلِ خلق پا نمال بکرد ازاں شراب کہ دادی بچاشقاں ساقی</p>

<p>بہشت تو دل عشاق بہت خوار و خراب از ان غمی کہ بہشت تو بہت دہل من بہشت تو شب و روز است جاں لبزد و گداز طہاں بجاک و بخول گرد کوئی تو خلق زوست ساقی مہر و بگیر جام شراب از انہا جمال کہ جانہا ہمہ فدائی دیند بہشت یار اگر یکدمے شوی بہ خود</p>	<p>فغان ناکہ وزاری بید لاں را ہیں چو ابرگر یہ ہیں چشم غشاں را ہیں بسینہ دست بنہ ہیں دل طہاں را ہیں بیا و خوار می عشاق نیم جاں را ہیں بر آں نعرہ زول حسن دلہاں را ہیں نشان حسن جہاں سونے نشان را ہیں تو در مکان دل خویش لاں کاں را ہیں</p>
<p>فقط توئی نہ دریں حزن مبتلا احمدؔ بیا و در دو غم و سوز عاشقاں را ہیں</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>جانم بر فتنہ در عشق جانان شام و سحر گاہ عشق آں گل ایں اشک چشم دین آہ سہروم تا کہ بنالم کیں بُت بشوحنی</p>	<p>تن ماندہ تنہا بر صبح و بیجاں ماندہ بلبل و ایریم افغان تا فاش کہ وہ اسرار جانان ہم دل بہرہ دزدیدہ ایماں</p>

<p>خونم بخوردی کشتی به غمره ساقی بباده جانم رہا کن مستم چنان کن تاسم بی اہم در روز اول مار اہد او نہ ساقی ستان شش سبار و جانم رہیہ از زند و تقوی جانم رہیہ بزرگستہ</p>	<p>تا چند این جور کما سلسل از بند عقل طبع پریشان تا کیست خندان تا کیست لیا رندی وستی و این عشق خوباں زاہد چو آید در بزم رنداں دیدم چو چشم ساقی مستان از ننگستی و از خود ستاں</p>
--	--

احمد چہ گویم شرح جالش
عالم چو بہتست او بہت چوں جاں

ایضاً

<p>از رہ جانم بکف ساقی گلندار من گلشن چہ جمال تو حسن تو نہ بہار من ز آتش عشق سوختم تا بکجا فغاں کنم پیرخ رشک ماہ توسیل زخوں رواں شدہ</p>	<p>تا ز شراب ناب خود و بر سنگمہ غار من شد لب لال نوش تو بادہ خوشگوار من راحت جاں ہر آنکہ بود بدہ ہوں تزار من صبر نمی کند دی و بندہ اشکبار من</p>
--	--

از غم و درد و عشق تو ناله جو بلبلان کنم
 ای دل پر غم و الم خود تو بگو کہ چوں کنم
 تاز سنان غمزه اش زخم بر زخم خورده
 زار و زار گشته ام از غم عشقت ای صنم
 در نگری بچشم خود آتش و در دینہ ام
 خاک رہت بگشته ام از پے آنکہ یکدی
 عاشق و زندومی کشم مست و خراب ز اہدا
 ز آتش عشق و شعلہ اش سوخته ام چنانکہ تا
 بر رخ خویش دلہراں داغ غلامیش زوہ
 ہر دم و لحظہ نو بہ نو خود ز درون و از بیرون
 جان مرا ہی کشد ہر طرفی کہ خواہد او
 چونکہ میل جان خود آفت عشق میخیزم

بیرخ خوب گل داشت گشتہ خزاں بہار من
 بر لب من سبیدہ جان منہ آن نگار من
 طاقت منبط تا کجا دای و دل نگار من
 چوں کنی ترحمی بر من وصالی زار من
 گر تو گئی گذر کنی بر لب و در غار من
 کہ قدمی نمی بر آں برسہ و پد غبار من
 زہد و ورع گئی مجوز ز دل باوہ خوار من
 غیرت لالہ زار شد سینہ و انداز من
 رشک پر ہی رخاں ابو سن جمال یار من
 ناز و کرشمہ می کند بہر ز آن نگار من
 در کف خویش داشتہ ہوں منتہا ہر بار من
 آمدہ از برای ہر ہر من یا اختیار من

چشم بر اہم احمد تاکہ در آید آن نگار
 ز نشد و سگے ز حسرت انتظار من

ایضاً

با همه سوز دلبری آتشی به مقامی من
 ز آتش عشق سوختم او به خوش لقای من
 گاه دلم بسوزد و آتش حسن و خویش
 مرگ و حیات جان من در لب لعل آن پست
 در میر و بخون من غیرت و فکر ننگ نه
 از پی دفع ظلمت هجر تو و آتش جان غم
 بهر چه جو روبرو فارغیم ای چای جان
 گفتش ای حیات جان ده خبرم بر باز خود
 عشق بگفت بهر عاشق حراست آشیان
 طائر قدس نام من و عشق مقام من
 حسن و جمال در این مرآت خویش ساختم
 شعله طور آدم جلوه نور آدم
 ذات نیست نشان بر زم از جهان و جان
 ساکن ملک لامکان طائر قدس آشیان
 نه من و تو در آمد یابای منی تو ی

ناز و کشته هر زمان میکند برای من
 حسن و جمال خویش را جلوه بده برای من
 گاه قوول کند ز لب غم من بقای من
 هست جمال رو و در و من و دای من
 آتش عشق سوخته شرم من و حیای من
 هست خیال رو تو شمع من و ضیای من
 بهر چه بود و رضای تو هست همان رفقای من
 گفت بناز و در وجود نیست کسی و رای من
 بر تر از این جهان بود و سر من و فضای من
 بهر تفرج آدم من بود و سرای من
 گشت عیان در آینه ذات من و لقای من
 رونق روی دلبران نیست بجز نبای من
 غیر ز آتش است آب من و هوای من
 بر تر از همه حجت بهجتی است بجای من
 عین منی باست او هم منیش و رای من

بہر تو پہچو احمدی کم دور فائدہ از وطن
نیست دریں دیار کس غیر تو آشنائی من

ایضاً

رنگِ رخِ دلبرانِ رونقِ خواباں ہوں
باعثِ آسامِ جانِ مرہمِ زخمِ نہاں
ناتشِ حسنِ بتاں ہستیِ عشاقِ سوخت
و رسولِ لیلِ ہوں صورتِ عشقِ آمدہ
نورِ نظرِ آمدہ دیدہ یعقوبِ را
جلوہِ بہ لیلی بکرو صبرِ ز مجنوں رہو
آہِ دلِ بیدلاں آتشِ سوزِ نہاں
جلوہِ ہر رنگِ اوستا ہدیرِ رنگِ او
دیرِ رخِ خواباں نوازِ چہرہ برافر و ختمہ
درِ خمِ جانِ و دلمِ جوشِ زدہ پہچو
ہر جہتی را گرفت بر ہمہ گشتہ محیط

دو دو دلِ عاشقاں سینہ سوزاں ہوں
بہرِ بھیانِ عشقِ آمدہ دریاں ہوں
سوزشِ پروانہ و شمعِ شبستاں ہوں
زینتِ رویِ گلاں زیبِ گلستاں ہوں
جلوہِ حسنِ رخِ یوسفِ کنشاں ہوں
شورشِ سودا قیسِ جانِ پریشاں ہوں
چہرہ چوں زعفرانِ دیدہ گریاں ہوں
عاشقِ گم گشتہ دلِ دیدہ حیراں ہوں
دربِ عشاقِ باز ناہ و افساں ہوں
ساقیِ مہر و مہوں نعرہِ مستاں ہوں
ظاہر و پیدہاں باطن و پنہاں ہوں

ہست تجلی ذاتِ این ہمد اسم وصفات

غیر ندارد وجود عاشق و جانان ہوں

آنکہ یک غمرہ برونہ دلست احمد

ہست بیاع شود سرو خزان ہوں

الہی

دل ربودہ روح روئے دلبران

ہست جھنش قوت ہر ناتوان

ماہوہ جہیم از روح رواں

ظاہریت پابند در خرگاہ تن

باطن تو بہست در پیارے محیط

آنکہ گزانیہ قلزم را بخیر نہیں

چوں بخواہ خوش و آئی ساعتی

مثل پس عالم تمامی کائنات

اندرون ذرہ پہناں آفتاب

از ہوا محتاج است حیاء آدمی

ماندہ دتن وائی این جانِ طپاں

واں لب لعلش حیات عاشقان

ہست جانِ ماتن داو جانِ جاں

سایہ آمد روح تو در لامکاں

گو ہر ذات تراحت ست کاں

شرح آں قطرہ کہ آمد در بیاں

تو در وان غولیش بینی یک جہاں

بینش در غولیش بیشک و گماں

شد سلیمان در پس مویں نہاں

تازہ پیدا ہست در تو آں لہاں

مبدۂ عالم بود حق ہم معاد بہر ہر اسمی سے ذات اوست	اسم تعبیر لیست این جان و جہاں ہست در ہر صورتے اور انشاں
اد چو قلزم ہست و ماہیچوں جناب جملہ عالم احمد ایک موج داں	
ایضاً	
خواست تا ظاہر کند آں شہ کمالِ خوشنیتن ذات آدم را برایِ خود یکے آئینہ ساخت آہنہ آنکہ جانِ آدم با ہمہ صنیع عجیب آں جمالِ کو نہاں بودہ ز چشمِ خویش ہم آدمی زادہ ز حالِ خویش غافل بودہ است ہر کسے بر عادتِ خود این جہان آں جہاں ہر چہ آید پیش تو از خوب و زشت و نیک و بد بیخبر ہر دل ز فکرِ ماضی و مستقبل است	آمد و رفتے کشیدہ بر مثالِ خوشنیتن تا بہ بیند اندر حسن و جمالِ خوشنیتن شکل مایید کند اندر خیالِ خوشنیتن گشت پیدا با ہمہ جاہ و جلالِ خوشنیتن مبدۂ خود کے شناسد ہم آلِ خوشنیتن کارانی می کند حسبِ خصالِ خوشنیتن غنی و حقواں مرا و راہم نکالِ خوشنیتن ریند و شب معروف میماند بحالِ خوشنیتن
بنگ افیوں خورہ احمد کرتا ہنوت نماز	

بجز از اهل ہستی ہم آملِ خویشتن

ایضاً

و بے جا می گلزنک داده ساقی ستم
 رستی با او تعلم رفت و نیز پوشش من
 بریل از خیش رفتم آنچنان خوش آں بادہ
 از آن بادہ کہ خوردہ در ازل ایں آدم خلکی
 بزور بادہ اش بار امانت را شدہ حامل
 باین قضت باین صحت کہ دارد اندایت خود
 وجود او عجب عجوبہ ملکوت و ملک آمد
 ہزار سال حج بر خیزد ز فکر و از تلفظ ہا
 پیر تا اینہ اسماء است یا اندر و گنجد
 شامای کہ گفتم خود بپائی اہل قرب آمد
 چہ آن عالمی کہ ماندہ خوار و دودل اندہ بود خود

بگشتم مست اندوی تا ماندہ ہوش من ہا ہا
 زودہ صد جوش ہچون آں می درخیم این ہا ہا
 کہ تا علم ماندہ از خود و از کفر و از ایمان
 کز وجہ ملک ہستند اندر سیر و حیران
 ملک بعض و سہا کز وی تہمتہ سندہ و لرزان
 نہ چون رشک و بر جان خنجر خورد و شیطاں
 و دہ عالم جمع گشتہ در نہاد حضرت انساں
 سیر ہو نہ کم کرد عجب بحریت لے پایاں
 خزینہ بے تمنا ہست ویرا اندرون ہا ہا
 نہ از بہر کہے چو خستہ زخمی تہ پایاں
 و درین عالم در اں عالم بے حسرت خود و برعیاں

اگر احمد ذیل تو نار سیدہ تا بوصل او

ز ہجرش تا ابد سوئے باندگی توں از چو پ

ایضاً

<p>مہر تو آمد چو جان اندر بدن نہیں مئی آئی درونِ چشمِ مہن ز اکملہ تہ نہاں شد مئی ماؤ من جلوہ گرا بچوں بہار اندر مہن ہم در عشاق باشی فخرہ زن از تو در پروانہ ذوقِ بختن غبنی چید ز نو بہ گِ سخن ہمچو شمع رونق ہر انجمن</p>	<p>ای حالِ الت ز نورِ چشمِ من چونکہ تو بانی نہ بیند کس ترا لامکاں جویندہ کے یاد ترا رونقِ گلہا و عشقِ بلبل نہم توئی گلگونہ حسنِ تہاں حسنِ شمع از جہالت تابش گل ز سنت جلوہ وزویدہ است ای حالِ الت ز نورِ چشمِ عاشقان</p>
---	--

ہمچو بلبل جان احمدؔ بہ سختی
ز آتشِ شوقِ اسی گلِ خندانِ من

ایضاً

<p>قدسیاں شیدا شدہ بروئے تو کار سازانِ قضا پر بستہ اند از ازل بر جملہ ارواح و قلوب از سرائرِ روحِ قدسی آمدہ مضطرب گشتہ بیدرہ جبرئیل بر درت عشاقِ محو و بچود اند ہستی عالمِ تویی ای ترکِ مست دل شدہ در دامِ زلفِ تو اسیر</p>		<p>شیفتہ روحانیاں بروئے تو ہستی عالمِ بتارِ موئے تو منبسط گردید مہرِ روئے تو اندزیں عالمِ محبت و جوئے تو در شامش چوں رسیدہ بوئے تو بہر ایشاں لامکاں شد کوئے تو ہستی وہی ماہند روئے تو شد کفنِ دِ جانِ خمِ گیسوئے تو</p>
	<p>احمد از جاں تشنہ دیدارِ است ہست آبِ زندگی در جوئے تو</p>	
	<p>ایضاً</p>	
<p>آتشِ ہجرمِ سوختِ شربتِ دیدار کو مست بنوئم کنول از نیرِ سودائے عشق جان و دلم سوختہ آنکہ بنار و جمال</p>		<p>آنکہ شیکیم ربود آں بتِ عیار کو کاکلِ دلدار کو سلسلہ یار کو شعلہٴ حنش کجا آتشِ رخسار کو</p>

عاشق دلدادہ پہچ نہ تر سرد بجاں پیش تو استادہ ام تیر بزل غمزہ را عاشق دلدادہ ام فارغ و آزادہ ام این لہ گر گشتہ ام طاریے آشیانست گشتہ دل من طول زین ہمہ زہد ریا حسرت ساقی دی پشت دل من شکست دعویٰ زہد و صفا، هیچ بکن ز اہدا موسیٰ جاں آمدہ بر سر میقات ستون ساقی روز ازل انچہ ز صہبا بداد	شکر گشت آویدہ ام تیغ و سر دار کو خون دلم جوش زند ویدہ خونخوار کو سینہ سپر کردہ ام غمزہ دلدار کو تا کہ کشیم کند کاکل حصار کو آں بت عیار کو حلقہ ز نمار کو خوار و خرابم کنوں خانہ خمار کو روشنی دل کجا جان پُر انوار کو جلوہ دلدار کو وعدہ دیدار کو جان ہمہ مست شد یک دل ہشیار کو
---	---

از رہ سمع و بصر و دل و جان احمدؔ
جوش نہ ند سحر حق محرم اسرار کو

ایضاً

خود خویم عشق خون آشام تو آرزو دار و دل شیدا سے من	بر د آرام رخ گلفام تو تا دہم جان اے صنم بنام تو
--	--

کاکلِ شکیں شدہ نہ بخیرِ دل روح و جانِ عاشقاں بادا فدا بہرمن از صد ثنا خوش تر بود آرزو دارم ہویتِ جانِ دہم کے نظر آرد سوئے حورِ جاناں قدسیاں اندر رکابِ تو دہاں از نیاز و صدقِ دایم ہر وہ تو بن چرخِ ست گزشتہ و حروں تا قیامت بر نہ گردد ہوشیار دائما از خسر تہ زہدِ ریا	بستہ جانم حلقہائے دایم تو برجبالِ پاک خوش فرجام تو ازہ ناز اس صنم دشنام تو سویم آرد گر صبا پیغام تو عاشق و لداوہ ناکام تو از مکاں تا لامکاں کی گام تو طوف می آ رہے گردِ بام تو لیکہ دایم ہست جاناں رام تو ہر کہ خوردہ جرئہ از جام تو ننگ داد عاشق بدنام تو
گشتہ احمد چناں رسوائے عشق گم شدہ تا جملہ ننگ و نام تو	
ایضاً	
آنت جانِ میدانی ہست مالِ رب تو	بہر جنوں حائقاں مطلقاں است تو

عشق تو ای حیات جانِ مہربانت و مست
مست و خراب جانم از زنگسِ پر خارتست
سجدہ ز اہداں ہمہ ہست بسو سنگِ خشوت
گر سحری در آورد بوی تو سوئے من صبا
شورِ جنونِ عشق یافتہ حسنِ روئے تست
قبلہ جانِ ہر یکے چونکہ جلالِ روئے تست
تافتہ مہرِ حسنِ تو چوں بدرونِ جانِ من
ایں دلِ ناشکیبِ من گشت زبونِ خوارِ عشق
شوقِ جلالِ پاکِ تو و متنِ من مثالِ روح
از چہ پسند سیکنی اسی مہرِ من ہلاکِ من
ایںکہ عجمِ عاشقاں بردار تست ساقیا

قبلہ ماست روئے تو کعبہ ماست کوئے تو
دائم دست بہرِ طرہ مشکِ بوئے تو
سجدہ عاشقاں بوسوئے جمالِ روئے تو
از رشوق و طیفِ لعلِ ہاں بدہم ہوئے تو
بہچو پست از لہم نالہ ہائے دہوئے تو
موسیقی گہرا ازین سجدہ جاسوئے تست
آئینہ سالِ ہجرتِ تم پیشِ جلالِ روئے تو
آہ و فغاں ہی کم بہرِ رخِ نکوئے تو
ہست بسا جانِ نیاں دلم آرزوئے تو
سوختہ جانِ عاشقاں سنگِ ملی و غوئے تو
بادۂ بخودیت چوں درخورد سہوئے تو

گرچہ ز شعلہ ای عشقِ احمد دل شدہ بخت
لیکہ ز جانش کم نشا شوقِ تو جستجوی تو

ایضاً

<p> سوخته ہستیم چنان تاکہ نامد تار مو شور جنوں عشق من ہر طرفی ست کو بکو خوار و زبون گشتہ ام از پئے آں رخ نکو سلسلہ جنوں من کاکل شت مشکو طرہ مشک شای توچوں رسی ست در گلو آنچ چشم من رواں شد ز غم تو ہنچو جو چونکہ نیدہ رخ نیست ترا خبر ازو آمدہ ہیر تم پیش گفت مرا کہ انصو برو شکیب و صبر من حسن جمال ماہ رو ہست ہی رنجے نہاں زریجنوں ہای ہو بر کرم و عنایتش اے دل خستہ شکر گو اینکہ بحس در آیت ہست تمام سہ ہو </p>	<p> شکلہ زو جان من برق جمال و حسن او دشت جان چن قیس شترہ شترہ است عشق تو از دم برود خواب و نور شکیب من نگہت زلفت ای پری ست بکروہ جان من بتہ دامت ای صنم از در تو کجا روو سیل شرک ویدہ ام چو ش زدہ ز جان دل از سر کوزہ ادا طعنہ مزین بر عاشقاں نعرہ ہای وہوئی من تا فلک رسیدہ بود نئے رخ خوبت ای صنم در دل من قرار نے نالہ من مہین من اینکہ جہد از یں دہن یار تر از غم نہاند سوی خود ترا بخواند خلق تعلقت بود صورت علم و وہم تو </p>
---	--

مہر مہنہ بریں دہن بند بکن در سخن
باش خوش احمد اختم بساز گفتگو

الینا

جانها بشفقت دالہ دوما ہمیشہ پیدائی تو
 خلقے بشفقت بتلا جانها ز عزم اندر بلا
 پیشِ حالِ تقدیریاں حیرت زده آئینہ سال
 حسنت حیا عاشقانِ مہر روانِ بیدلاں
 مانند مجنوں عشق تو عقلم ربو و دہوش من
 چشمِ خارا لوده ات خجانه مستی شده
 از ناز امانِ جانِ بہار کِ دل میردی
 در عشق تو ای جانِ من آشفته و برگشته ام
 مانند مجنوں پیچ و دجیراں شده در عشق تو
 مدہوش شد عقلِ دل از بادہ دیدار تو
 اچیل عشقش سوختی اندوه با اند و خنی
 ہر عشقی گم گشتہ دل یک گوہری انکان بست
 از فتنہ ہائی چشم تو عالم ہمہ بہم شدہ
 غور شب و ماہ و مشتری و طون گرد خاہ ات

کس نیست در غمی حسن ای ماہ من بہتائی تو
 در ہر دلی غوغائی تو در ہر سرے سودائی تو
 جانِ سوال عاشقانِ خاک اند زیر پای تو
 اندر دل ما خاہ ات در دید ہا شد بجائی تو
 رسوا کردہ کو بکو عشاق را سودائی تو
 تا گشت جانِ عاشقانِ محمور زان صہبائی تو
 پامال جانِ عاشقانِ کردہ قدر عنائی تو
 بر بود آرامِ دلم ای مہ رخ زیبائے تو
 تا این فلاطون خرد گم گشتہ در صحرائے تو
 جانها حیاتی یافتہ از حسنِ سحر افزائے تو
 ہر شب رو د سو فلک این نالہ و ہیمائے تو
 ہر ہر روی جانِ باختہ باشد در یکتائے تو
 پر سحر و افسوں آمدہ آن ز گسِ شملائے تو
 زہرہ بجانِ تانے خرد از قبہ میسنائی تو

احمد دل تو سوختہ از شعلہای حسن او

آتش زده عشق بخش اندر همه کالای تو

ایضاً

از چشم عاشقان بچه خلوت گزیده
ما از جنون عشق گریبان دریده ایم
منم مکن ز عشق بتان زاهد که تو
چون خویش زنده کن دل بانیزای صبا
رخ را بمن نمودی و عظمم ربوده
از عشق تو نجات نباشد گمے مرا
ای مرغ قدس عشق زیا رم خبر بگو
حسنی که بود راحت جان و لبت کوی
اسرار نفخ روح ز عشقت شناختم
از دل خیال بگو تمامه اچون بدر کنم
مانند روح و عشق و پیا صورت جمال
ور آدم آغختا که پری میشود نهان

در دیده ام بیا که مرا نور دیده
تو پرده صبری بجایم ز دیده
شاید جمال و لبر مار اندیده
بوی ز پیرهن بت ماگر غمیده
سودا و صد جنون بسد من دمیده
مانند روح در رگ جانم دمیده
زیر که قرنها سوئے باشم پزیده
از در عشق جان بلب از وی رسیده
تا مهر خود چو روح بجایم دمیده
بچون پری بجایم جسم خرنیده
ای نازنین بگلشن دلها چمیده
همستی دو کون تو خلوت گزیده

همدی که کرده بره عشق احدا
صد شکر کن چو بر در جانان رسیده

ایضا

بهمچو بلبل دل شیدای مرا سوخته
چشم را کافری و سحر در آموخته
تو که صد خوبی و صد حسن براندوخته
شعله بود که در جان من آفرودخته
دیده احوال ما باز نمط دوخته
ای دل شیفته یاد آر که بفرودخته
آه نان حسن که ز روی خود آفرودخته
از پی سوختن جان من آموخته
جان بیمار مرا طرر نمط سوخته
غمزه راه زنی دین من آموخته
آه ای عشق که تو جان مرا سوخته

ز آتش حسن چو گل چهره بر آفرودخته
فتنه دین و دل من نگه ناز تو شد
ما دل شیفته در عشق تو بفرودخته ایم
خبر من بهیتم از برق جمال تو بسوخته
جلوه کردی که در دین نظرم جز تو ماند
مثل منصور سر خود به بهای حسنش
بماشای جمالت دلم از دست برفت
از که طریقه ستم و شوخی دناز و غمزه
ای پیرو بیک جلوه حسن رخ خویش
ز بهدلقوی بر بودی بنگا به زوالم
آه ای در محبت دل من خویشی

یا چو آئینہ بہ پیش رخ تو حیرانم	توبعد جلوہ و صد ناز رخ افروختہ
دل و دیں مذہب ملت ہمہ بفرختہ	یکے غمزہ جادو نظر اں ای احمر
ایضاً	
<p>وادم چہ شوق آں یار دلخواہ در عشق جانان جسامت بود گر شاید کہ پائیش افتد بچشم نئے جرم کشته دلدار مار از درد عشقت خون می خورم من گاہے نہ ہر سی از حال زارم دیوہ جمالش از خویش رفتم ان شہ اہم دہ ارغوانی از عشق خوابان منم چہ سازی از فرط نشہ صہبائے عشقتش</p>	<p>سوزی و دودی و دودی و صد آہ لیکن نگردم از مهر آں ماہ گرد و سر من تا خاک آں راہ زین خون ناعق در خلقت انوار رحمے بہ مسکین ای شاہ شد با کہ بگویم زین درد جانکاہ آمد بہ پیشم چوں یار ناگاہ گرد و خرد را تا قفسہ کوتاہ زین دیو رہزن اعوذ باللہ عقلم زستی افتادہ در چاہ</p>

<p>از بوی زلفت بدست گشتم جام بربندی از عشق و مستی هستی عاشق در پیش جانان پرسیدم ای جان بایت کجا گفت مطلق گرفت رنگ مقید روے مجرد گرفت جسم</p>	<p>سویم چو آورد باد حسره گاه از راه تقوی گردید گسره راه جرم عظیم است استغفر الله و هستی کون داریم حسره گاه آمد منزله در شان اشباه در شکل سمرنگ آمد شهنشاه</p>
	<p>اخم چه گویم از راز جانان دانا بداند یا جان آگاه</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>از نشانِ عنزه و تیر نگاه عاشقان بهر تجلی جمال از محبت خود جگر با آب اشک چشم را ز دل رافان کرد گل نخنده در چشمان و خوش</p>	<p>که دکار عاشقان چشمش تپاه بجویشی هر یک حیدر خواه عشق خوں کرده دل مرغان شد دایل و ز بانم و دوا ه حال بلبل در غم عشقش تپاه</p>

<p> بانہزاران نہایت آں رشکِ ماہ جملہ عالم چشم و او نور نگاہ اوچو سلطان ابدان چوں سپاہ اندرون جان ہر فردا است راہ جملہ دہانہ تختِ حکم شاہ بر قلوب جملہ افرادِ سپاہ منبسط شد بر بخوم و نیز ماہ پس بہ یکتائیش یابی انتباہ لوحِ سادہ پیشِ بے اشتباہ </p>	<p> جلوہ گردِ سینہا و چشمہا اوچو جانِ ست نہاں بچوں او مثالِ روح و قلوبِ عنایِ او تازہ جباری خود مر شاہ را نفسِ واحد بر ہند اں شد محیط روح چوں سلطان محیطِ آمد بفر نورِ رویِ تیرا غظم بہ ہیں گر نقد و بشکنی زاف او خلق گر شمارِ حرف از قیمت رود </p>
<p> برابر ادتہائے او احمد بہ ہیں کار ہا جارِ سیت در این کار گاہ </p>	
<p>الْبَيْتُ</p>	
<p> شوریدہ محبت یاریم آہ آہ مجنونِ عشقِ خستہ و خواریم آہ آہ </p>	<p> ماوالہ جمال نگاریم آہ آہ شیلایِ حسن ماہِ غداریم آہ آہ </p>

<p>دلدادگان سن نگاریم آه حسرت زده ز درد غم عشق دلبستم صدخم خورده ایم بجان از نگاه یا رسوا و خواهر از غم عشقتم کو بکو از گلشن جمال دل افزون نگار تیس و گزینش مانده چشم خویش یک لحظه جمال با آنرا آن نگار مانده غم محبت آن جان عاشق از آنست جنون محبت که در ستر مرچوم غم عشق چو تصور گشته ایم</p>	<p>دزد و دشت زار و زاریم آه آه افاده و دراز رخ یاریم آه آه دست در ترک مست شکایم آه آه وز مهر بایخته و زاریم آه آه دامنه افضل بهاریم آه آه از سینه تا که باز آیم آه آه در تان خویش صبر نداریم آه آه در سوز و در لعل نه داریم آه آه رفته بر و ن خوابت قراریم آه آه دزد و دشت و دیر و دایم آه آه</p>
<p>احمد چو عشق غربت و کسبت کشید ایم آواره ز شهر و دیاریم آه آه</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>ای زنده ز حسن تو آیین دل آرا می</p>	<p>همان بنده روی تو ایان رو که تو مولای من</p>

<p>دلہا ہمہ سہ تو چوں قبلہ نما گردان کے بتو نیم اسی جان گشتی چو حیات من خوش خیال تو چوں تافتہ بر خواب ہر روز بچشم من مد جلوہ ز حسن آری اندولت و دہداریت بر خویش ہی ناند زاندیشہ عشق تو خالی بنو و یک دل و روز در دل بن چوں عشق تو پنهانی اجی دلّت بیدارم دی عمرو فادارم بولیش پے مشتاقاں شہر ہر بن یوسف</p>		<p>چونت نکم سجدہ چوں کبہ جا نہائی جز از تو نہ بینم چوں نظر مائی بر خویش شدہ نازاں ایں سایہ زیبائی شہر خیال من چو صبح بردن آئی آئینہ نظر پر شد از جلوہ چو مینائی اجی جان ہماں چوں جاں تو بہ تنہائی وز حال بون من چوں مہر تو پیدائی بے روی تو بیارم وقت ست کہ بلذائی لعلش برواں بخشی اعجاز میجائی</p>
	<p>از جاؤ مکاں او اچھڑ نہ نشان کس داد ایں طرنہ کہ نام او شد شاہد ہر جای</p>	
	<p>ایضاً</p>	
<p>باشخ و ستمگاری افتادہ مرا کاری افتادہ من بسل در دست ستمگاری</p>		<p>خون جگر ہم خورده آں قاتل خو بخواری با جان پر از دردی با خاطر افکاری</p>

برده دل و دین حسن بت عیاری
 از شوخی و طعاری عشق آمده عیاری
 این عشق ز بدستی چون باد در وین خند
 از مستی عشق او بخود شده صد عاقل
 بر شمع رخ خویش جاں سوخته پروانه
 از غایت بدستی آن ز گس خموش
 ای ای که افتاده باں من بیچاره
 از شوخی و طعاری آن بت ز جمال خود
 برگرد سرائی او برین خاک طپاں حلقه
 زان ز گس بتان مست آمده بر جان
 چون لبیل شوریده جاں زو بفغان آمد
 سودای تو میدارد اندیشه ننگ دل
 ای بت بخدا حسنت شد آفت دین دل
 از شورش عشق او صد عاشق دل داده
 چون حسن رخ یوسف در هر طری اورا

شد گردن ایمانم در طلق زناری
 صد گردن چمن صفا در بسته زناری
 صد جوش بر آورده با چو خنم خاری
 خرقة بگرد کرده در خانه خماری
 چو گل بلبل از عشق زدا و خاری
 نگذاشته در مجلس یک عاقل و هشیاری
 در دست تو چون شمع خونی زنی و نو خاری
 اندر حرم و مسجد گذاشته دینداری
 یک زخم خور غم یک کشته دیداری
 در مستی بخواری چشمش شده خماری
 تا مثل گل رعنا دیدیم به گلزاری
 در عشق تو هر شهیدای سواد به بازی
 در عشق تو هر زاهد است است به بازی
 منمور منمور بخود آ و بخوبی برداری
 نقد دل و دین برکت به دست خریداری

جانی مرده چوں داری جانانه چو دیپائی گردیدگر و ما را هم خرقه و دستاری	دل خانه دلپرست را و صاحب این خانه از بهر یکی جامی در میگذرد و حدت
از کفر و هم از ایمان بگست و گستر چون عشق ترا کرده محو سرخ دل داری	
ایضاً	
دل ساقی چنانا کام داری دل عاشق بے آرام داری هزاران فل اسیر و ام داری تو صیاد عاشق بدنام داری بدان لعل که طمع خام داری دل پرده و خورشام داری که خنک چرخ را درام داری کجا بردای ننگ و نام داری بدل و عشق آن گلفام داری	می گلزنک چون به جام داری به عشق غمیش ای آرام جانها بطراری زلفت پر شکنها ز عشق خویش محویش بهر اندا بهام را و خویش جستن به عشق آنی ای جان محروم الا ای عشق تو آن شهسواری چو تو بنود در رندی چهار سوز چو بلبل در چمن گل با ننگ میریزد

	بچندی گردش ایام داری به عشقش نیک صبح و شام داری	و آید ساقی و جانست کندست تجلی روی او زلف استتارست	
		به عشقش ای جان احمد مسکن خود بر دل از کفر و از اسلام داری	
		ایضا	
	وز گریه خوں سحاب گشتی ای دل به محنت ناب گشتی تو فتنه شیخ و شاب گشتی از آتش غم کباب گشتی وز ناله دل رباب گشتی در عشق بتاں خراب گشتی در شرب بوترباب گشتی ای زلف چهره القاب گشتی ای هستی من حجاب گشتی	ای دیده ز غم پر آب گشتی از گرمی و لطف آتش عشق ای شبنم سحاب تا به شوخی ای دل بفران غم و بویاں چون چنگ خمیده ز غمها هستی چو میثم در خرابات ناک تو چو عشق داد بر باد بر خوبی حسن آن پیر و بر حسن جمال مهر و پیش	

ای باز چرا فُراب گشتی کنوں رقم کتاب گشتی از وہم کنوں خراب گشتی در صورتِ خود جاب گشتی میدان کہ تو بے حساب گشتی	نود از پئے غسل آرزو ہا بودی تو باصل لوحِ سادہ خود قذیم بے کنار بودی از موجِ زنی بحسبِ معنی ایں قطرہ بہ بحرِ او چو بردی
از گرمی و بچش و مستی عشق احمد چو خمِ شراب گشتی	
سیلِ انا شکستہ چوں چشمہ چوں داری سرودایِ غم و شورشِ مجنوں داری کہ بجایِ پرویِ شبلی ذوالنوں داری دوشِ می خوروی و نموریشِ کنوں داری بادہ آمیختہ ساقی تو با فیوں داری حسنِ مخفی کہ تو در آں رخِ گلگون داری چشمِ مخمور چہ پر سحر و پُر افسوں داری رویِ مانند گل و زگرے میگوں داری	ز غمازِ بگہ دیدہ پر خون داری ہوا می سنِ آن نیرتِ لیلِ ایدل درہِ عشقِ زربوایِ وازنگِ مترس از کفِ ساقیِ ستان کہ فدایش جانِ باد بیکے جرمِ گم شدہ و ہم دستار بلبلِ جانِ مرا آہ سوئے نالہ کشید بنگاہی تو بتا جملہ جہاں برہم شد پے شوریدگیِ عاشقِ دلدادہ خود

<p>پیش خویشد خوش ای دل من ذره صفت گرنیدی رخ او بر که تو عاشق گشتی جلوه حسن ل از رخ خوب تو عیانست آه بودی به ازل ای دلم آزد ز فیتد</p>	<p>از نشاط و طرب نفس چو گردول داری در بدیدی تو گواه و فعال چون لاری تو دین صرست چو معنی پچول داری تنگی نفس تو از کاف هم از نور داری</p>
<p>احمد از بخودی و حیرت گم گشتن خود مسکن خویش ازین کون تیر و دل داری</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>چو گلی بن مغبی بدوشم من در آئی چو نهال شوی ز چشم غم و درد من فزائی ز جمال روح پرور چون قاب بر کشائی بهار و لعل ز بی بکمال خوشمنائی به شمیم زلف مشکین اگر ای صبا صبا ز برای عاشقان نند حرمت حریم کعبه بدرون زگر خف و دونه را رفته داری</p>	<p>بری شکست صبرم بکمر مال دلربائی چو بدیده ام در آئی همه پوشش من ربائی هتما بظاقت من ببری بخوشمنائی ز جمال خویش جانان ل من همی ربائی چه شود ز کوی جانان بشام من در آئی بجمال خویش جانان که تو مرده و صفائی که بسحر و آفتون نادار خلق می ربائی</p>

<p>شب روز پنج بلبل بنگان و ناله های بهجت شو عشقت تو بگو که ام جائی بمثال نوز دیده بدرون چشما می چو شدی نهال های بهار منی و مای بمثال روح ای جان حقیقت عین مای تو ز چند چون دلی ز بهی های و رای پئے تسیر ذاتی تو بخیش عذر وای</p>	<p>چه تو رسیده اید که بخش روی آن گل بهدل بست نیناز جمال تو نشانی تو چو مع بهر جانها همه تن حیات جانی بنزدی آسمانها صفا ترا که یا بد تو قرب بجو جانی که ز دید هانسانی نه اشارت پیذیری به عبارت نه گنجی بمثال مهتاباں کاشده رو اش نورش</p>
--	--

بمثال آینه مشو جمال یار حیراں
 چه خوش است احمد ای تو چنین نمای رای

مکالمه حضرت نظامی گنجوی رحمته الله علیه

<p>میزوم ناله و فریاد و گس از من بخت نمود پاکه من به چاکسم به چاکسم در نه کشود رندی از غم نه برون که سر درج بنمود</p>	<p>دوش رنتم بخرابات مرا راه نمود باده به چاکس از باده فروشاں بیدار پاسی از شب چه شد بیشتر ک پاکتر</p>
---	---

گفت خیر است درین وقت کرا... را ہی	باعث آمدن بر در ما هر چه بود
گفتش در یکشا گفت برو هر نه گوی	کامدین وقت کسے هر کسے در نکشود
این مسجد که بهر لحظه درش بکشاید	که تو دیر آئی و از غفلت پیش آئی بود
ایجن ابات مغاست در درندال اند	شاهد و شمع و شمرباب و سکر و نای و سرور
هر چه از جمله هان اند دین جا حاضر	مورج اسی و گبر و نصار و یهود
گر تو غواهی که صحبت ایشان گیر ی	خاکپائی بهر شوتا که بیای مقصود

خمسہ جات فارسی اردو

خمسہ مرغزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

دل بدست پیکان مرگانت کنم	جان نثار ترک چو شجاعت کنم
گر بیانی شکر احسانت کنم	آرزو دارم که مهانت کنم
جان و دل سے دوست قربانت کنم	
سرخ کی ہو اگر تجھ کو تلاش	سہر وال عشق کا ہو خواجہ تاش
خود حقیقت کر رہی ہو راز فاش	ہیں قرأت کم کن دعا و شش باش
تا بخوانم عین قرأت کنم	

ای دل پر درد و جانِ بقیہ سار گر چہ ہے تو نفع میں زار و نزار
اپنی ہستی اُس صنم پر کر نثار گر تو ترک سر کئی مروانہ وار
بھجوا سہیل قربانت کم

بڑھ گئی جب حد سے میری بیکلی اُس مصیبت کو پھر اُن سے عرض کی
ہنس کے فرمایا کہ ہے غامی ابھی گر یقینِ دائم کہ بر من عاشقی
از جمالِ خویش چہ انت کم

جب ذوقِ عشق کی شورش ہوئی اور دل میں بقیہ ساری بڑھ گئی
اں پر پروئے ہدایت جھک کو کی گر یقینِ دائم کہ بر من عاشقی
از جمالِ خویش چہ انت کم

تجھ کو ہے دعوا، عرفانی بعلم حق شناسی اور خدا دانی بعلم
زہد و تقویٰ قربِ احسانی بعلم گر تو افلاطون و لقمانی بعلم
من بیک دیدارِ نادانت کم

احمد اکب تک پھرے گا کو بکو چاہناہ سایہ خاصاں میں تو
پس خدا دنداں دلِ اسرار ہو شمس تبریزی بھولانا بگو
و قتر اسرار دیوانت کم

حمنہ برغل وقت

یاس اندر جان و چشم زاری آییم ما غار اندر دیدہ وز گلزارے آییم ما
 بنامید از دولت دیدارے آییم ما درو مند از کوچه و لدارے آییم ما
 آہ کز دار الشفا بیمارے آییم ما

عشق بہر من بجا کم کوس بدنای خونت لشکرِ حزن و الم بر ملکِ جہان من تباخت
 وائی املِ عقل من سویلیم را کی ست خونت عشق مارا دافقت در کوئی امیرِ بدرست
 یار کم می خواند و بسیاری آییم ما

ای تکیہا کہ کبیر بار ہا ر طور ریخت شدتِ تابِ جمالش از چشمِ نور ریخت
 جوشِ عشقِ حقیقی رنگِ کو حور ریخت در سر من عشقِ شوریستی منصور ریخت
 پائی کو باں تابہ پار دارے آییم ما

آتشِ بے بود کزوی پار ہا ر طور ریخت قطرہ زالِ بادہ در کام من ہجور ریخت
 بودہ جوشِ عشقِ یاساقی می انگور ریخت در سر من عصمتِ شوریستی منصور ریخت
 پائی کو باں تابہ پار دارے آییم ما

از حضورِ حضرتِ جانان پریشاں بیرسیم ہچو بلبلِ بانہِ اسراں آہ و انخاں بیرسیم

نار اندر ویدہ و زخم گلسناں میرسیم
زخمی تیغ جفا از کوئے جاناں میرسیم
گل بہر داریم و از گلزار می آئیم ما

ایضاً خمسہ

نہیں تیرا گلستان بندہ میری آئیم ما

از درد و بکچشم زارے آئیم ما
شمع ساں گریاں زہریم یاری آئیم ما
پر خار از خانہ زارے آئیم ما
درد مند از کوچہ دلدارے آئیم ما
آہ کردار الشفا بیمارے آئیم ما

جو زخباں عاشقاں لے دل بے مہر ست
جس اندر دوزخ ہجراں مثال گہر ست
خون چکان چشم مرا آشوب بچوں ابراہن ست
عشق مارا عاقبت در کوئی ابو بقدر ست
یار کم نمی خواند و بسیار می آئیم ما

غمزدن عشق و شوق سلاطین ست
چشم مستش و دلم مستی می انگور ریخت
صدمت جان بن آں ز گس مجبوری ست
در سیر عشق شورستی منصور ریخت
پائی کوہاں تا بہاے داری می آئیم ما

خار غلہ ارگلشن گلزار بجاں میرسیم
خوار و خستہ از در سلطان خواں میرسیم
بے جمال و بخش او پریشاں میرسیم
زخمی تیغ جفا از کبے جاناں میرسیم

گل بسد داریم از گلزار می آئیم ما

تضمین غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل ہدف پیکان مرگانت کنم جان نثار زک چشمانت کنم
گرہ بیا بی شکر احسانت کنم آرزو دارم کہ مسانیت کنم
جان و دل اے دوست قربانت کنم

سینہ طور اند نویر رخسانت کنم دل بختی نگاہ احسانت کنم
محو جان خویش در شانیت کنم آرزو دارم کہ مسانیت کنم
جان و دل اے دوست قربانت کنم

مبتلا اسرار و ایمانت کنم سجدہ جاں سوئے ہر شانیت کنم
کعبہ دل عرش ایوانت کنم آرزو دارم کہ مسانیت کنم
جان و دل اے دوست قربانت کنم

سینہ مشرق نویر و لمعات کنم دیدہ مضطر شبہہ و شانیت کنم
جلوہ کن تافہ ارجانت کنم آرزو دارم کہ مسانیت کنم

جانِ دل ای دوست قربانت کنم

جانِ نثار سے راحتِ جانِنت کنم دل فدائے شاہِ خوبانت کنم
وقفِ ای مہ دین و ایمانت کنم آرزو دارم کہ مہمانت کنم

جانِ دل ای دوست قربانت کنم

از خمِ عشقِ نلامی نوش باش لبِ بہ بند و دیگِ شِش در پِوش باش
و ز شرابِ بخیودی ہوش باش ہینِ قنارت کم کن و خاموش باش

بگو انم عینِ تیرا نت کنم

ایکے تو بہ جان و بر تنِ عاشقی گاہِ برگہا و گاشنِ عاشقی
گاہِ بر خوباں پُرفنِ عاشقی گر یقینِ دامنِ کہ بر من عاشقی

انجہاںِ خویش حیرانت کنم

عاشقِ جانِ خویش و ہمِ عشقِ نگار راستِ ناید بہر یک کس این دو کار
عاشقیِ روحاںِ بجا ناں کن نثار گرتو ترکِ سہ کنی مردانہ دار

بہجو اسمعیلِ قربانت کنم

احمدِ تاجِ چند پوسے کو بگو تہر حق را از دلِ خاساں بہجو
نہنندایشانِ گریات ہو شمسِ تہر یزنی بہولانا بگو

دقیر اسرار دیوانت کم

خمسہ بر نخل واقف

پاس اندر جان و چشم زار می آیتم ما • خارا ندیدم و ز گلزار می آیتم ما
تا امید از دولت و دیدار می آیتم ما • درد مندا ز کوه دلد ای می آیتم ما

آه کز دار الشفا بیمار می آیتم ما

عشق بهر من بجا لم کوس بد نامی زوخت • لشکر حزن و الم بر ما کس بن بتافت
و امی اول عقل من روایتم را که شناخت • عشق را عاقبت و کوی او تیر رساخت

یار گم می خواند و بسیار می آیتم ما

آں غلی با که کیسر پارہ ہا ر طور ریخت • شدت تابہ جالش از چشم نور ریخت
جوشش عشق حقیقی رنگ سو جو ریخت • در بر من عشق شور میستی منصور ریخت

بای کوباں تابہ پارہ می آیتم ما

آتش می بود کز دی پارہ ہا ر طور ریخت • قطرہ زان بادہ در کام من مجور ریخت
بود جوش عشق یاساقی می انگور ریخت • در بر من عشق شور میستی منصور ریخت

بای کوباں تابہ پارہ می آیتم ما

از حضور حضرت جانان پریشان میسریم بهجو بلبل با هزاراں آه و افغان میسریم
 خار اندر دپره و زخم گلستان میسریم زخمی تیغ جفا از کوی جانان میسریم
 گل بسر داریم و از گلزاری آییم ما

ایضاً مخمفه

اندر دلبز چشم زاره می آییم ما شمع سال گریبان ز بزم یاری آییم ما
 ز خوار از خانه خمار می آییم ما درد مندر از کوچه و لدر می آییم ما
 آه که دارا لشفا بپایست آییم ما

بورغوبان عشاق را بے دل بهیشت جبر اندر دمنغ بهر امانت کبر ساخت
 خوار کجاست شیم مرا آن شوخ بهیچون ابراست عشق ما یا عاقبت در کوی او بقدر است
 یار کم می خواند و بسیار می آییم ما

غمزه اش خون دل عشاق چو ساطیر بخت چشم مستش در دلم مستی می انگور بخت
 در برب و جهان من آن گیسو خمر بخت در بر من عشق شورستی منصور بخت
 پائی که پا تا پائی داری آییم ما

خوار خسته از دیوانه جان میسریم غم از زلفش ناز از یک حال میسریم

از پانچو بلبل از خانه خمار می آییم ما

بے جمالِ روح بخش او پریشاں میرسیم زخمی تیغِ جفا از کویِ جاناں میرسیم
گل بسرداریم از گلزاری آئیم ما

دیگو تضمین

من بسودای غمش بخش سروکاری دارم و زنی زنگِ محمور خمار سے دارم
به تماشا می رخسار طرفه بهاری دارم قفسِ حبیبِ چرخ کوچه یار سے دارم
زمن و رخ نلکم روی گمانی دارم
از سرِ وحشتِ جاں در غمِ آں باره لقا مثل دیوانه دواں ہر طرفے سے سرو پا
تا در آید بنظر آں بُرخ پر نور و ضیا ہر مجنوں بہ تمنائے جمالِ لیلے
روز و شب چشمِ سویِ ناقہ سواری دارم

خمسہ بر غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

یو موسے روحم از دیدار شد مست چو طور از عشق جان زار شد مست
روانم از نئے اسرار شد مست دلم از باطنِ غبار شد مست
تم از صحبتِ ولدار شد مست

بیاساقی تیره ساغر بستم که من از ننگ و از ناموس رستم
 بجز بدوئی تو تو به شکستم نه تنها من ازین میخانه مستم

ازین می باچو من بسیار شد مست

ز بهمت عاشقان از خور هیدند زمستی خرقه هستی دریدند
 بجان جام محبت را خسریدند ازین می قطره پاکاں چشیدند
 جنیده و شبلی و عطار شد مست

ز جام شوق موسی گشت مسرور ز صهبای محبت مست شد طور
 ازین باده شده یعقوب مسرور ازین می جرعه نوشید منصور

اتناحق میزد و بردار شد مست

صلای ده حریفان را فروز خیز که آمد ساقی جال فتنه انگیز
 زمستی جام احمد کرد لبریز بروح پاک شمس الدین تبریز
 که ملا بر سر بازار شد مست

ایضاً منہ رحمۃ اللہ علیہ

از خاموشی مست مست بر شیا باد و می عشقت عقل رسوا بر سر بازار باد

جان ما از باد های مهر تو شراب باد فخر جمله ساقی بے ساغر ت در کار باد
چشم تو مخمور باد و جان تو خمار باد

مست و بخت و دل جام باد و دیدار باد واله حسن تو جان عاشقان زار باد
عقل از مستی عشقت بیخود ستار باد فخر جمله ساقی بے ساغر ت در کار باد
چشم تو مخمور باد و جان تو خمار باد

از خمار چشم میگوں تو دل شراب باد باد لعل تو جان خستگاران یار باد
فتنه چشم خمار آلوده ات بیدار باد فخر جمله ساقی بے ساغر ت در کار باد
چشم تو مخمور باد و جان تو خمار باد

جاں چو از مخمورهای عشق تو میبوش شد بوش و عقل از فطرتی بخود و مدبوش شد
عشق بچوں تخم باد و جوش اندر جوش شد ای نوشا نوش نیست پوششها بهوش شد
دی ز جوشا جوش عشق عقل بے دستار باد

باد عشقت ز دست ساقی جان می چشم و ز شراب بخود و جوش مستی بے چشم
اندین سخن غای عشق و های و بهی می او چشم سر کشیم و در خورشیم و بیکد گر امی کشیم
ای وجود ما همیشه جاذب اسرار باد

در کار میر و خیال جان مانچسده باد بهر دای سر سبز زلف او ز بخیر باد

عقل اندر بر غم عشق خوار سے تو قیر باد شاہِ خراباں میرا و عشق گیر باد

جانِ جاناں یارِ نابِخت و دوست یار باد

ای ہمایِ حقِ فگنِ برا ظلالِ خویش را وی سچ رویِ صرفِ کنِ کمالِ خویش را

وقفِ احمد کنِ شہا یکدم وصالِ خویش را شمسِ تیرِ بزمِ با تما جلالِ خویش را

جانِ مالِ زویِ تو پیوستہ بر خورد ادا

ایضاً

حمنہ بر غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

انساں روزیکہ عشقِ دوست جا کر دستِ دہانم خراباں جو دمِ فانغِ ز فکر دینِ دایم

برفتِ از دلِ دینم بحالِ خویش حیرانم چہ تدبیریِ مسلماناں کہ من خود را تمیلانم

نہ ترساؤ یہودی ام نہ گہم نے مسلمانم

چہ وفائیِ عاشقِ بیدلِ عشقِ جانِ جاش باد شہودِ جلوہ و بے عیشِ ادعیاں باشد

دلِ از فراطیقین گوید کہ بر ترا نکماں باشد مکالمِ نامکماںِ شہانہ نے نشانِ باشد

نہ تن باشد نہ جاش باد کہ باشد جانِ جانانم

ہر مل اندر تباں بستم ز قیدِ این آں رسم نہ یادِ بہت از بالا نہ فکری مانداں بہت

زستی و غربابیِ شیشہائیِ ننگِ بہ شکستم ز جامِ عشقِ سرِ سرمہ دو عالم رفت از دستم

بجز رندی و قلاشی نباشد هیچ سامانم
 چو پر شد از شمع مهر حق آئینہ من
 ازاں فرط تجلی شد لقیں در روح او شمع
 بر آمدنی تجا شایں فعال جان آں موتن
 ہوا لاول ہوا الآخر ہوا لظاہر ہوا الباطن
 بجز یا ہو و یا من ہو دیگر چیزے نمیدانم
 من اندوہمائی نامی پہچونے بنگرہی نام
 از دو ال انجہ می بینی تو از خال من و قالم
 چو دوستی دہد مارا چہ پرسی احمد احوالم
 الا یا شمس تبریزی چہ مستی دریں عالم
 بجز مستی و مدہوشی دیگر چیزے نمی دانم

دیگر

ایضاً خمسہ غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

شاد لا ہوت را چوں درد عشق افروز شدہ
 عاقبت آں گنج مخفی از در دل بیرون شدہ
 دیدن سخن خواست لیلی طالب محبوب شدہ
 تا چہ عشق بہت آں صنم را بادل بخوش شدہ
 ہر زمان گوید کہ چو نی اخیل چوین شدہ
 کشتگان عشق را روی صنم خوش نہنگیت
 بر شیدان محبت سایہ گشت آں پرست
 عشق چو حسن آں حسن محو عاشقی ست
 نام عاشق بر من اور از من خود صبر نیست

عشق معشوقم ز حد از عشق من افزون شده

نہ پُر از دہکائی آمدو از خود تہیست بہچو مجنوں کا ندرونش عکس لیلیٰ منزویت
سیاہ انکاری برین دیوانہ خود عاشق پرست نام عاشق برین داور از من خود صبر نیست

عشق معشوقم ز حد از عشق من افزون شده

میزند زخمی بجای تا مرد من افزون کند عشق را بگماشته کر غم دلم را خوں کند
خواہد آں لیلیٰ مرا کہ عشق خود مجنوں کند ہر زمان او کف خود را از دلم پیروں کند

تا ز دوست مست او خون دلم چوں شد

جلوہ ہائش ہوئی جہاں مرا مفتون کند وادی بہن دلم را سن آں بہچوں کند
طوریہم نہی طریقت صبر تھیں چوں گردوں کند ہر زمان او کف خود را از دلم پیروں کند

تا ز دوست مست او خون دلم چوں شد

عقل اندر راہ عشق خیرہ گم کردن پا عشق را شد بانگ بلبل روی گل مستی فرا
صوت خوش روی حسن بخشد طرب ہا روح را فدہ ہا اندر ہواؤ قطرہ ہا در بحر ہا

درد باغ عاشقانش بادہ وافیوں شد

خاک اہم رو حق شو تا ز انفاسِ خوشش زندہ دل از عشق گردی تا باہ شادان و خوش
عقل را کیوں کن احماد و انگلی دیوانہ دیش پیش شمس الدین تبریزی برو کز جہتتش

	مردگان کُنہ بینی عاشق و مجنوں شدہ	
	ایضاً منہ رحمۃ اللہ علیہ ۷۸۶	
چول پری ان پروردہ کا عینِ بے پروا شدہ	عکسِ خود در آئینہ دید و بہر ایں مفتوں شدہ	ای عجب سہری کہ لیلیٰ عاشق مجنوں شدہ
تاجِ عشقِ ست آں صنم را بادل پر خوں شدہ	ہر زماں گوید کہ چونے ای دلِ بچوں شدہ	
عشقِ محو دلبر آمدنِ محو دلبری ست	در میانِ ایں دو گوہر اتحادِ معنوی ست	ہمچو مضافِ طیس آہن بکد گرا مشتری ست
نامِ عاشقِ بہر جن اور از من خود صبر نیست	عشقِ معشوقم نہ حد از عشقِ من افزوں شدہ	
اندیزِ آئینہ عشاقِ یارب عکس کیست	یاد پری خود جلوہ گر شد یاد و عکس پرست	حیرت اندر حیرت تم کین عشقِ را اسرارِ حقیقت
نامِ عاشقِ بہر جن اور از من خود صبر نیست	عشقِ معشوقم نہ حد از عشقِ من افزوں شدہ	
یادِ یارِ بہر جاں جان مرا پر خوں کند	سیلِ اشک از دیدہ ام ریزد غم افزوں کند	ترسم از لیلیٰ اگر تین سودا مرا مجنوں کند
ہر زماں او کفِ خود را از دلم پر وں کند	تا ز دستِ ست او خونِ دلمِ بچوں شدہ	

سحر چشم من در بدل پری افشون کند
 بینش گم شکل چو شکل راجیون کند
 پیکر لیلی بگیرد تا مرا محسوس کند
 هر زمان که گفت خود را از دلم بیرون کند
 تا ز دست دست او خون دلم جیون شده

چون تخیلی کرد حسن از پرده غیب و خفا
 عشق بهیوش آمده مانند موسی ز آل لقا
 از طرب خود روح را گیسو شد بند قبا
 ذره ها اندر هوا و قطره ها در بحر با
 درد باغ عاشقانش باده و افیون شده

عاشق معشوق حق شود تا شود که همتش
 سر بلند از عشق گردی از چند از دلش
 مشرق حق احمد را باشی ز مهر طلعتش
 پیش شمس الدین تبریزی برو که ز جمتش
 مردگان کینه بینی عاشق و معجون شده

خمنه غزل احمد جام رحمه الله علیه

بلوه گر تخت ول سلطان ماست
 بر خورشید این دل ویران ماست
 داغها در سینه سوزان ماست
 مُهر در لبر این بر جان ماست
 جان ما در حضرت جانان ماست
 ای دل مخزون در جان درینست
 چند اندیشی ز دهر پُر گزند

ماسن ترسندہ مردانِ حق اند ایں زمینِ لپٹ و آں چرخِ بلند
برقرار از ہمتِ پیرانِ ماست

جانِ عاشقِ ہست چوں مجولتا باشد آئینہٴ جمالِ دوست را
پیشِ خورِ آئینہٴ شد پُرازِ ضیا گر کسے برہاں طلبِ دار و زما
نورِ حق در جانِ ما برہاں ماست

سینہٴ آئینہٴ ہائے پرِ صفا شد محلِ ہر تجلی و ضیا
چوں نہاں شد آئینی خورشیدِ را گر کسے برہاں طلبِ دار و زما
نورِ حق در جانِ ما برہاں ماست

آدم از ظلمِ پری محسوس و لا چوں نہاں شد فانی از نورِ خدا
رونیِ اجسم ز حوزِ گرد و فنا گر کسے برہاں طلبِ دار و زما
نورِ حق در جانِ ما برہاں ماست

عشقِ ادا نہر دے سر بر زوہ رویِ خویشِ راحتِ جاں آمدہ
صد چو مجنوں بر جالشِ شیفۃ دیدہٴ یعقوبِ نابینا شدہ
در فراقِ یوسفِ کنعانِ ماست

آہِ زانِ حسن و جمالِ دلکش گشتہٴ جاں پر واندِ شمعِ بخش

سربنہ برف زکولیش پاکبش احمد اسرارِ انداکن درش
سرفدا کردن رہ یارانِ ماست

خمسہ اردو بر غزل احمد جامِ حجتہ اللہ علیہ

آں بہتِ بیشیں لقمانِ ماست کہ جلالِ تانہ تر ایمانِ ماست
جلِ فنا گودلِ شادانِ ماست مہرِ دلبرانِ بر جانِ ماست
جانِ مادرِ حضرتِ جانانِ ماست

در تجلی آں مہ تابانِ ماست طور و شِ بخود تنِ قصانِ ماست
دادیِ ایمنِ دلِ ویرانِ ماست مہرِ دلبرانِ بر جانِ ماست
جانِ مادرِ حضرتِ جانانِ ماست

دامنِ خاصاں پکڑاے در و مند تانہ کوئی تجھ کو پہنچاے گزند
تیر حق ہے مروجِ اے ہوشمند ایں زمینِ پست دآں چرخِ بلند
برقرارِ اہمیتِ پیرانِ ماست

عشق اک سایہِ حسنِ یار کا جس پہ وہ مثلِ پری آکر پڑا
اپنی ہستی سے اُسے خالی کیا گر کسے بُراں طلبِ وارِ دوزما

لوہِ سخن در بیانِ ما بُرہانِ ماست

عشق کا ہر جان میں ہے ولولہ جاں نثاری ہے اُسی کا حوصلہ
اک فقط میں ہی نہیں ہوں شیفتہ دیدہ یعقوبِ نابینا شدہ

درفزاقی یوسفِ کنعانِ ماست

ای دلِ بیمارِ دیوانِ رنجِ کشش عشق میں آخر کہاں تک غشِ پخش
ہو تھارِ شمعِ رو پر دانہِ دُشش احمدِ اسرارِ فدا کن در رہش
سرفدا کر دنِ رہِ یارانِ ماست

ایضاً حمسہ اُردو بر غزل احمد جام رحمۃ اللہ علیہ

سوختہ جان و روانِ دیگر است مدد بیدلِ رافغانِ دیگر است

جاں کہ جائی اوست جانِ دیگر است منزلِ عشقت مکانِ دیگر است

مردا میں رہِ را نشانِ دیگر است

بویِ جانا تھی کہ وہ بانگِ الست جس نے دلوں کو دیا شیدا و مست

جان میں ٹھہری محبت کی نشست منزلِ عشقت مکانِ دیگر است

مردا میں را نشانِ دیگر است

جو بلای عشق میں ہو مبتلا دلیں ہو تیر نگہ جس کے لگا
اُس سے پوچھو درد الفت کا مرزا عقل کے داند کہ ایں رمزا نہ کجا

ایں حکایت را بیان دیگر است

دل ہی اک غلط مری میں آ گیا یا محبت کا جنوں پیدا ہوا
کوئی ہے جو دل کو ہیکل گر رہا عقل کے داند کہ ایں رمزا نہ کجا

ایں حکایت را بیان دیگر است

یا تو دل پہلی نگہ میں کھو گیا جس کا اندیشہ تھا وہ اب کب رہا
جاں نثاری عشق میں ہے چیز گیا کشتگانِ خنجر تسلیم را
ہر دماں از غیب جانِ دیگر است

ہے اسی کا لہز ازل سے تا ابد ہو اسی سے زینت ہر خال و خد
ناوکِ غمزہ کو ہے اش سے مدد دل خود دوزخ سے زویدہ چوں چکد

ایں چہیں تیر از کمانِ دیگر است

عشق ہے مستِ شراب من لَدُن عقل دور اندیشِ ناصح کن کن
مست کب سنتا ہو واعظ کا سخن ساقیا خونِ دلم در کا سہ کن

کیں شراب از خم و خوانِ دیگر است

مثل موسیٰ کوئی ہے مستِ لقا طرّوش ہے رقصِ کوئی کر رہا
کوئی فانی ہے کسی کو ہے بفتا عاشقانِ خواجگانِ حشتِ را

از قدم تا سر نشانِ دیگر است

مجھ کو بخود کر گیا حسنِ نگار ہو گیا ظلِّ پر پی سودائے یار
سمیں ہے شورِ جنوں زنگولہ دار احمدِ اتاگم نگر دی ہوش دار
کیں جس را کارواںِ دیگر است

حمنہ اردو بر غزل سرمد رحمۃ اللہ علیہ

ہر طرف شورِ نیستِ غوغا رہا ہیں رقصِ طور و حالِ موسیٰ رہا ہیں
آں تجلی ہائے زینا رہا ہیں سوختِ بیوہم تماشا رہا ہیں
کشتِ بچرمِ سیچا رہا ہیں

سحر ہے اُن کی نگاہِ شرکیں جو ہوئی غارتگرِ ایمانِ دیں
شعلہ حسنِ نگارِ نازنین سوختِ بیوہم تماشا رہا ہیں
کشتِ بچرمِ سیچا رہا ہیں

نوکِ غمزہ کی ہو جس دل میں چھٹی اُس سے پوچھو پاشنی اُس در کی

کون جانے جان کی کیوں چلی ایکہ از ویدار پوسٹ غافل

داغ یعقوب وزلیخا راہ ہیں

ناصحوں نے جب ملاست مجھکو کی عشقوں کی بیج منقطع ہو گئی

خاک بولی شبلی و منصور کی ایکہ از روز بدیم و حیرتی

یکہ مے آں روئے زیبا راہ ہیں

تو نے کب دیکھی جب تک اُس ماہ کی تجھکو کب لذت محبت کی ملی

وہ ہی جلنے آگ چس پر لگی ایکہ از روز بدیم و حیرتی

یکہ مے آں روی نہیا راہ ہیں

عشق میں جان اپنی ہستی سے گئی بنا کے مجھ کو بی زیبا ہو گئی

یاں اگر باقی رہی تو بخود دی زندہ کش جاں نباشد دیدہ

گرنیدستی بیاماراہ ہیں

نکد کب ہو اُس کو ننگ و نام کی جس نے جاں اپنی محبت میں ہودی

بات احمد خوب سرمد نے کہی شاہ و درویش و قلندر دیدہ

سرمد سرست و رسوا راہ ہیں

خمنہ اردو برغل مولانا می روم رحمۃ اللہ علیہ

عکس لیلیٰ تافت بر من جانِ من مجبور شدہ
سایہ شظلِ پری ہماجنوں افزوں شدہ
من بدو دیوانہ گشتم او بن ہفتوں شدہ
تا چہ عشق است آں صنم را بادلِ بہنوں شدہ

ہر زماں گوید کہ جونی ای دلِ پیچوں شدہ

جانِ عاشق تخی جو آئینہ جمالِ یار کی
دیکھ کر اُس کو پری مجو تماشا ہو گئی
حسنِ مجو آئینہ تھا آئینہ مجو پری
نام عاشق بر من و اور از من خود صبری

عشق مستقیم نہ عمار عشق من افزوں شدہ

ہو اُسی کے حسن کا جلوہ انزل سے تا ابد
ہو اُسی واحد کی یکتائی سے زیبا ہر عدد
اُسکی ہر شانِ تجلی لے گئی ہوش و خرد
ہر زمان کفِ خود را از دلم پیروں کند

تا ز دستِ دست افزوںِ لم پیچوں شدہ

ہر تہا ہر سارے آئینوں میں اُس شخصِ سفید کا
ہم نے جس میں دیکھا اُس میں اُس کا عکس تھا
سب کی آنکھوں میں سما یا اور ہر دل میں بسا
وہ ہا اندھوا و قطر ہا درجہ ہا

و دریاغِ عاشقانش بادہ وانیوں شدہ

ہر توح خضرہ یوسف لقا خورشید و ش
دیکھ کر اُسکو گروں مانند ہی کھل کے عشق
جانِ دل کو اپنے احقر کو تو اُس کے پیشکش
پیش شمس الدین تیریزی بروکز رعش

مردگاں کُنہ بنی عاشق و مجبور شدہ

خمسہ بر غل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

دل ہدف پیکان مرگانت کم جاں نثار ترک چشمانت کم
گربیا ہی شکر احسانت کم آرزو دارم کہ مہمانت کم
جان و دل ایدوست قربانت کم

سیرِ حق کی ہے اگہ تجھ کو تلاش رہروانِ عشق کا ہو خواجہ تالش
خود حقیقت کر رہی ہی رازِ تلاش ہیں قوارت کم کج خاموش باش
تا بخوانم عین قرآنِ کم

ای دل پرورد جانِ بقدرار گہ چہ ہے تو عشق میں زار و نزار
اپنی ہستی اُس صنم پر کِ نثار گرتو ترکِ سرکشی مردانہ وار
ہمچو اسماعیل قربانت کم

بڑھ گئی جب حد سے میری بیکلی اُس مہیبت کو پھر اُن سے عرض کی
ہنس کے فرمایا کہ ہے غامی ابھی گریقیں دائم کہ بر من عا شقی
از جمالِ خویش حیرانت کم

جب جنونِ عشق کی شورش ہوئی اور دل میں پیقراری بڑھ گئی

اُس پریر نے ہدایت مجھ کو کی گریقیں دائم کہ منج عاشقی

از جہاں خویش حیرانت کم

تجھ کو ہے دعوائِ عرفانی بعلم حق شناسی اور خدا دانی بعلم

زہد و تقویٰ قرب احسانی بعلم گر تو افلاطون و لقمانی بعلم

من بیک دیدار نادانت کم

مقطع

احمد اکب تک پھر یگا کو بگو جا پناہ سایہ خاصاں میں تو

ہیں خداوندان دل اسرار ہو شمس تبریزی بمولانا بگو

دفتر اسرار دیوانت کم

قطعات نعتیہ

یا رسول اللہ حالتِ احسن روحِ مست و جا حب تو نورست و بریاں ایچھاں آجھاں

گوشتہ پیشی رحمتِ سوستا قائل کن جان مارا انغم و از حزنِ حیراں وارہاں

ایضاً

ہر ہر روز عکسِ جمالِ محمدی ست کوین چوں اسیر بہ لولاک آئندہ	بہر عشق تابِ مہرِ جلالِ محمدی ست پس امروز غلقِ شاخِ نہالِ محمدی ست
ایضاً	
یارِ رسولِ عربی باعثِ ایجادِ جہاں از کرمِ سوئے اسیرانِ محبتِ نظری	بہر عشاقِ جمالِ تو بودِ راحتِ جہاں تا شود فارغ و آزاد از غمِ زور و دل
ایضاً	
یارِ رسولِ عربی منظرِ اسرارِ نہاں تا حقیقت شد عشاقِ ترا عشقِ مجاز	بلوۂ ذاتِ خدا از رخِ خوبِ تو عیاں رقصِ دلدہ ہوائِ تو ز شادمانیِ لبِ جہاں
رباعیات	
عاشقِ خواجہ ہوں اور محوِ لقائِ غوثِ پاک عاشقِ مہشوقِ مشتقِ ہیں ہم اس عشقِ سے	جانِ ہی تو باجِ خاہد دلِ فلکِ غوثِ پاک ایک ہی ای نہ خواہد اور صفا غوثِ پاک
ایضاً	
دیکھیری کن مرا یا غوثِ الاعظمِ الغیاث باز حرزِ جانِ از کمرِ شیطانِ لعین	بخشِ ما ہم را صفا یا غوثِ الاعظمِ الغیاث از برایِ مصطفیٰ یا غوثِ الاعظمِ الغیاث

ایضاً		
دیوانہ حسن آں پیرو ہستم سودائے محبتش چنوم آورد	و زباده مہر یار مہر و مستم از چنبر عقل و ہوش پیرون جستم	
ایضاً		
دی عقل مرا بود جادو نظرے تنہا نہ من از جمال حیراں گشتم	شیریں سخنی بہ شکل صورت قرے ہوش و خردے مانند در ہیچ سرے	
ایضاً		
جانی کہ حقیقتش از و پرده کشود عالم چو طلسم یا کہ بود ست سراب	دانکہ بہان و متیش ہیچ نمود تا بودہ بہ چشم اوجاںش نہمود	
ایضاً		
حسنی کہ بحشم ماہ طلعت باشد دیوہ خلقے رہا بد دل خلق	دلکش حقیقت آں حقیقت باشد خود نا ہد معنوی محبت باشد	
ایضاً		
ما رمیت اذ رمیت گفت حق	جان احمد تا ازو گیرد سبق	

شرح کردہ معنی چوید را	دفع غیریت نموده نہیں نسق
	ایضاً
رفت از خود دید چوں حسن پری حسن او آئینہ معنی نشت	باجمال و باکمال دہری میکند عکس است درو جلوه گری
	ایضاً
عشق است چو بحر جملہ عالم چو جباب گر میل بہ پینہ ہانہ میزد صد جوش	سیریت نہاں دریں محبت دریاب پس کار تمام خلق می گشت خراب
	ایضاً
عشق آزاد است دار و خود سری مدئی چوں دید اورا از حسد	کے ور اپروکے تنگ و نہتری عاشقی را نام کردہ کافری
	ایضاً
عشق است ہمائی قدیم ال بہ نقیب سلطان ہر پرنے نیازی باشی	در سایہ او در آؤ فارغ بہ نشیں کوس تو زنند بر ساد بہ نہیں
	ایضاً

آتشِ حینِ رخِ خود آبخناں افروخته از بهجِ عشقِ او در دولتِ مهرش	کز تجلیِ جالش نور چشم سوخته جانِ سن صدایه از بهجِ خودی اندوخته
ایضاً	
احمد دل خویش را بهره مفروش کز یاباده از خود پرستی برهی	جز ساقیِ مے فروش مست و مینوش بیخیش شوی دینِ مست و مدبوش
ایضاً	
عجب کاری فتاد این ناتوان را نه صبری بهر جانِ ناشکیبم	که از وی بس کشاکش بست بابل نه تحی بر من آن جانِ همان را
ایضاً	
آه زان روز که این قرعه بنام افتاد چونکه قسامِ ازل داد بهر یک چیزی	که زل زیدینِ مین از عشقِ به شد بر باد که خشتِ به المش شمتِ جانِ ناشاد
ایضاً	
آنچه دیدم برخِ خوب تو گفتن نتوان بوالجبِ کار محبت که در و جانِ افتاد	و آنچه دارم ز تو در سینه گفتن نتوان بهجِ گفتن نتوان نیز نه نفسِ نتوان
ایضاً	

احمد ہوسِ جلالِ خواباں تاکے دلِ دادی و زخمائی ایسا خدی	گشتہ و والہ و پریشاں تاکے برگردہ خویشیاں پشیمان تاکے
ایضاً	
دیر پردہ ہر وہ روئے پہنا نست عاشقِ محسوس و خیالِ معشوق	چوں جان کہ بزمِ جہانے پایا نست بے یمنع بی یمنع ایں نشانِ جانا نست
ایضاً	
ای دلِ زحفا و جورِ خواباں مخروش تلخیِ ست درِ اولِ محبتِ ایدل	غہمائیِ محبتش بہ شادیِ مفروش آخرِ زلباں آں پر پردہ محیِ نوش
ایضاً	
عالمِ ہمہ نظرِ علمِ نیرواں باشد در اصل چو سایہ را وجود ہے بنود	در ہستی خویش نقشِ بے جاں باشد از جنبشِ شاخ و آں کہ جہناں باشد
ایضاً	
احمد زوفائی ایں جہاں کم اندیش کس نیست کہ اندر و ثباتے دارد	یک لاحت و در پیش نہفتہ صدرِ ریش حسرتِ زدہ اندہ پر غنی و در و ریش
ایضاً	

نات
باید

من بندہ آں جاں کہ دلش آناد است چو آں بر روانِ راحت و رنجِ ہاں	در تنگی و نیز در فراخی شاد است ہر خانہ کہ در بحر بود و برباد است
ایضاً	
عمریت کہ عشق بقرارم ای دوست گفتن نتوان ہر آنچہ دارم در دل	درد و الے بیسینہ دارم اے دوست از عشق مہرِس حالِ زارم ای دوست
ایضاً	
احمد چو اسیرِ دامِ نفسی و ہوا شاید کر مش تر ا بجاتے بخشہ	از حق بطلبِ نجاتِ زین کرب و بلا از رحمتِ عامِ خویش زین رنج و غما
ایضاً	
عشق آمد و مغز استخوانم خوردہ ہستی مرا بسخت از آتشِ غم	ہوش و خردم تمام از من بردہ جاں رفت و بجا نداین تنِ افسردہ
ایضاً	
جسمتِ عیانِ روحِ جانست نہاں دیدن نتوان جمالِ روح و جان را	اجساد ہمہ زبے نشانست نشاں اللہ صفات کا اندر وہست عیاں
ایضاً	

اگر می عشق دما چو های و هویم ما خویش نیم آنچه گوید گویم	اوست چو جان و ما خیال اویم انہستی و نیستی چہ پرسی اے دل
ایضاً	
یارب بطویل آل و اصحاب بنی سائل بہ در تو ام برحمت طلبی	یارب برسالت رسول عربی کن خاتمہ مرا با ایمان و یقین
ایضاً	
وزقید تعینات و کثرت رسم گردید دلم ہر آنچه ہستم ہستم	از بادہ عشق و جام وحدت مسم از مذہب بن و کفر و ایمان پیروں
ایضاً	
وال مہربان برده ایمان مرا پر حسرت و یاس گشت دامن مرا	ایں آتش عشق سوخته جان مرا جانم رفته و نیز ایمان رفته
ایضاً	
ہوش و حرد و تاب و تو انم برده چیزے دگری سوائے من آورده	احمد غم عشق خون جانم خورده مالی و مہنی بسوخت از آتش عشق
ایضاً	

راہ و رسم مذہب و دین از من شیدا ہوں ہر طرف از جوشِ عشقش دالہ و دیوانہ	شکلِ مجنونم بہ ہیں از شور و از غوغا ہوں صد ہزاراں فتنیں ہیں انحصارِ لیلیٰ ہوں
ایضاً	
منزلِ عاشق ز کفر و ہم زایاں برتر است نیست آنجا صبح و شام و نیست آنجا روز و شب	ساکاں عشق را روح الایم کے رہبر است عشق را جا از زمین و آسماں بالاتر است
ایضاً	
آتشِ عشقِ بتاں افروختند اے دریغائیں بتاں ماہر و	صحفِ ایمان ماز اسنوختند انکہ اس فتنہ گری آخوختند
ایضاً	
چوں نے آگاہ ای دل تو ز اہل و سیرکار تو ز نادانی ہمیشہ دست در انشیاں زنی	چیتِ ابلیس و ملکِ کزوی تیرسی ہوشدار نیست ابلیس و ملک را ہیچ در خود اختیار
ایضاً	
عشق تو آمد بہشتِ جاوداں بے تو علیین چہ کار آید مرا	راحت از وی این جہان و آنجہاں چوں نہ تو باشی مرا آرام جاں
ایضاً	

احمد در عشق خوار و بر سو گشتی	سر پر ز جنون و سوز و سودا گشتی
در آرزوی جمال آں راحتِ جان	از سرتاپا همه تمتا گشتی
ایضاً	
احمد بنگر جمال آں جانِ جهان	در ظاهر و باطن آشکارا و نهان
از غایت قرب بعد پیدا گشته	چون روح جسم کان نبانست و عیان
ایضاً	
آں شاہد دلربا و جانِ عشاق	ز دشتِ سخن در روانِ عشاق
بر گرد سرائے آں پر پرواز شوق	بر خاسته هر طرف فغانِ عشاق
ایضاً	
ساقی قدحِ شراب گلرنگ	دردِ که رهیم ز نام و از تنگ
تا جان بر هد ز حزن و از غم	مطرب بنواز بر لب و چنگ
ایضاً	
چون خواب جهان و شکل عالم باشد	بر حسب خیال و علم آدم باشد
بیدار چو شد ز خواب زو هیچ نماند	زین نوع تمام فرحت و غم باشد
ایضاً	

ای جمالت عاشقان را راحتِ جانِ آمده	روح از مهرِ رخ تو شد او و فرماں آمده
بچو روح اللہ خیالت سگمایانِ دل	از برہ لطف و عنایت بہر درماں آمده
ایضاً	
آں حیاتِ نوح و سلطانِ جمال	یا تہ از اں حشمت و جاہ و جلال
آمدہ در جانِ عاشقِ خمیہ زد	از سر لطف و عطا جو دو نوال
ایضاً	
شاہدِ پیرنگ چوں در رنگِ پناہاں کردو	شور و غوغا و فسادہ از جمالش کو بکو
بہر او ہر لحظہ کیشانی و آئی دیگر است	عارفی دانا نہ باید تا شمسِ ناسد بپئے او
ایضاً	
احمد سخنِ عشقِ بر میا و در بزاں	کے است بود اندیشہ جاں
گر در صفِ کارزار نتواں بودن	پیشیں بدروں خانہ ماننہ پڑناں
ایضاً	
اے تمناؤ مرا و بسد لال	ہست دیدار تو اے جانِ جہاں
روح را راحت نہ مہر تو بود	وز جمالِ حسین تو آرام جاں
ایضاً	

<p>چل بستہ دہمائی مائی و منی از روح چہ گوید آں اسیر بدنی</p>	<p>احمد ز نہار لاف عرفاں نرنی جانیکہ رہن شمع و شہوت باشد</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>آئینہ حسن روئے جانان باشد پر نور و ضیائی مہر تاباں باشد</p>	<p>جانیکہ عشق مست و حیراں باشد مانند قمر چو رست از تابش خویش</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>اوست نانی نالہ من چوں نے است مستی دیوانگانش زیں می است</p>	<p>ہامی ہوئی عشقم از حسن و یست عشق چوں بادہ رباید عقل و ہوش</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>زاں فتنہ خلق و دہر مفتوں گشتی تا بخود و غرق بحر بچوں گشتی</p>	<p>احمد نہجوم عشق مجنوں گشتی از چون و چرا چٹاں رہیدہ ہانت</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>گم باش ز خویش خود پرستی تاکے از بنگ غرور و شرکستی تاکے</p>	<p>احمد غم نیستی و ہستی تاکے در منزل عشق این و آن سار نیست</p>
	<p>ایضاً</p>

احمد بہ غم حبيب زاری داری روزی که مش بیک نگاہی برد	فرد و فراق بیت راری داری اندر بہ عشق آنچه خواری داری
ایضاً	
ہست جام عشق و شراب مجتیم شاہد پرست و رند و خرابات آبادہ کن	دیوانہ جال یکے ماہ طلقیم باہوشان توبہ شکن خوش نخلو تیم
ایضاً	
احمد بہ یقین نشین و گنزرگماں چوں بلند و جاب از گمان است ز شک	زیرا کہ یقین نے نشان نیست نشان در عین یقین حق ست مشہود و عیاں
ایضاً	
حسین از پردہ غیب پیروں کردو یابی و مجنوں بود یک سایہ از نقاش غیب	عشق باطل و علم آمد بہ شور و ہائی و ہو سایہ کے جہنم ز خو و جنبش بہرہ انشاخ جو
ایضاً	
شد نہاں ذات چوں بہ کتم صفات حق مصباح نور جان آمد	بین در آفاق و انفس آیات دل ز جلال ست تن بود مشکوۃ
ایضاً	

احمد به امانت که حامل گشتی چون دولت قدس عشق دادند ترا	از کوه و فلک بلند منزل گشتی پس از چه بگو اسیر سافل گشتی
ایضاً	
احمد نظر است گو بدیده حق همین وجود و نور محض است	لیکن رخ دیده را ندیده دشمنی کون آرسیده
ایضاً	
ای جمال افروزیت راحت روح من است آه ای چون عشق اندر سپیده ام پنهان شده	حسن قیامت بلبل جان مرا چون گلشن است توجه دانی ای پر پرو جان من بچون است
ایضاً	
جان با خلاص عمل مائل نه شد علم و تحقیق و تصوف جمع کرد	دور پندار از دل احوال نه شد علت طبع کجش ز ازل نه شد
ایضاً	
گردل و جان تو شد ساکن بخت معرفت خود علم و قیل و قال نیست	در سلوک از بهر جان پروری بسین جز سکون قلب بار رب الفلق
ایضاً	

ہست جانہا عکس آں جان بہاں	شد فزائی دل مکان لامکان
چونکہ بیرنگی است اصل رنگہا	پس نشانہا شد نشان بے نشان
ایضاً	
جاں نثار حضرت جانانہ باد	دل فدائے غمزدہ مستانہ باد
باد و ایم جاے مہر تینہ ام	دینہ من جلوہ اشخ را خانہ باد
ایضاً	
ہست دار حق چہ واحد و عدد	در ہمہ افراد کوئے اسے ولد
گر کنی تکرار و احسدرابہ فکر	زو پیاپی بست و پل شخصت و لود
ایضاً	
گشتیر پشیم من از نظر جال تو	ہست درو جان من ہر نفسے خیال تو
ہجر تو خورده خون من کردہ فزون جال من	مجت کجا کہ تا شود قسمت من وصال تو
ایضاً	
در ظلمت ہستی رخ تو صاف زیدیم	تا مہر تو نشان شدہ چوں سایہ یریدیم
جز ہستی حق بود ہمہ باطل و مہیوم	حق جلوہ گری کرد ز باطل پس یریدیم
ایضاً	

خانه چشم من شده جلوه گر جال تو	خیز زده ملک جان پهلوان خیال تو
باش دلیل راه من پا و سر و جال من	کن پرو بال تو پریم تا حمیم وصال تو
ایضاً	
شمس در ذات خویش واحد بود	ویش مرآت چند چند نمود
این تقد که تو بهی محسری	نیست در ذات وی ترابه نمود
ایضاً	
چشم مار و شن ز نور شد جال سوخت	جال طربکان شمیم زلف عنبر بوی تست
قبله عید گانی کعبه دلدادگان	عاشقان بیدلال راجه جال سوی تست
ایضاً	
ذات چو نقطه است عین وجود	گشت نهان میان خط شهود
مهر و شید گشت و سایه عیان	طرف نابود بین چه رخ به نمود
ایضاً	
هست با من حق درین امکان	پهلوان میان ذات نهان
او محیط است از درون و برون	چو خیالیم ما و او چو جال
ایضاً	

جان چو گوی هست اندر حکم چو گان قضا کیما سازیت اندر غیب تبدیل علم	گر با غفل می برو گا ہی برو سوی سما تا ز من آرد طرب پیرون راحت بر نما
ایضاً	
عالم همه علم تست احمد میداں عکس دل تست جمله زشت و زیبا	چوں خواب که اندر ویر بینند جہاں شد صورت معنی تو پیش تو عیاں
ایضاً	
گفت کثر ادر ازل این عشق بود مهر معنی پر تو افکن چوں شده	آمدند ارواح از وسع وجود چوں مرا با کفر و ایماں رخ نمود
ایضاً	
در مذہب عشق کفر و ایماں نبود دین عشاق دیدن دلدار است	جز حب حبیب و مہربانان نبود ایمانش ہوائی یار جز آں نبود
ایضاً	
صبغۃ اللہ رنگ عشق است ایجواں گشت سلم از ہر اے عاشقاں	تا بہ پیرنگی بجای دادہ نشان بہر قصر قرب آں جان جہاں
ایضاً	

نہ جنت است چہی سوئی مانگا رمارا	نہ ٹکیہ بہت یارب دل بقرار مارا
بہ برای صبا بکولش نفسی غبار مارا	بکمال ستمندی شدہ ایم خاک راہی
ایضاً	
صد چو لیلی حسن و خوبی یافتہ	چونکہ خورشید حقیقت تافتہ
عاشقان را سینہ ہا بشکافتہ	ز ان تجلی جمال ہمیشہ
ایضاً	
جز یار نہ با کسے دلش را کار است	جائیکہ عشق روی جانان زار است
وز خود بہمیدہ محو حسن یار است	از حب عیب بینہ اش پر گشتہ
ایضاً	
جہاں برہم شود عزم نے چو او غوا رہن گرد	اگر ختم کند یاری نگارم یار من گرد
چو چشم یار سانی عشق او خمار من گرد	بہ بدستی او مدہوشی نہ بینم و نہ خ
ایضاً	
میل کا فرہستہ دایم جانب غیر خدا	میل مومن سوی حق و میل ابلہ بر ہوا
جان اورا در میان ناریا نور است جا	عشرت است از بہر عاقل تا شود صراف قلب
ایضاً	

غمزه چشم تباں نشترِ گِ جانِ من است عشق را گفتم چه فتنه است این کجا نها ز بختِ گفت	هندوی زلفِ سینا زنجیرِ دایانِ من است حسنِ مضطر دارم زین و افغانِ من است
ایضاً	
ساقیا چوں گدایان پیش تو استاده ایم بر امید آنکه روزی از کرمِ شدم کنی	آرزو مند عطایِ یکدو جامِ باده ایم بر درِ میخانه از عمری خراب افتاده ایم
ایضاً	
چوں سپید است اویسین دهر از لیل و نهار بر فروغ و بر فراغ خویش تنِ نازاں مشو	تا چنین عمر از غم و شادوست ابلق به شودار کز پس شست خزاں اندر کینِ ای بهار
قطعه	
چو عینب اندر شهادت کرد آرام چنانکه روح در تنِ جاے بگرفت	همایِ قدس آمد اندر یس و ام حدیثِ نفس میداں ظرفِ انعام
<hr/>	

در میخانه

مثنوی نالہ جنوں

فَبُيِّنَ لَكَ الَّذِي مَبْتَغَيْتَ مَلَكَتُ كُلَّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شرح درد عشق را آغ از کن
اند کے برگو کہ مشتاقم کنوں
ماجرائے رفتہ را آغ از گو
کہ ز عشق سینہ دارم چاک چاک
میزند این قصہ با آتش بجاں
ویدہ را مانند بچوں می کند
باعث آشوب و این بچہاں من
وز بالاش سانهوں نے داشتم
باز می بیگانگی را با خستہ
دل مشکب بہو غریب آدم
انفراق دوست را بخور آدم

اس بنوں با نالہ خود ساز کن
از حدیث عشق و از سوز و دروں
قصہ ہائے درد و جان را باز گو
من ہم گویم حال جان دردناک
سخت آمد شرح از درد و نہاں
یاد عہد و صل دل فوں می کند
بندہ اکوں شرح سوز جان بن
با آں و قشکہ بادی داشتم
چوں مرا از خویش و دانداختہ
از فراتش سخت ہر حال آدم
بس سہ روز بکہ زد و در آدم

دور می دلدار دل را کرد خون
 شعلهار درد و غم افروختند
 چوں پسند آمد بد و دور می من
 با چنین مشتاق دور می از چه بود
 کرد استغنا ز حال زار من
 باز رسم آورد از بیگانه گئی
 چوں نباشم من ازین غم سینه چاک
 نیست پایاں حزن و حرمان مرا
 سوختم من سالها از سوز و درد
 چوں نشد سوز و گدازت سودمند
 ز خنما خوردم و لیکن جان من
 باز ناید این دل مجنون من
 گر هزار سال باشم این چنین
 به چوستی است مشتاقی من
 دستگیرم شو برمت از جنوں

سوز عشق افروزد جانم را جنوں
 جان مشتاقاں ز بهر آن خوتند
 سختی هجران و رنجور می من
 من اگر سوزم تیرا می جان چه سود
 چوں نه روز افزون شود آزار من
 داد ما را شورش و دیوانگی
 چوں نباشم زار ز غلطاں بجاک
 آتش غم سوخت جان مرا
 لیکه سوز من برو کاری نه کرد
 ای دلم نلے صبریت تا چند چند
 نیست سیر از عشق آن روی حسن
 کم نگردد عشق روز افزون من
 کس گذارم دامن آن نازنین
 باش ای عشق از کم مساتی من
 من ز بهوش خویش بزارم کنوں

<p>دور تر از عقل دور اندیش بر راین زن زان دلبر و لخواه من عشق آورنده بد لب و موکشاں کعبه جان است او سبیل السلام عشق آمد مبداء هر جز و کل</p>	<p>سوی کوی او مرا بنویس بر بزانکه پوشیدار است خار را ه من عقل پیراں جانب نام و نشان عقل معراجیت بهر خاص و عام عشق آمد باز گشت خار و گل</p>
--	--

در معنی کنت کنز ا مخفیا فاجبت ان اعرف خلقت الخلق

<p>گشته از سر جوش وی اعیان عیاں آمده ز غیب مطلق در شهود برده اندر قید جسم اشباح را مضطرب گشتند ابدانها از و رشت فیضش تمامی جان و تن عشق شد انا فحقنا بے گماں عشق آمد بهر جاں فتح و فتوح عشق یزید سوسے بام جان جاں</p>	<p>سر بر وی آور چون عشق از نهان از عدم آمد بهما سوسے وجود عشق داده است از ارواح را شورشی پیدا است در جا نهان فیض بخش آمد بهر سوسے و علن فاتح اسرار جان طالبان عشق آمد در بهما معراج روح عشق آمد یزید بان لامکان</p>
--	--

عشق آمد قوت روحانیاں

صفت اللہ رنگ عشق آمد یقین

ایں ہمہ شور و فغان عشق ہست

عشق زویک شعلہ و جانہا بسوخت

یک جہاں دیکم آن سلطان جاں

جملہ عالم را تو در دست امیر

حکم سلطان است فرماں شاہ را

عشق را میدان نشانِ نشان

ہیں بیا بیرنگ را در رنگ ہیں

ہر یکے در حال خود شیدا و مست

عقل را در سوت رسوائی فروخت

گوئی و ش از زخم چو گانے دواں

چول پر کا ہی بصر صرداں آہر

تاچہ خواہ بندہ گمراہ را

من گد باشم پیش او تا دم زخم	زهره کو تا دم زبیش و کم زخم
شاه بر جاں حکم نافذ میکند	تن چو بنده بر مراوش می تند
بنگرایین در دیکه در جا نم نهاد	مشت خاکی بودم و بر باد داد
باز و رو افروزد جا نم را بسوز	دیدۀ و دل زین الم غلشت و غول
این بلاها من بخود خنبریده ام	بر رضائی اوست خورجیده ام
گرم را و اوست در خوار می من	بهتر از صد خنده دال زاری من
این همه سهل است مشکل نیست این	بر امید وصل یار تا زین
لیکه چوں سازم که عشق فتنه گر	میبرد سوا و خوارم در بدر

هر زمان هر لحظه بسوزد و دلم
 صبر نمی ببرد دل ناکام من
 آه سوز عشق جان آواره کرد
 می کند شورش جنون در جان من
 با بچه مجنون گفته ام زیروند بر
 بشنوا کنون اندک از سوز دوس
 میکند در سینه من این عا^ش
 عشق را شور و جنون چوں در سینه^ش
 بلکه همچون صغوه در چنگال باز
 چوں مزاج عشق تند است و ج^ر و ل
 اندیش ره جبرئیل را پر زند
 هر جوان و پیر گشته زار و ز^و
 هر توانا و قوی را بخور^ا و
 عقل هردانا بدش کودن است
 هر پیلماں باه زو چوں مور لنگ

آتش انداخت در آب و گلم
 سوز دل از من ببرد آرام من
 واه درد عشق دل صدمه کرد
 در تری هست زین پیمان من
 از بجوم سوز دل نه پاوس
 ز آنکه بر من غالب آمد این جنون
 عشق با صد سوز و سودا العی^ا
 عقل پیشش پاگل همچو خر است
 از کجا یار که آرد ترک و تاز
 از نه پیش عقل و خوار و س^ر نگون
 عشق آید آتشش بر سر زند
 هر غریزه و منعم آمد خوار و ز^و
 گشته هر شهباز چوں طیفور او
 جان هرستم از و در شیون است
 هر فلاطون عقل شیران و دنگ

سوز نیست که جان ببرد و نکند

سوز

عشق از غم

از غم

عقل کل در مکتبش چوں کود کاں
عشق طرفہ قاتلِ خو نوار هست
ہمچو جھونش گریباں چاک شد
صدہزاراں دل از و مانند خون
نا رسیدہ ہیچ دل ہر کام خویش
کے تو انم گفت شرح عشق را
خود حقیقت بود یا بود از مجاز
پس چہ گویم اچہ از گفتن برست
شرح درد عشق کے آید بگفت
ای برادر شرح اسرار نہاں
وصف آں چیز کے عقل آگاہ نیست
گر گویم تو از و منکر شوی
زانکہ محسوسات را تو دیدہ
چشم ظاہر ہیں نہ بیند غیر جسم
سر معنی را نہ بیند چشم سر

نفس کل را شد از و ویراں دکاں
دستِ خون عاشقاں زان داست
ہر کہ درد دستِ چنین سفاک شد
صدہزاراں عقل زد و شکل جنوں
برودہ با خود بر لحدِ صدیخ و ریش
از سلفِ رور و بجو ایں مابہر
ہر یکے جاں باختہ اندر آیت از
شرح او پروں ز ترکی و در لیت
با تحیر ناطقہ اینجا ست جفت
کے تو ان گفتن بتقریر و بیاں
زیر کے را نیز در وی راہ نیست
باز ماند پای تو از رہ روی
وصف حسن غیب را نشنیدہ
عقل جنوی می نداند غیر اسم
بلکہ تو از عین معنی کن نظر

درغز منکر عشق

<p>گر می عشق از جہاں کے گشت سڑ کش ز خطِ عاشق بنود خبر اوندیدہ غیر از سیرِ رخسار بچو جوان شد علف اور استماع لیکہ نورِ غزلِ عالمِ فاش ہست نورِ غزلِ تابانست با صد زور و شور پس بہر انکار خود ای بوالفضل غیر حسن یاد پر وائے دگر</p>	<p>جامد الطبعی اگر انکار کرد ہست محبوب او مثالِ کور و کور لذتی کے یافت از سمیع و بصر یا چو عینِ منکر از ذوقِ جماع منکر خورشیدِ گر خفاش ہست ہس چہ غمِ خورشیدِ رازِ چشمِ کور عشق فارغ ہست از دوستِ قبول اوندا و فکر و سودا سے دگر</p>
---	---

در معنی ظہور ذات و پروردہ صفات

<p>جلوہ گیشہ است بنگر نور ذات بر دولتِ بابِ حقیقت شد فر از بر سبب از کو تہی وار و نظیر</p>	<p>در لباسِ حسنِ اسماء و صفات علمِ لُجُوجِ شد مقتید در مجاز از سببِ عقلِ جزوی سے خبر</p>
--	--

<p>از ہوا پران شدہ پربر علا گرشناسی ستر موجودات را</p>	<p>خود حقیقت را بود این جلوہ تا جملہ عالم شاہد اذات را</p>
<p>فی سبیل التمثیل</p>	
<p>ہچو زور نوح در جوش تنور کرد یک انگشت او شق القمر یا چونی از بانگ نانی زد صدا خیش او از ہوا میداں مگر انسا طش کردہ بر رویش ظور خندہ پیدا یکہ شد پناں خوشی در دے آید نظر جز حال بد ایں شو و از غیب لاریب آمدہ شد معا و مبدع او لا مکاں پس وجود وہم عدم در ست است خود مرا و در جہاں صدہست تا</p>	<p>وقت مہنی بہ پیش اندر ظور یا چو زور دست آں خیر البشر یا مثال خاک پراں بر ہوا یا کہ اندر حرکت آمد یک شجر یا یکہ در خندہ آمد از سرور خندہ بر رخ اندرون جاں خوشی یا یکہ از درد آہے میزند جملہ عالم شاہد غیب آمدہ ہچنین تو جملہ عالم را بداں ہر چہ یحیو اللہ و یثبت ہست است وزہ نتوان گفت مرح آفتاب</p>

آنکه پاک است از نظیر و از مثال
 ای مقدس وی بری از مدح ما
 حاکی دایم تو بر قهر و تلویح
 و اما در حکم خود تو سابقه
 ما و این دیوانگی حاجت نداشت

گویم از وی هر چه باشد قیل و قال
 که توان کردن بتو مسح و ثنا
 مالک در ذات خود بر زشت و خوب
 باز گشت هر سبید و هر شقه
 بادشاهی یَفْعَلُ اللَّهُ بَايَسًا

در سبب تالیف ابیات

من کجا و از کجا ذوق سخن
 میکشی ما را سوت گفتارها
 من همی خواهم که بر بندم نفس
 من که باشم مهره در دست تو
 خواه عزیز و خواه رسوا کن مرا
 میکش این راز آنکه داری اختیار
 باعث این شنوی تو بوده
 شاه من سلطان جان من تا توئی

در سکوت آیم تو جنبانی رس
 میکنی اسماء را اظهارها
 تو درگاه باره به جنبانی جبرس
 من چه هستم بهیتم از هست تو
 زهره کوتا کنم چون و چرا
 بهیچو اشتد در گفت دارم مهار
 و در خود دادی و دل پر بوده
 بلکه جان و هم بهیسان من توئی

سوخت شمعِ روئے تو کا شانہ ام
 دیدہ ام باز است ہر دم سوئے تو
 تشنہ ام و ز تشنگی در پیچ و تاب
 صبر و یا آرام جانرا کو محال
 یک نظر سوئی تو صد کام من است
 ہم جواب و ہم سوال من توئی
 قبلہ جان و دلم ہم روئے لت
 جان و دل پابند گیسوئے تو شد
 موجب این خواری و زاری توئی
 گر نشینم یا روم یا بیستم
 دین و ایمان مرا رہزن توئی
 گرچہ صد ہستند از عشاق تو
 بلکہ چشمِ راتوئی این روشنی
 چوں توئی ما را بہر دم ہمدی
 کہ برنگِ ہجر و گہ رنگِ وصال

در تمنائی تو چوں دیوانہ ام
 نیست ہرگز سیریم از روئے تو
 من چو مستقی و رویت پہچو آب
 عاشقی و صبر و سیری شد محال
 دیدنِ روئے تو آرام من است
 روز و شب اندر خیال من توئی
 ہر زمانم رومی جانم سوئے لت
 عقل و ہوشم بستہ موی تو شد
 پیش من در خواب و بیداری توئی
 یک زمان از تو رہائی نیستم
 ہم دل و ہم نور چشم من توئی
 نیست کس مانند من مشتاق تو
 ہر کجا باشم تو ہمراہ منی
 پس چگونہ نئے تو باشم من می
 ہر زمان آئی تو در شکلِ خیال

<p>محرومیت گشته چوں آئینه ام ہر زماں رنگِ خیالِ تست دل عکس تو در سینه من تافتہ پس جنوں ہر آنچہ گوید گویم آں گویم آنچہ او بہن در می داند میکنی از غیب صد جلوہ گری</p>	<p>عکس منے تست اندہ سینیہ ام در غم و شادی منم مانند ظل زاں تجلی دل جنونی یافتہ تو دریں سودا مرا معذورواں لاجرم آمد بر دل ایں جز رومہ پس بیک جلوہ دو صد دل می بری</p>
---	---

ظہور جلوہ غیب در حسن تجلیات و شور کردن عشق

<p>جلوہ گشتند ستوران غیب چوں تجلی دید حسن یار را اشک خونی ریختن آغاز کرد دیدہ اور اور لباسِ حسن چوں عقل و دانش را بیک غمخیز بود در جہاں صد فتنہ را نیکختہ تا انیس افسوں چہ اندیشیدہ بود</p>	<p>عشق نالال گشت مانند شعیب داد جاد در سینه خود خار را آہ و وایلا بسوز و ساز کرد عشق را افزود سودا و حسرتوں باب سوز و درد نہ پرست کشود صد ہزاراں جالِ زقالب ریختہ بیک جہاں را چوں تہ و بالا نمود</p>
---	--

<p>می ندانم گز برای چه صلیت این من چه گویم تا چه مقصود است زین می برد و لہما و غایت از نظر فتنہ پیدا فتنہ گر اندر نساں صبر از د لہما ربوہ از جاں تبار عقل مجنوں و ابر سر گرداں شدہ از تغافل جان عالم سوختہ</p>	<p>فتنہ پا بہ پا و خود اندر کمیں شور و غوغا چوں پسند آمد چیں چوں نہ افتد یک جہاں در شور و شر بوی پیدا مشک اندر لامکاں ہر یکے از درد و نالاں زار زار وز تزد جان و دل حیراں شدہ دیدہ از سوے غریباں دوختہ</p>
--	--

تمنائی عاشق بختِ معشوق

<p>چشم ما با صد تمنا سوئے در جلوہ جانانہ جانرا آرزوست بوسہ برپائے تو جانرا آرزوست دیدن روی تو جانرا آرزوست رقص ہاستمانہ جانرا آرزوست از جنوں چاک گریاں آرزوست</p>	<p>ادبِ خواب ناز و از ما بے خبر غمزہ ستانہ جانرا آرزوست عشق و سودای تو جانرا آرزوست بوی گیسوی تو جانرا آرزوست گریہ خانہ جانرا آرزوست خاک بنیر صد بیاہاں آرزوست</p>
--	---

زخم از دوست تو خوردن آرزوست
 ای سخن های تو چوں قند و نبات
 صد هزاراں جان فدایِ رویِ تو
 اندرونِ جانِ من جسا کرده
 پرده بردار از رخِ ای جانِ جهان
 ای بقربانت حجاب از من مکن
 گر حجاب آری بمیرم نعلِ خلافت
 یکدمی آرام جانِ من تو باش
 نیست کس اندرِ حرمِ جانِ من
 در دلِ من بے حجابانه بیا
 که ز عمرِ سخت مشتاقِ تو ام
 پس چه سحر است این که بر من کرده
 صبر و آرام مرا بر بوحده
 یارب این سحر است یا دیوانه ام
 مبتلا بستم بسودا و روجنوں

در تنهایِ تو مردن آرزوست
 جنبش لب هایِ تو آبِ حیات
 قبله جان شد خیمِ ابروئے تو
 گو بظاہر از من اندر پرده
 بے تو برب آمدہ جانِ جهان
 قتلِ من از تیغِ پیرا هن مکن
 قتلِ خلق از تیغ و قلم از خلافت
 شرم تو اندر دلم دارد و خراش
 غیر تو با کس مدار از خویشتن
 شرم را بگذار و مستانه بیا
 از سگانِ کوئے عشاقِ تو ام
 از کجا این فن بت آورده
 بر دلم از سوزِ در بکشوده
 شمع رویا ترا چرا پروانه ام
 رفت از من صبر و آرام و سکون

<p>ہر زماں دار و دل من اضطراب بنگر اندر کوئی خود چندیں گدا بہ امید یک نظر بہر روئے تو نہ نیازی تاب کے اے نازین چند نہ مہری کنی ترس از خدا تا چہ تدبیر این دل مجبوں کینم در بہشتیم ارچہ اندر آتشیم</p>	<p>روز و شب از دیدہ ریزم پیل آب از تغافل بگذران بہر خدا منتظر افتادہ اندر کوئے تو یکدم از رحمت بسوی من پیر بہر مسکین نیست رحمی مبرا چوں تو بیزاری نہ ما چوں کینم گر خوشی از سوز ما ما ہم خوشیم</p>
---	--

زانکہ مجاہدہ سبب ترقی و سعادت است پچنانکہ جفا
صیقل بہر آئینہ موجب فوج جفا

<p>من چہ گویم چوں تو ہستی جان من بہتر از صد ہوش و صد فرزانگی ہم نہ راحت با بلا ہائی تو خوش میکنی برباد و آبادیم نال</p>	<p>پس ضای تو شدہ ایمان من انہی تو شورش و دیوانگی امی جفا با و زلفا سے تو خوش میکشی مار او ما شا دیم نال</p>
--	--

تلخی جو رتوشیریں از نبات
 زجر و توبیخ توبه ز انعام و اجر
 آن شکر رنجیت چوں شد و شکر
 خوشتر از مدح است و شنام از لبت
 در عشقت داروی درد من است
 نه شکایت از توبل شکر عظیم
 کین تظلم نسبتی با ماست خاص
 بهیچانکه حب حق بر کافران
 بهر مومن راحت جاں آمده
 چهل دوائے تلخ و پرہیز مرہض
 ہر خزاں اندر نہاں دارد و بہار
 گریہ ماخندہ را بار آورد
 در شکست ماہاں صد فتح دل
 تنگی ما را فرسخی در بغل
 ہر غم و درد و الم در راہ دوست

مرگ از دست توبہ از صد حیات
 اجر بہر ماست کش گویند زجر
 زخم تیخت مرہم زخیم جگر
 باد مرہیگانہ ناکام از لبت
 وی غمت چوں جاعل ز اندر تن است
 خاص بہر ماست این لطف عیم
 جان بیگانہ ازین اندر مناص
 سخت دشوار آمد و بار گران
 قوت نقدی و ایساں آمدہ
 ہم شفا بخشید و ہم کردش غریض
 عشر مارا یسر سیدالای نگاہ
 سوز ہا در مہدایں غم پرورد
 قصہ جنگ حدیبیہ بخواں
 کاہلیم دال توبہ از صد شغل
 راحت جانست چوں دلخواہ است

خوش بریز این خون ما و پائمال
 هیچت اندیشہ ز قتل مامہاد
 عاشقان از مرگ کے ترسیدہ اند
 سیر کے شد جان جبرئیل از ہلاک
 پرس از جبرئیل چوں جاں میدہی
 چوں ز خود سیر آمدی آخز بگو
 گو بہ یعقوبؑ این چنیں گریہ ز عیبت
 گریہ کردی تاکہ چشمش شد سپید
 گو بہ ذوالنونؑ چوں تو دیوانہ شدی
 از برای کہ ترا این حال شد
 چوں تو امی منصورؑ بر دار آمدی
 میرگشتی از حیات خویش تن
 قیس را گوچوں تو مجنوں گشتہ
 آل کہ ام است آنکہ عقل تو رہود
 ہنس از فرہاد چوں جہاں میکنی

بر تو قربانی ما باد احسبال
 بر ضیایت جان ماشاد است و شاد
 ہر یکف شادی کنال برسیدہ اند
 جان و شانرا ز جاں دادن چہ ہاک
 بہر کہ از ہستی خود مے رہی
 مرگ آساں شد چرا از بہر تو
 نالہ ہا و آہ تو از بہر کیست
 لرزہ داری در ہوائے کہ چو بید
 بہر کہ از خویش بیگانہ شدی
 تاکہ جاننت از غمش پامال شد
 مست و رسوا سوئے بازار آمدی
 بر تو آساں شد مات خویش تن
 والہ و بخویش و مفتوں گشتہ
 باب در و عشق بر رویت کشود
 بر سر خود تیشہ را چوں مینرنی

کیست آن تاد غمش جان میبهری
 روی پر از طور چو رقصا شدی
 از که ای طور عشق را آموختی
 گو به خانه چرا گریا شدی
 پس ترا این نوحه که آموخته
 آه آن یاری که عشق در بها
 حسن اصد شعله را افروخته
 جان عشاقا هم بر باد داد
 جان عاشق چو بدست یار هست
 هست جانم گوی و ش دوست یار
 سوئی ناله می برد جان مرا
 من باز این نالم که آن دلدارین
 چو نه نالم که رضائی اوست این
 شرح دیدمی تو ز حال ما سلف
 و حقیقت جو شمعنی بود این

کار دشوار است و آن سال میبهری
 از جادای رفتی و آن سال شدی
 رقص کردی باز خود را سوختی
 نوحه ها کردی و هم نالان شدی
 آتش عشق که جانست سوخته
 فتنه پیدا کرد و خود اندر نهان
 یک جهان از ناز عشقش سوخته
 تا قیامت خانه اش آباد باد
 لاجرم افتاد بر دین خوار و مست
 میدوم آنسو که میخواهد نگار
 میدهد حرکت به به جان مرا
 آینه اش خوش ناله هاست نه این
 گریه ها و ناله ها دارم از این
 پس رقم که دوستم که دیدم جف
 که هستی گشت با جانم ساقین

چو ش در معنی حقیقت می زند
 روح حقیقت بین در الفاظ مجاز
 عارف از سر حقیقت مست ناز
 نداله و دیوانه معنی آله
 عاشقان چو آله و دیوانه اند
 بر رضائی دوست جانز امیدهند
 بهر بیگانه بلا راحت بدوست
 آنچه از درد و بلا و آفت است
 قیل ان العشق من شق الجنون
 صح عند الناس العشق آفت
 به چنانکه پیش ابراهیم نار
 گرفتار می ست اندر مرگ من
 از رضائی دوست سر بر تافتن
 ریخ عشقت راحت جان من است
 سوختن نیست از فردوس کم

جان کودن بر مجازی می تند
 لفظ را با معنی خود هست ساز
 احمق از کور می خود غافل ز راز
 دارد او صد تیر نهان زیر آه
 یار یارند و ز خود بیگانه اند
 هستی خود را به یکسو می نهند
 فرحت ما بین هر آنچه خواست است
 به مراد دوست باشد راحت است
 خیر عذمی عند کم ریب المنون
 للجواد الا لفتون راحت
 گشت گلشن بود بر نمرود خار
 آن حیات است و هم صد برگ من
 جامه کفر است بر خود بافتن
 بر ریاضیت کفر ایمان من است
 من دو صد شادی کنم قربان غم

سوزشِ عشاق بر نیک بود
ظلم بر عاشق به از مهر و وفاست
عاشقاں از سوزِ کس غم می خورند
می کشد پس میکند صد جان عطا
ز آب حیوان عشق پُر و ارسبد
چونکه عاشق شد فنا در حسن دوست
مروه از خود زنده باد لدار هست
شد چو عاشق از مراد خود فنا
دو هوای دوست فانی گشته اند
عشق چون باقیست باقی می کند

بہجہ عود می کو در آتش بود
مثل آہن کو ز صیقلِ خوش نہاست
بہجہ زرد در تار خنجر آوند
آتشِ عشق است چوں آب بقا
مروہ عشق است زیں حی ابد
گم شد از خود آنچه باقی هست اوست
فانی از خود گشت و باقی یار هست
بر رضای دوست جاں دارد بقا
عاشقاں زیں جاودانی گشته اند
تشنہ گان ز کار ساقی می کند

در قوت و غلبہ زور عشق

عشق آمد آرزو ہمارا بسوخت
عشق آمد جہاں رسید از ہر ہوا
بہجہ آتش عشق اکال آمدہ

از ہوائے غیر دل بردیدہ و نیست
داد مرا آئینہ دل را صدا
خود و آنرا کش بہ چنگال آمدہ

اولمب حرص و ہوا آمد حطب عشق پہچوں شیر زخوں می خورد عشق آمد دشمن اندیشہ ہا عشق کند لک حرف ناموس و حیا عشق جملہ درد ہا راست دوا عشق شمشیر برہنہ بے نیام عشق خوبی بود و کس نشناختہ می درد از غیر و میدوزد بیمار	اوچو احمد نفس پہچوں بولمب طبع را رو باہ و کش برمی درد عشق غارت گرتا می پیشہ ہا عشق جملہ درد ہا راست دوا جان عشاقاں از و ناسا دو کام ہر یکے از بیکسی جاں یاختہ عشق خیاطیست تا در طرفہ کار
---	--

در معنی آنکہ ذلت عشق عین عزت است و موت عشق

عین حیات

مرحبا ای عشق خوش آسوی من ز آنکہ من از غولشتن تنگ آدم ہست سوی جان دہی آہنگ جان سوی سلج زند جنوں بے باک گام ننگ بے بازہ دار و این جنوں	وہ خلاصی جان مارا زیں محن فارغ از اندیشہ تنگ آدم شد خیال حفظ جانم تنگ جان ننگ عالم را چہ بیم از ننگ و نام از سلامت و ز ملامت شد بروں
--	--

ننگ بے بازہ دار و این جنوں

باچیں شطاح چوں کارم فتاد
 چورین رند عالم سوزام
 شد ز سحرش آہ کا بس زبوں
 شیر را رو باہ کے باشد دلیل
 پس جنوں شرم و حیا رسن برخت
 عشق آمد عقل شد رسوا و خوار
 غما جگی بر بود و قلا ششی بداد
 برد از من زیر کی و عقل و ہوش
 رندی و بے باکی و آزادی
 نے دل و زار و ذلیل و کوچہ گد
 بازی طفلان و مرد ریشخند
 بر سرم رفت این ملامت ہاہ ہیں
 راغینم من گریضائے تست این
 پس رضائے تو مرا غر است و جاہ
 مولس من ہست یا تو وئے تو

داد و در یک غمرہ ناموسم بہاد
 بر چنین شہ زور کی پیر و زام
 عقل را بر بود چوں سایم چوں
 زور آمد پیشہ باختر طوم پیل
 دزد عقل از شحمہ بر عشقش گریخت
 رفت قرائی و شیخی و دقت
 سروری بگرفت داد و باشی بداد
 محبت فرمود غم غم و خرد و شش
 غماری و سوانی و دلدادگی
 جان پر غم آہ سرد و رنگ نرد
 سر پہ از سودا و پٹا اندر کند
 این ہمہ الغام تست اسے نازین
 از سر تسلیم سے سایم جہیں
 گپندی بہر من تو قہر چاہ
 روح من ریجان من شد پوئے تو
 بوئی خوش

لڑائی نام و زام و زام

شہ زور کی پیر و زام

سر پہ از سودا و پٹا اندر کند

گپندی بہر من تو قہر چاہ

<p> بہو مجنوں باجنوں ہم سانہ ام ناصر ہر اپنے خزا ہی رو بگو درکنت دیگر ہمیں دارم ہمار دہوای آل پری مجنوں شدم با غم شیریں آجانرا سوز ساز شور و غوغا کو بکوسے می کنم تا ز دستِ غم مستانزداد من ہر زماں سوزی و سوداے دگر جاں این غم روز و شب در اضطرا بے سرو پا از جنوں ہر سودواں </p>	<p> من ز درد و سوز خود دیوانہ ام من کہ مجبورم ادب از من مجو زبانکہ بردل من ندارم اختیار اندریں سودا از خود بیرون شدم نالہ ہا فرہاد و دوش دارم دراز صد فغان و ہائے و ہوسے میکنم گوش نکند بہیچ کس فریاد من غیر خوں خوردن نہ یارائے دگر نئے بدل صبری نہ بروی اختیار زخم ہا در دل ز دیدہ خوں رشاں </p>
---	---

مناجات

<p> من چہ سال تدبیر این مجنوں کنم یارب این دیوانہ را فریاد کس کس مبادا بہو من زار و زہول </p>	<p> آہ و اغوا ناہ یارب چوں کنم ینست کس از بہر و دم داد رس بستہ نہ بچہ سودا ر ز جنوں </p>
---	--

<p>ز انکے ایں دردِ لیت بے درانِ من من چہ گویم تا چہ بر من میرود روی من بین و پیرس احوال من بہر دردِ مآہِ سردِ من گوا از اذل غم در نہادِ مچوں نہاد</p>	<p>میخورد ہر لحظہ منہ ز جانِ من کو حریفے تازہ دردِ آگہ شود ز رویِ رنگم گواہِ حالِ من طفلِ ویش از درپے بابا دوا بے طلب دردش میانِ جانِ قتاد</p>
---	--

بیانِ نیازِ عاشق و نئے نیازِ معشوق

<p>چونکہ مارا کرد مجنوں روئے خوب کو بکو غوغاست از سودائے من حال من نیست لیکِ آجِ جانِ جاں گفتش از عشق تو زارم ہنوز گفتش ای جان من عالمِ بد میں گفتش شد بے تو عالمِ این چنین گفتم اسی جاں قصہ دردم شنو از سلیبی ادلا نشناختیم</p>	<p>بہر جان زینچر شد گیسوئے خوب بہر طرف شورِ لیت از غوغائے من نئے جزا و حالِ زارِ عاشقِ جاں گفت رو من از تو بزارم ہنوز از بستم گفت مجنوں است ایں گفت زد آخر مراے تست ایں گفت روز و روز و از تباد و رشو غافلانہ نزد بازی باختیم</p>
---	--

از غم و اندیشہ باشد مضحل
آمده در دام مرغ جان من
سر نہادم من بہ پائے نازنین
بستہ با صد عاشق آگاہ را
عقل مجنوں گشت و دہما ہجو خوں
آفتاب بیدلی بگرفتہ تاب
بیدلی افزودہ شد بر بیدال
ہوش و عقل رفت و طاقت از بدن

آخر آمد صد بلا بر جان و دل
دیدہ رو نیک و آن خوبی حسن
چوں نہ آگہ بودم از سحر میں
دام کردہ صورت دلخواہ را
رفت از جا نہا ہمہ صبر و سکون
عشق کردہ خانہ دانش خراب
بیہوشی آمد بجان ناتواں
وای از حالی کہ وارد شد بہمن

در معنی وَالذی قَدَّرَ فِئَی

کس گفتا پیش ما تو سر نہ
یا کسے را کار سحر و مکر ہاست
عالی در دام سحر آورده اند
شد ز شور غیب پُر غم یکہ جہاں
سحر پیدا ساہرا اندر لا مکان

کس گفتا ہیں بیاؤ دل بدہ
ہیں تمہو پر ایں دل شیدا ہاست
ساحراں غیب سحری کردہ اند
شد ز سحر صنع بر ہم یکہ جہاں
یار پنہاں شور او اندر جہاں

<p>چشم بسته عقل را از جادوئی این همه نیزنگ اند پیرنگی است صد هزاران فتنه ها انگبختند</p>	<p>می ندانم کایں منم یا خود توئی ترک پنهان در لباس زنگی است صد هزاران جاں ز سحر آویختند</p>
<p>جوش عشق که سبب ظهور عالم است و در هر شری نهاده اند</p>	
<p>یک طرف حدس پیدا کرده اند عاشقان صد آه و وادیا کنند زخم خورده باز آنسو میروند دلبری را دلبر آغوا آورند خویش را صد گونه آرایش دهند جلوه فرمایند و باز آنکه حجاب آن نه باز آیند و ایشان نیز هم جوشش عشق است این اندر طرف جوشش عشق است در سنگ و شجر جوشش عشق است لطفه را نگ</p>	<p>واں دگر عشق بر پا کرده اند از غم و اندوه با غوغا کنند سنج دیده هم پئی شال میدوند چونکه دل بردند اغوا آورند پائی کس از لرزه انگشتش نهند جان مشتاقان ازین غم در عذاب در دهم جویند و در ماں نیز هم عشق چو تیر شید در برج شرف میدهد مقدار خود هر شے شمر در شیره رفت و شد شکل بشر</p>

در هر شری نهاده اند

<p> سنگ شکل لعل اندر کاں شدہ گل دہد ہر شاخ وہم آثار ہا سر بر آوردہ گیاه وہم گہر چشم گہیاں دارد از اندوہ ہا از محبت صاحب عرفاں شوی ہم ز فیض عشق جاں دارد قیام بیگماں عشق است اسرار است </p>	<p> ہم ز جوشش انجیرہ بار اہل شدہ جوشش عشق است در اشجار ہا جوشش عشق است اندر بحر و بر جوشش عشق است اندر کویہ ہا رد طلب کن عشق تا انساں شوی شد ز فیض عشق عالم را قوام پس بغیر عشق کائنات خام ہست </p>
--	---

حیرت در اسرار غیب و صنعت الہی

<p> انبرای چہیت این غوغا و شور وز تردد و ہوش و عقلم ترہ شد ساحری و زود طرار است این عقل از خود رفت و دانائی نماند کہ شود مسحور را بس کشف راز نیست خستہ دل ز ماتم ہائی تو </p>	<p> این ہمہ حق است لیک ای فی شور اندیز اسرار جانم خیرہ شد من چہ گویم تا چہ اسرار است این سحر شد در چشم بینائی نماند بہنما دیدہ نمنے آیم باز سیر بنود جانم از عنمائے تو </p>
--	--

آب از سرففت و لیکن جان من گو بظاہر سوختن در آتش است ذلت و خواریست گزینش کسان نیست جانم سیر زین سوز و جہنم پس بلا مارا خسرید اریم ما گرچه پیرم عشق دارم من جواں	نیست سیر از عشق نیار پرفتن لیکہ جانم اندرین تنگی خوش است سوزش عشق است راجتہائی جاں گرچہ شد صد بار خوار و ہم زبوں گو بظاہر از غمش نزاریم ما قوت عشق است در این ناتواں
---	---

يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَحِكْمٌ مَّا يُرِيدُ

من کیم تا خویش را گویم منم ہرچہ ہست این جملہ از حق میرسد ذکر جباریت نے جبر است این جملہ عالم ہست بین العصبیین می کشد کہ در حقیقت کہ مجاز چوں قلم در دست نقاشیم ما دست قدرت ہرچہ مارا آفرید	برادر تہائے او دم می زنم آلہ قدرت منم در نیک و بد تابع حق خلق و امرند امی این جملہ از جباریش در شور و شین چشم دل بکشا و ہیں ای اہل راز از ثقیاتان یا کہ ادب اشیم ما خیر و شر بر حسب آں آید پدید
--	---

نئے نگوید ہیچ از خود نیک و بد	تانه نامی اندراں دم را دم
نالہ من سر جانار را گواہ	من ز گفت او گویم آہ و آہ

اجرائی کار عالم اگر چہ از عیب است لیکن بغیر صورت

نہ بندد

گر نماید شعر من شکل مجاز	تو بچشم غور ہیں امی اہل راز
خود مجاز آمد حقیقت را ظہور	غیر تن از جاں برداری سرور
جاں نیابی غیر تن گر بنگری	با تو گفتم ایں مثال سر سری
بود قادر حق ہدایت را بما	پس چرا مبعوث کردہ انبیا
نور حق نے انبیا ظاہر نشد	جان جاہل زیں سخن ماہر نشد
منکر اسرار ہست اہل غور	حاجبِ ادگشتہ اورا چشم کور

فی سبیل التمثیل

ہمچنین حسن است در صورت عیاں	غیر صورت در نظر کے آید آں
حسن صورت نیست مگر تو بنگری	می کند اندر صور جلوہ گری

ز احمقی تو بر صور چسپیده
 جاں برای آنکه میکردی نثار
 جانش قایم جسم قائم لیسکه تو
 برده دل ایچہ از تو زو آگہ نہ
 نوزمہ انپر تو خور بوده است
 بہر ایں مجنونسٹ سوداے دگر
 اسی دلم لیلیٰ معنے را نگہ
 ہچو مقناطیس داں حسن نگار
 حسن و جاں چوں گوہر یک معدن اند
 جاں چو ہست از عالم حسن و جمال
 حسن ہم از ثمرہ آل گلشن است
 در پے آل آشنا جانہا انیں
 یافتہ ز اں آشنا ہر گہ نشاں
 مخبرند ایں ز اتحا د معنوی
 نیشند آگاہ ز اں نسبت کہ ہست

حسن را کی عاشقا فہمیدہ
 چونکہ رفت آل حسن شد پیشت چو مار
 سیر از گشتی و ز حمت شد رفو
 جان من واقف ز نوزمہ نہ
 غافل زو کہ تو دل بر بوده است
 غیر ایں لیلیٰ است لیلایے دگر
 کز پے او جاں چو مجنوں در بدر
 میکند بس جذب دل بے اختیار
 ہر دو با ہم یار و مہمان تن اند
 خوش گل رخنا ز باغ لایزال
 مثل مہمان عزیز اندر تن است
 میدوند از ہر طرف بے اسپنیں
 جاں چو مجنوں سوئی لیلیٰ شد رول
 فہم کن ایں رمز و بگذر اندوئی
 غافل اندوئی ہر دو گر دیدند دست

نے خبر گشتند آں ہر دو عزیز
 غیر عارف جملہ را داں نے خبر
 نے خبر از اصل و ز اسرار او
 پس بدین نسبت بود میلان دل
 زین سبب جانراست سر ساز خوش
 بابت آگاہی از اصل خوشی
 جان من واقف شود اصل سرور
 می کشد پیرنگ سوی خویشتن
 تاز صورت سوی پیرنگی روی
 اصل خوبی می کشد سوی خودت
 صافحت در سینہ ات سری نہاد
 ز انچه گفتم میفش ادراک کن
 بلکہ آں چیزی کہ کرداش پسند
 معنی این رمز را بشنوز من

ز اتحاد معنوی گم شد تمیز
 از حقیقت ہائی عالم کو رو کر
 ہر کسے جو یان و پویاں کو بکو
 گشت چوں سیل العرم میلان دل
 سوی حسن و بوی خوش آواز خوش
 تاز ہجر آئی سوی وصل خوشی
 تابروں آئی تو زین وار القور
 میکند مست بہ بوئے خویشتن
 تا نامانی در خرابی اسے غوی
 تا مبدل گردد از نیکی بدت
 تا از وائی تو در ببط و کشاد
 از کد رو جان خود را پاک کن
 خوبی معنی تست ای ہوشمند
 با تو از اسرار میگویم سخن

در تعریف انسان کہ مبدع ہر کمال است

ہرچہ بینی پر تو شوق تو است
دیدہ دردی تو عکسِ فہم خویش
در تو ہست این حسن نے اندر حیں
گر کنی تو غور این اسرار را

از تو پیدا گشت وہم پائے تو بہت
پس ز فہم تو شدہ جان تو ریش
تو ز کم فہمی خود گشتی حزنیں
اندکی با تو بگویم ماجرہ را

در تطہیر

از مرض چوں اشتہایت کم شود
نفس تو نفرت کند ز آلِ خوش طعم
عارضہ چوں رفت رغبت شد پدید
تشنگی مر آب را افزود ذوق
دوست چوں دشمن شد اندر چشم تو
رغبت ہر شے بود مقدار جوع
ذائقہ بدید یقین حسبِ طلب
بنگر از خود اچھے پیرا میشود
اچھے بینی صورتِ علم تو است

بر طعامِ خوشِ دلت کے میرود
بویِ خوش کے خوش کند اندر ز کام
خستہ حوزا بود پیشِ نرید
بہر عین شہرِ جماعش مثل طوق
از خلافِ طبع وہم از خشم تو
خطِ آن از جوع مے یا بدوقوع
فوق ہیں تو در علی و بولہب
حسبِ علم و فہم تو دل مے رزود
خوب و زشت و نیک و بد بلا و است

<p>خواب آمدی که بیهوشی رسید علم خود را قوتِ صانع بدین جمله عالم را خیالِ خویش دال بهر ادراکِ توئی آمِ مثال</p>	<p>صورتِ عالم ز تو شد نا پدید میدهد تقلیب هر دم این چنین اچنه بینی از نهان و از عیاں تا بغضی معنی تخم و نهان</p>
--	--

در معنی حدیث شریف اذ اماست فاستو

<p>باشنوا کنول اندک از سر سخن چون خواب خوش در آئی یک دمی شکل ما پیدا کند بر تو خیال بینی اندر خواب تو شهر و دیار کس نباشد غیر تو آن خود توئی خود درونِ خویش در سیر آمدی این همه شکل خیالِ خویش دال وسعتِ معنی خود را کن نظر پس به بیداری تو نیز این خواب بین</p>	<p>تا شوی آگاه و مردِ متحن تو درونِ خویش بینی عالمی گفته اند اهل سلوک این را مثال مثل این عالم کنی صد کسب و کار لیکه خود را می ندانی از دوی که بکعبه گه سوی دیر آمدی اچنه اندر خواب شد بر تو عیاں در فراخی برتر است از بحر و بر عارفان دیدند عالم را چنین</p>
--	---

دیکریے را ایں چنین گے دادہ اند	در تو صنعت ہا بسے بہادہ اند
ہم سمیع و ہم بصر اے خوش لقا	کہ دہیدا بر صفات خود ترا

در معنی لولاک لما خلقت الافلاک

<p>ای برادر معنی لولاک ہیں ذرہ ہائے علم اورا ہیں اثر سر لولاک و مراد کن نکاں پانہی شاہانہ بر تخت شہی بودہ است از جہاں حیات جملہ تن جان ما خاکِ سگانِ کوئے او چوں سگانِ گرسنہ افتادہ ایم سوئی مشتاقاں خدا را باز بین از ہجومِ سوز جہاں فرسودہ ام خوش نباشد زیر پردہ آفتاب یک جہاں بہر تو آمد منتظر</p>	<p>ذرہ از علم جان پاک ہیں لغت احمد من چہ گویم اے پسر تا چہ باشد ذات آن جانِ جہاں گرد می یابی ز سرش آگہی او چو جہاں آمد جہاں بہچوں بدن صد جہاں باد افدائے رویے او بر دوت از عجز سر بہنادہ ایم بہر حق یا رحمتہ للعالمین چوں کینہ امتانت بودہ ام سر برون آور خدا را از حجاب فہیش را تا چہ داری می منتظر</p>
---	--

<p>سوی محروماں برحمت یک نظر محرم از سوز درونم بوده است شیئا الله از جمال روی تو پیش حق فریاد کن از مفلسی تلبکے در بحر سوزی روز و شب تا کند باب کرم بہر تو باز بروی و بر آل و اصحابش تمام</p>	<p>چشم کوراں را توئی نور بصیر آنکہ این فرمود خوش فرموده است مفلسانیم آمدہ در کوئے تو گر تو خواهی کہ بعشق دی رسی عشق او میخواہ و اورا کن طلب کن بہ پیش حق دعا ہائے دراز ز احمد سکیں بہ احمد صلوات</p>
--	--

بقیہ شرح حسن کہ بالا در نظیر ذکر رفتہ

<p>ست شرح حسن نا در ماجرا والا حدیث حسن پایانی ندید ضعف صانع بہ پس ظلمات ولور می دہد از دلبری او خبر حسن دایم در ترقی و کمال زانکہ او از سایہ ولور حق است</p>	<p>بشنو اکنون ذکر باقی ماندہ را ذکر دیگر در میاں آمد پدید حسن او در ہر صفت دارد ظهور ہست ہر جائیکہ خاص اندر بشر شکل ناسوتی است گواند زوال تو مقید دانی و او مطلق است</p>
---	--

<p>تو بچشم غور ذات او نگه گشت با تشبیه تنزیهش ندیم مرد و دانشمند آگاه هست زالی که ز راه ملک فرحت آورد که بوجد روح سازد بے شور که ز راه علم و حکمت بر قلوب که ز راه نان و گه بشد و شر دل بر دشتاق آل سیم هر زمان از شکل دیگر سرزند و دیده و اکرن گشت عقل تو سلب</p>	<p>هست دایم در صور هاجلوه گر حادث آمد شکل حسن آمد قدیم که کند جلوه در بین و گه در آل گاه از ملکوت دل راسم برد که ز ذکر خود فراید صد سرور که ز راه صورت زیبا و خوب که ز راه جاه و گه از مال و زر گاه از بی صورتی که از صور هر زمان یک جلوه و یگ کند نیست کس مر غیر از جذاب قلب</p>
--	---

در معنی آنکه محققان از تلوین عروج کرده به یکین می

آرامند

<p>با تو از تحقیق گویم یک سخن از بجز غفل اندیش است</p>	<p>ای برادر گوش کن به مری زمین ایس سرور و فقا که چه خوش است</p>
--	---

<p>از تجدد و تلویین وار ہی از کشاکش ہائی تلویین باش دور ہست در تنزیحہ تمکین اے غوی جان تو محروم از تنزیحہ شد فہم کن معنی اگر داری تیسرہ در تلفظ چند داری جان گرو حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوُجُوْهُكُمْ حسبنا اللہ للہدایت والرشاد</p>	<p>گردمی در کوتے تمکین پانہی حسن صورت گر تر بخشہ سرور ہمدکن کز علم خود بیرون روی چوں مقید علم در تشبیہ شد ایں دو لفظ آمد بگفتن اے عزیز تو ز لفظ آخر سوئے معنی برو اندرونِ معنیش رو باش گم زین ہمہ تعریف حق آمد مراد</p>
--	---

در بیان مبداء و معاد

<p>جوش زو تنزیحہ شد نور و سواد قطرہ باران مثال سنگ شد روز غیب آورد عالم در شہود فہم کن اسرار ایں آیات را آمدہ در قید شیشہ آں پری</p>	<p>بشنو اکنوں تو ز مبداء و معاد چونکہ آں بیرنگ اندر رنگ شد جوہر جاں را عرض چوں شد وجود حسنِ عشق آمد تجلی ذات را شد ز حسنِ عشق ایں پردہ دری</p>
--	--

در نظیر

فہم کن معنی اور ا از مثال
پس بدین مستحکم است ایمان ما
ز مثالش دل بہر سوئی رود
سبکند در امر حق دل ا مثال
فعل حق را فعل با مانہ ظل
در دلم این قصد از بہر چہ خاست
کز کجائے آید این در قلب و جاں
جملہ خلق از غیب آمد این چنین
اندرونِ بطن شد شکلِ بشر
بہ چنین ایجاد عالم را بد اں
بر علا از حکم رب العالمین
صنعتِ خلاق عالم را نگہ
از پے تکوین عالم اے امیں

بہ چنانکہ اصل فعل آمد خیال
خالق فعل است حق و در جان ما
از سوئی حق فعل پیدا میشود
ہم نہ راہ و سوسہ یا از خیال
و بہر سو می رود آنکہ ز دل
می ندانی اینقدر کیں از کجاست
فکر گرا ری پے ادراک آں
غیر گشتن نہ فہمی هیچ نہیں
با مثالِ نطفہ از پشتِ پدر
آب بود آخر چہر گشت استخوان
یا چہ بار اں شد بخار این نہیں
باز آں بار اں شدہ شکلِ حجر
عادتِ اللہ بہت جاری این چنین

جذب و رغبت جن و عشق آمد سبب	انپے اجر اے کار از سوئے رب
جذب و رغبت روح و رب فعل دران	از جناب ربّ ارباب ای جواں
ہست جاری انازل این تا ابد	زاں خدا کہ مالہ کفو اُخسند

در معنی عشق و شرح کُنْتُ کُنْزاً مخفیاً

پس بہر جا جذب و مجذوب ہست	پس بہر جا راغب و مرغوب ہست
ایچہ از تو دل بر حسن است آں	ایچہ رغبت ہست عشق آنرا ایچواں
این جہاں نیز دو صفت دار و ظہور	خواہ باشد حزن یا باشد سرور
کُنْتُ کُنْزاً مخفیاً آمد گو اہ	چہل نداری آگہی کار است تباہ
شد ز حب حق ظہور این جہاں	حب را گویتہ قول کن نکاں
حب پیدای چو غالب شد بذات	گشت ظاہر اول اسما و صفات
شد تجلی چوں اناں جبروت را	داد خلعت صورت ملکوت را
گشت ظاہر بعد اناں ظلمات و نور	شد مواجہت تلامذہ را ظہور
در تنزل این چنین در بہات یحی	این ہمہ را از صفات ذات ہیں
پس براے انتقام و ہم ادب	ابنیا و شرع کردہ بعت رب

هر که را بنود ادب کے آدم است
ظاہر حق صورت عالم بہ ہیں
رہ رواں راستہ صراط مستقیم
بنگہی این را بچشم معنوی
مذہب عارف بتو کردم عیاں
معرفت از بندہستی رستن است
گم شوی از خود روی اندر سکون
غیر بای عشق این رہ طی نشد
عشق آید چون براق بر کشد

نیست آدم بل ز خرد بچم است
باطن عالم بدان حق را یقین
یک طرف گشتند از امید و بیم
ای برادر گر رہ معنی روی
رہ روی هست این نہ تقریر و بیال
آرزو ہا و ہوا اشکستن است
جاں رہد از بند و دام چند و چون
تا کہ رحمت ہا ز حق بروی نشد
تا مقام و منزل قرب ورشد

نظیر در قرب حق

قرب حق باست ہر جاہر زماں
یا چو قرب خواب کان با دیدہ است
از عدم ادراک دارم اضطراب
کہ دجائی خود درون چشم تو

لیکہ تو دوری چون از قرب جاں
اندر ول دیدہ جا بگزیدہ است
از تو چہ ہم ای جہاں میں خال خواب
خواب را ای دیدہ دیدستی گو

گرچہ اور دیدہ جائے خود گزید	لیکہ کس مخاب را ہرگز ندید
خواب آید علم دیدن گم شود	علم آید خواب از دیدہ رود
ہر دو ضد اند با ہم اے پسر	چوں یکے آمد بروں شد وان گر
بچنین ہستی تو ضد خدا	از خودی بگذرد می سونی خود آ

ردہ

در معذوری و مجبوری بندہ

باز می آیم بشج این حسنوں	زانکہ دل دارم از و مانند خوں
چونکہ دارد جان من با سوز ساز	می کنم من شرج درد خویش باز
کو بجالی عقل و ہم تدبیر را	تا کہ تقلیب آورد وقت دیر را
نہ می آرام دے پائے گریز	خلق ما و دشمنہ ہائے تیز تیز
میخورد چوں شیر ہر دم مغز جان	بہر خوں ریزی مابستہ میاں
می طعم چیں بسلاں بے سنگ لالہ	شد ز تیغ جہد او دل شاخ شاخ
از خلاف خویش ترساند مرا	باراندہ پردہ شوراند مرا
میدوم از زخم چو گاہ ہر طرف	گویی دوش گہ در سہو و گہ شرف
خواری ما دوست و او دنا زین	شور افکنندہ بد لہا و انا زین

چوں نباشد یک جہاں ز نوخوار و زار
 زین سبب دار و مرا در شور و شہر
 این مصیبت ہائی من جود و یست
 بر سرم چندیں بلا بگماشته
 گر بندوی شور عشا قاف عیاں
 بہر اظہار جمال خویشتن
 عاشق است او دگر بر حسن خویش
 آں یکے را در مجاز انداختہ
 آں یکے در بخودی شد ناپدید
 آں یکے در عشق ربّ ذوالمنن
 آں یکے رفتہ سوئے راہ صفا
 آں یکے را راہ دادہ سکوہاں
 ہر زماں دل را دگر رنگ دگر
 این ہمہ تلویین وصف عالم است

در غم ماہ شد رضاے آں نگار
 از جنونم من میان مدو بسر
 شاید اندر خواہیم سود و یست
 تا کد امی مصلحت انگاشتہ
 حسن اندر پردہ خودماندی نہاں
 عاشقا ز دادہ صدر بخ و من
 ہم ز عشق خویش دار و سینہ ریش
 واں دگر سوی حقیقت تاختہ
 واں دگر از عشق نالاں شد شدید
 واں دگر در بہت پستی چوں شمن
 واں دگر اندر ہوا شد مبتلا
 واں دگر از تن پستی در زیاں
 ہر زماں شکل دگر آید نظر
 صاحب تمکین دین عالم کم است

در مذمت عقل کہ از غلبہ ہوا در فساد می افتد

<p> چوں حقیقت کرد رواند مجاز پس مجاز آمد حقیقت را چو دلق نے مجاز آں کہ بشکلی جاں دہی ہستی تو کفر و غازی عشق و دل تا کہ تیز کفر خود فانی شوی پانی بر سلم و بالاے روی نے کہ از اعلیٰ در آئی در خاک عشق علوی ہست و تن سفلی بدال جاں شناساں عاشق جانانہ اند اہل جاں سرور اند عشق خدا علم تو چوں شد مقید با صور بعد از اں افتی بظہوت بالیقین ای مشوش چونکہ شہوت ریختی آں زمان عشق تو افسردہ شود بالیقین در دل مگر نادم شوی </p>	<p> لازم آمد شرح سیر عشق باز بہم جو حق کہ شد نہال پیدا ست خلقت بلکہ آں کنہ ہستی خود و ارہی جان مشرک را رہاند زیر جہاں مرد حق گردی و ربانی شوی تا از اسفل جانب اعلیٰ روی گر نہ فہمی بر سر جان تو خاک حسن چوں جہاں اندرون ہوی نہال تن شناس این شمع را پروانہ اند اہل تن دایم ز شہوت در بلا آمدہ جاں تو در راہ خطہ با چنین عشقی است شیطان ہم قریں از سر راہ صفا بگر بجنتی چونکہ شہوت از تننت بیرون رود سر خود را یاب آخر اے غوی </p>
--	---

از پئے اجرائے نسل آمد بکاح
 حق پرستی رفت و گشتی بت پرست
 عشق خود را آتش دوزخ مکن
 عطر بہر بوی کر دن آسودہ
 تلخ کام تو کند گزناں خوری
 ہر فساد آخر ز عقل کو دن است
 ہر بنی آدم بذلت از ہواست
 ایں ہوا باللہ تخم دوزخ است
 از ہوا خود بر حمت ہر کسی است
 ذلت و آفت ہوا و شہوت است
 زین سبب شد عشق صورت ناپسند
 کہ دیں پرودہ بود شہوت مراد
 مبتلائی صورت انگہ پاکباز
 عاشقی و عصمت و مردی بجاں
 صحبت و ہم خلوت و دلبہرہ بر

ورنہ اصراف منی کے شد مباح
 جان تو از آتش دوزخ ترست
 جان خود را مایہ آنخ آنخ مکن
 نے برائے شرب و خوردن آمدہ
 از فساد فہم اے جاں مدبری
 شہر طبع تو ترا خود رہزن است
 کسر شہوت کار مردان خداست
 مرغ جاں زیں دانہ دائم دروغ است
 ورنہ راحت ہا و رحمت ہا بسی است
 جاں رسیدہ زیں بلا در راحت است
 پیش دانشمند و مرد ہوشمند
 ہست اندر عشق صورت صدفِ فساد
 در جہاں بس نادر آمد ایں مجاز
 ایں چنین مردیست تا در دہ جاں
 نفس پاک از میل نے کارِ بشہ

عصمت بی بی است از بے چادری
 خواجہ را انجمن مرشد شتاب
 از سنان غصہ جانزا کم خدائش
 چو پریشان و بسی آشفته ام
 بے پناہت در ہلاکیم و بوار
 می کند بر پانہراں شور و شر
 لیکہ این شور ہوا کس کم ندید
 الا ماں اے وارث مایکساں
 وہ ادب اے رب نہہراں چار
 گشتہ ام چندیں تباہ و خوار زو
 چوں بگس در شہد پایم بستہ شد
 دروعل نے خوف و ہیغم میرود

آنگہ او ظاہر کند خود را بر می
 جانِ عاقل دید در دوری نجات
 زین سخن اے خواجہ رنجیدہ مباش
 زانکہ این من خویشتن را گفتم
 یارب از من شرّ شیطان دور دار
 ایں ہوا سرتابہ پا آمد ضرر
 صد ہزاراں جاں ز تن شد ناپدید
 عمر آخر آرزو ہا ہچمن اں
 عمر آخر میل طعم طفل وار
 چوں نہ تالم چوں بنام شہ زار زو
 از ہوا نفس جانم خستہ شد
 باز این خر پند کس بے نشود

در معنی حدیث شریف لیس للمؤمنین حسرت الموت انما لم

حسرت الموت

ای خراج حق بپرس از وقت مرگ
 صرف حق کن عمرو هم انفس را
 صرف انفس را کنی جز در خدا
 حسرت تو آن زمان کی سودمند
 تا بناسی وقت مردن دردناک
 صرف شی را بے محل اسراف دال
 شغل غیر الله را اسراف ہیں
 یک زمان یک لحظه غافل مشو
 دزد و میداں ہر خیال غیر حق
 تانہ این سرمایہ عمرت برند
 ای دل کم فہم رو ہوشیار باش
 طفل جانہ اگر گفرت میخورد
 بلکہ گرگ و دزد و خود آں خود توئی
 باتو گویم اندک از سرنہاں
 تانہ اندر رنگ اوفانی شوی

جان پر حسرت بر می بے ساز و برگ
 متبج کم باش مرخصا س را
 سخت حسرت ہا بر می بر ما مضی
 ہوش اول بایدت اے ہوشمند
 ہم شود جان توا از اسراف پاک
 تو ز قرآن معنی آیت بخوان
 گفت اللہ لا یحب المسرفین
 این سخن با گوش دل از من شنو
 ہوشیاری کن بگیر از من سبق
 ہر زمان اندر کمیس درد دال و درد
 حال دزد دال کردہ ام من بر تو فاش
 ہر زمان روح ترا بر می درد
 غافل از اسراف ہر سودوی
 از ہوا می غیر خود را وارہاں
 غافل از ساطر تیر بانی شوی

<p>خویش میداں کیں منم در بکل حال بالیقین تو خویش را میداں بهال در هوای نیک نیک اختر توئی عاقبت محمود مرد راه را گو بظاہر نیک بینی هست بد جملہ عالم بہر تو پیدا نمود جملہ عالم چاکر و لالائے تو امن بدہد تا ترا حق زیں بلا</p>	<p>چوں ولت مصروف شد در یک خیال اچنہ درد دل جا بگیرد اے جواں گر خیال شمر بود خود شد توئی جام دہ درد دل تو غیر اللہ را ہر کہ جانت راز حق غافل کند ادب اے خود ترا دادہ وجود چوں شوی غافل از دای و دای تو از ہوا بگیریز در ذکر خدا</p>
<p>مناجات بدرگاہ خداوند کریم و طلب نجات از ہوا و نفس لیم</p>	
<p>جان و دل گردید زوزار و زبول در پناہ خویش گیر اے ذوالمنن مبتلا شد در بلا صد بار جاں نفس کافر اسپ ہمت باز ماند</p>	<p>آہنیں مددی کہ دارم من دروں زیں بلا ہا عاجز آمد جان من کورئی طبعم ز رفت از امتحان گرچہ جانم زیں ہوا ہا تنگ ماند</p>

مادر دین شہد پابستہ مکس
 پس زشت نفس مادر اور وار
 میزند بر جاں بہر دم نشتری
 بل رسیدہ کار دش بر استخوان
 عاجزم من یا کریم الا کر میں
 رحمتی فرماؤ فریادم برس
 زخم ہائے کمنہ را مرہم توئی
 جرات و ہم تو تم شد آشکار
 تو رواداری غلاست را کہ غیر
 کیست جز تو تا بہ پیش اور دیم
 از سر لطف و کرم اے رب دیں
 دستگیرم شو بر حمت اے کریم
 یوسف در چاہ طبع من اسیر
 خلق ما انعام تو اے کبریاست
 جرات طبعی کہ دارم من بتو

در دمار ای خدا فریاد رس
 عفو کن بر ما تو اے آمرزگار
 ہچو مومن کو بدست کافری
 او چو دیوی من چو موری نا تو اں
 سوئی ایں بیکس بر حمت نیز ہیں
 بیکس و بس عاجزم دادم برس
 پر غم من دافع ای غم توئی
 پس امید از فضل تست ای کردگار
 از حرم گرداند و آرد بدیر
 داد خود خواہیم و جہانش شویم
 باز خمار از دست ایں لیں
 ماز دست نفس زاریم و سقیم
 تو بر آرا ندو بر حمت اے امیر
 غیر کوشش ہا و استعدادات
 از کم ہایت کہ ہست آں تو بتو
 بمغز تہہ

<p>غیر استحقاق ہست اے ذوالمن غیر انعام تو اے خلّاق نیست قرب خود انعام دیگر کن بمن و در فراق انداز دو جاں را خورد ما بدام او فتادہ ہچو عبید و ز کرم ما را اماں دہ زیں بلا زیں بلا ہا عقل عاجز گشت و نگ از کریمیاں عاجزاں را صدامید کہ بر آ رہندم ازین حسد ان غیب از ہوا ہا آبروئے خود میریز نفس کا فر بس قوی تو نا توان</p>	<p>پس رسیدن بر مراد خویشتن ایں زلف است استحقاق نیست کردہ انعام بر ما جان و تن دور دارم ز اں کہ دور از تو کند دہ اماں زیں نفس پر از مکر و سید تو فیضل خویش جانم کن رہا زیں کشاکش ہاست جانم سخت تنگ تو بر حمت دہ رہائی را نوید دارم امید از وفاداران غیب احمد اور سایہ پا کاں گریز رو بسجدہ از خدا میجو اماں</p>
--	--

در عزرا نہ در دمندی را کہ از درد خود بیقرار است

بار و قبول خلق چہ کار

<p>کس ہم زیں در دیارب کی بہم</p>	<p>بنیلا ام روز و شب در درد و غم</p>
----------------------------------	--------------------------------------

<p>من نہ گفتم شعر گفتم درد خویش شاعر مے تابگویم قصہ ما نیست شخرایں ماتم و نوحہ گریست من حدیث درد با جاں می کنم من سخن گویم بحسان مستمند مبتلائے درد جاں داریم ما لیکہ جاں من درین سودا خوش است</p>	<p>دارم از غمنا بی من سینه ریش میخورم خون غم و زین غصہ ما چون نداری درد پیش سر سرایت من بیان سوز پنهان می کنم نے مرادم هست از تقدیر و پند روز و شب از سوز خود نایم ما گوهر افروزه گاہ چون آتش است</p>
<p>در مراح در دل و سوز عشق</p>	
<p>ای خوش آن سکاندرو سودا است ای خوش آن جانے کہ شد محزون او ای خوش آن شہی کہ گریان و سیت عشق تو سرمایہ ایمان من عشق سازد از خیال و فکر پاک</p>	<p>وی خوش آن دل کوشده سید است وی خوش آن عقلی کہ شد مفتون او وی خوش آن سینه کہ بریان و سیت عشق تو خلد بیت بہر جان من عشق دارد بہر قلب دردناک</p>
<p>در مذمت فکر و خیال کہ روح را مجروح می کند</p>	

عشق بنم فرحت آراید بدل عشق جان را راحت افزوں می کند عشق باب فرح را مفتوح کرد عشق مشاطه آبرو رنگ دل	نغمه مردم خزن آسزاید بدل فکرت و اندیشه دل خوں می کند چونکه فکرت روح را مجروح کرد ایں خیال و فکرت آمد رنگ دل
---	--

در معنی حدیث شریف **اَلَا اِيْمَانٌ مِّنْ لَاْ مَحَبَّةٍ لِّهِ**

پیش حق انبیت غیر از خشت و سنگ ای لمن لا از محبت و لوله هست حیوان بلکه از حیوان کم است گم و عمر خویش آں احمق تلف در بدانند اندکے دانند ز فسق طالب مرده چو پور مرده شو ایں سخن باور جساد می کی کند میرود خوش در خیال خویشتن آں یکے ز آل شادود دیگر در طرح	هر دلی که عشق در وی نیست رنگ گفت پیغمبر که لا ايمان له هر که عشقش نیست او کی آدم است اوند اند غیسر جفتی یا علف مردہ دل پس کے بدانند قدر عشق مردہ دل هستی از اں نے مردہ جو عشق خود می است و ہم می کند هر یکے بر حسب حال خویشتن کُلُّ حَرْبٍ اِذَا لَدِيْهِمْ وَرَفْرَحٍ تمام کرده از آنکه نزد ایشان است شاداند
---	--

انچه از خیر است و شر احوال او
خسته جان هستیم ما از در دیار

باد بر هر کس مبارک حال او
نیست ما را با چنین افسانه کار

در عذر ناصحان و عاذلان ملامت گرو نکته چینیان عیب بنیان از سر عشق تجیس

سودده آزار این دل ریش را
پیش تو گر عشق صد گون آفت است
چون کنم دارد چنینم کردگار
صبر کن ای خوابه وز مادست شو
زیر کی نبود ز مجنونان مصاف
از ملامت بر سرم سنگی فزن
که جز دارم من از قبح و حسن
ای ادب و ال عفو کن از بهر رب
جامه خود را سلامت بر کنوں

می کنم من شرح در و خویش را
در عشق دوست ما را راحت است
تو سلامت باش و ما را در گذار
روز مجنونان ادب دانی مجو
از سخن چینی بکن ما را معاف
رحم کن بر ما و بنگر حال من
بتلا هستم بدر و غو یشتن
عقل نبود از جنون جستن ادب
جامه چاکانند ایناں از جنوں

زو بکن از کوئے بدنامی حذر
 دور از حال تو تا کے وارو گیر
 پس سلامت کن گذر از کوئے ما
 زود تر از کوئے رسوائی گریز
 نه پوشدار این سونگر آں سونگر
 ما دایں دیوانگی انگاہ پسند
 ما ملاست خوار عشقیم و بلا
 چوں تو از روز بد من در غمی
 گز ترا روز بدم آید نظر
 تا ز روز تیره ام آگه شری
 کشف گردد بر تو زین روز چه
 تاجه لذت هاست در نارنجی من
 لم یذق لم یدر بین قیل کرام
 تاجو کوہ طور رقص آری بدست
 تاجو مجنوں زین جنوں جانرا کنی

تاجو کوہ طور رقص آری بدست
 تاجو مجنوں زین جنوں جانرا کنی

اندر ننگ و ناموساں گذر
 در مذلت کن رہا چندیں زیر
 تا تلغزو پائے تو در جوئے ما
 در غم بات آبروئے خود مرین
 تو ز کوئی ما چو صرصر کن گذر
 خویش را اندیشہ کن اسے ہوشمند
 نے سلامت جوئی ناموس و حیا
 من در افزونی تو دانی اش کی
 وجہ اش را بچشم من نگر
 گردمی در کوئے مجنونان روی
 کہ جالش شرم دارد و مہر و مہ
 تاجہ راحت هاست در غار بی من
 ای جادی سوئے سوزِ ماحرم
 تاجو خانہ شوی از عشق مست
 تاجو فرہاد از غمش تیشہ زنی

<p> از انکه ما از عشق مجنون گشته ایم کاله های حسن را ما داله ایم این جنون امر و نه اندر جوش هست بهنجو دریا موج زن آمد جنون این دل مجنون و یاد در دے یار عقل و صبرم را بود آخز نگار یک زمان فرصت ندارم چون کنم با خیال دوست میگویم سخن </p>	<p> از حصار عقل پیروں گشته ایم گردمه رویاں مثال ہالہ ایم شد ز عشق دوست بس شیدا دوست اشک از دیدہ رواں چوں سیل نیل عویش گذر مار است زویل و نہار بققراری داد و برد از من قرار از خیال دوست و نیا د صدم کرد خالی یاد او مار از من </p>
---	---

اظهار در جوہرت عاشق بحضرت معشوق

<p> گر روی در کوئی جانان ای صبا سوخت جانم شعله های حسن تو کیس تجلی سوخت جانم بهنجو طور نے تو ہر دم میخورم خون جگر کہ چو بسمل می طہر جاں در بدن </p>	<p> عرض کن حال مرا کای جان ناز کہ بود تا بنیم آں روئے نکو ای عجب ناری نہاں بودہ بہور باز آ بہر خداحال مگر از فراقت سوختم ای جان من </p>
---	---

باز دیگر آودر جانم نشین
 اندرون دیده من جا بکن
 نار بخت سوخت جانم ای جلیل
 گریه ها دارم بعشقت چوں شعیب
 باز شو بر طور حبا نم جلوه گر
 ای مراد جان مجورال بیا
 ای سرور قلب محزونان بیا
 ای عمت غماز راز من بیا
 ای عدوی عقل و هوش من بیا
 ای مه نور نگاه من بیا
 ای مسیح جان پیمارا بیا
 ای شبه سرور سریر جان بیا
 ای تجلی سوسه طور من بیا
 ای بزمی از چند و چون من بیا
 ای منزله از میا و وز بیا

بیا بیا بیا
 بیا بیا بیا

آرزوی هست جان را این چنین
 خانه خود جان و هم دل را بکن
 آتشم گلزار کن همچون غلیظ
 از عنمت بر نایم آمده به شب
 چوں کلیم الله هوش من ببر
 وی حیات روح رنجورال بیا
 وی علاج درد مجنونان بیا
 وی ز تو سوز و گداز من بیا
 وی لبانت می فروش من بیا
 وی بت پر فتنه و پرفتن بیا
 سوی خاک مرده چوں بارال بیا
 یکدمی از غیر خود نهال بیا
 وی شعاع وادی ایمن بیا
 وی مقدس از منون من بیا
 وی غنی از دور و نزدیک بیا

ای گل خنداں بر بلبس نیا
 ای روح فرایم بیا
 ای سمن بوزلف چوں عنبر بیا
 ای جمال ماہ کنعانی بیا
 منکہ میارم میچایم توئی
 عمر من آں جنبش لبہائے تو
 دیدہ مشتاق لقاے پاک تو
 دل بصد جاں آرزو مند تو است
 ہجر نے تو کردگار من تمام
 وہ سزا ہے ہجر خوں آشام را
 کن اشارت ز گیس شہلای را
 کے بود کرد دست ہجراں وارہم
 جاں براقتضائے بنجاک پائے تو
 از وصالِ خویش جانم شاو کن
 تا کنم من جاں بہ پائے تو نثار

سوئی جز و خویش تن ای کل بیا
 از پئے توجیہ میسایم بیا
 دی رخ گلگون و سیس بر بیا
 دی علاج درد پنهانی بیا
 ماہی بے آبم و بس یم توئی
 مرگ نادیدن رخ زیبائے تو
 جاں چو صیدی بستہ فراق تو
 عقل با صد ہوش پابند تو است
 اے میچایم بہ بالینم خدام
 جلوہ فرما آں سُرخ گلفام را
 تا کشد این ہجر غم پیمای را
 روی تو بینم در آں دم جاں دہم
 تارہائے یابم از غم ہائے تو
 و انگم از قید غم آزاد کن
 پس مراد جان مشتاقاں برآر

شکایت عاشق بحضرت معشوق کہ شیوہ عشق است

تو رواداری کہ باشم این چنین
اندیمن غم عمر من آخر رسید
کن نظر بر من ز رحمت جان من
جان من انصاف کن تا چند صبر
پس مکن دیدار خود از من دریغ
اللہ اللہ روی نیک انگاہ بخل
اللہ اللہ با چنین حسن و جمال
اللہ اللہ با چنین روی و نگو
اللہ اللہ دلبری انگاہ ناز
چوں فرشته چوں بری کو تو نیک
بخل و روی نیک کے باشد بجا
روی نیکو را بہ باید غوی نیک
شیوہ عاشق کشی آموختی

بیقرار زار و غمگین و حزین
لیکہ غم را نیست پایانے دلیل
بیقرارم بہر آں روی حسن
بے تواند روز خم مانند گبر
بے تو چشم اشک می بارد چو بارین
خوش نباشد بارخ چوں ماہ بخل
قہر و خون عاشقاں چوں شد حلال
چہ عجب سنگین دلی و تند خو
ترک کن این شیوہ یا ای ماہ ناز
کاشکے بودی مگر خوشے تو نیک
رو بیا موز از قمر طرز سخا
ترش روی زشت دال ای روی نیک
جان عالم ای ستمگر سوختی

دوست کشتن از کجا آسدر روا
 دشمنان را کشته اند از ناخوشی
 کشتن بچارگان ای پر غرور
 جو رسکیں کے کند کافر پسند
 نیست رجمی مرتراے سنگدل
 شفقتی باید ترا بر حالِ شاں
 بیدلاں را بر مرادِ خود رساں
 عمر باشد کز غمت زارم ہنوز
 نے رخت ای ماہِ جاں افروز من
 سو ختم ای جاں ز بے مہر می تو
 کم نگر و دہیچ از تو اسے پی
 کہ ز عمری کشتہ ناز تو ام
 جاں طلب آمد ز استغنائیت
 آتشی از عشق خود اندر و ختی
 خود زدی در من ز عشق خود شتر

جان من شرمی نداری از خدا
 ای عجب تو دوستان را میکشی
 از حیثیت و ز جو انزد لیست دور
 دہد دارد جان خود را زیں گزند
 بر سہر بچارگان تنگ دل
 چوں نمی پرسی تو باز احوالِ شاں
 خود مر فیض دامنند این بیکساں
 در و عشقت و اشتم دارم ہنوز
 از شب تار است بدتر و ز من
 چند سوزی جان من ای تند خو
 از تفقہ گر بسویم بنگری
 شیفۃ اے شوخ و طائر تو ام
 کشت مار آہ بے پروایت
 جان ماراے ستگر سوختی
 دیدہ و دانستہ گشتی نے خبر

جان من جو راست کار کافراں
 نہ انکے از قتل من بسل چہ سود
 چونکہ تو ہوا دہ دل بہر بودہ
 ہجو من از عشق گر گردی خراب
 از غم من آگہی گردا شتی
 دلہراں از درد چوں آگہ نیند
 میروند از سوئے مابسنے خبر
 چونکہ ایناں طالبِ جانِ بودہ اند
 از غم و از درد عشق آزاد و خوش
 رحم کے آرند گر گریم ہزار
 گوش کے آرند بر افغان من
 پنبہ اندر گوش خود نہاں ہی نہند
 سخت نے مہرند و بسنگیں دل اند
 نیست مرایں قوم را خوفِ خدا
 کار من ابتدا با سنگیں دلاں

سوئی کوئی ظلم اس پہ نہ دہراں
 نالہ ام جز سایہ عشقت نہود
 راہِ حزن و درد کے ہی بودہ
 آن نال آگہ شوی زیں بچ و تاب
 طرزِ جور و ظلم را بگذاشتی
 فارغ از غماتے ما خوش می زیند
 نالہ ام دانستہ اند از دردِ سر
 غافل از افغانِ من زان بودہ اند
 ماہیں میریم وایشاں شاد و خوش
 مفت اندر دامنِ شاں آمد شکار
 گر بلب از نالہ آید جانِ من
 تانہ افغانِ مرادادی دہند
 تانہ جاں گیرند جاں کی می ہلند
 نے بجاں رخی نہ در دیدہ حیّا
 پس چہ تدبیر من است ای عاقلاں

خون ماخوردند ایناں بیدریغ
 صد بلا صد فتنه را انگیختند
 آہ پیر جمی این خوش منظر اں
 طبع شاں چوں خار و صورت پھول
 سخت تر از سنگ و لمایش یہ ہیں
 در دل این قوم ہرگز رحم نے
 بتلا را امن نے از جور شاں
 بتلائی این بتان سنگ دل
 می نہ ترسند از خدا این قوم پہچ
 شعله ہائی قہر و ظلم افروختند
 نہیں الم نہیں درد من مجوس شدم
 من نہ ماندم عقل نے ماندہ نہ دل
 پس بدیں نوبت رسیدم چوں کہم

چوں نگریم زار زار از غم چو مین
 قتل ما کردند و خونم ریختند
 چوں فرشتہ شکل و دل چوں فراں
 زین غلش عاشق بود در شور و غسل
 گو نمایند بشکل ناز پس
 دوست خود را کشتہ پھول دشمنی
 غیر جاں دادن ز جانہا را اماں
 ہجو زندانی است دایم تنگ دل
 چوں تباں جان مادر سیج سیج
 نے خطا نے جرم مارا سوخت
 از ہجوم غم ز خود بیرون شدم
 ہاں گدائی خیالی بست بخل
 دیدہ را تا چند من جیوں کہم

مناجات

شو پناہم اے سرور ہر زحیر
 نیست کس چیز تو پناہ جان من
 زانکہ بپستی ہمیشہ سایم
 بے پناہت من بنی بینم اماں
 چوں ندارم تاب این بیخ و الم
 کہ تجدد ہائے امثالم خراب
 گشت عمرم در پریشانی بسر
 موج این بحر است چوں نے منتہا
 کن عطا مارا ازین ہستی نجات
 سخت مشکل آمد از ہستی عروج
 جلدہ کن تا شوم بخویش من
 آنچنان کن تا کہ در تو گم شوم
 تارہائی یا ہم از ہستی خویش
 از خودی خویش کُلی بگذرم
 در مقام بخودی جا دہ مرا

از سر لطف و کرم دستم بگیر
 امن دہ مارا خدا را زین فتن
 پختہ کن ہر آنچه ہست از خایم
 این غلام لتت بنگر پنجاب
 حل بکن از ہمت خود مشکلم
 از چنین داز چناں در ہیچ و تاب
 خوار خستہ چنہ گرم در بدر
 از تجدد با و تلوین کن رہا
 آیم از ہوش و خرد سوئی سبات
 وہ ازین دارا الحرب یا رب خرمج
 ز خہماتاکے خورم زین نیش من
 بخودم کن آنقدر گداز خود روم
 ہوشیاری ہست جا ز ہنجوش
 این قہای ہستی خود بردرم
 تارہاں از غم چون چرا

تاکہ آسایم دمی نے چند وچوں
 باکہ گویم چونکہ جان من توئی
 زندگی نے تو وبال جان من
 ایکہ دایم بیکہ من روئے تو
 یکدمی آرام جان من تو باش
 عرض دارم تا فرمائے کرم
 دل چو بدستی بکن دلداریم
 بردن دل پیش تو آساں شدہ
 دلبری پیش تو سہل آمد بسی
 راست گفت آن عاشق شوریدہ حال
 جان بمان آں دیار ہست
 جان من وقت است تا رحم آوری
 وقت آں آمد کہ غمخواری کنی
 جان من وقت سیجانی رسید
 زانکہ جان خستہ جان لب است

تابگیر و جانم آرام و سکوں
 چوں زیم نے توروان من توئی
 بلکہ جان من توئی اے سیم تن
 کعبہ جانست جان در کوئے تو
 قوت روح دروان من تو باش
 کے رہد جاں زیں بلائی درد و غم
 اندکے رحمی بکن بر زاریم
 بردہ دل میں چوں پری نہاں شدہ
 رحم دشوارست گویم بدکے
 دلبری سہل است و دلداری محال
 کش ز تہمار غریباں عار ہست
 بندہ پرورشور ہا کن خود سری
 دل بدست آرمی و دلداری کنی
 نوبت آخہ ہمشیدای رسید
 لقمہ جوئی مرگ بر خوان لب است

بر امید وینت بر لب مقیم
 مالکے خواہش خوان و یا بران
 آب بروی زیر یا آتش بزین
 خواہ ویراں خواہ آباد انش دار
 بادشاہی حکم و فرماں مر ترا
 لیکہ رحمت باید اے جانِ جہاں
 ز انکہ از عمری اسیران تو ایم
 زلف تو دام است و مادر وی آید
 امی سیجا جاں بلب بیمار تست
 باز آیکدم سیجا فی بکن
 باز آو بر لب من لب نہ
 باز آ ای جاں حیات من تو باش
 باز آ و دیدہ جائے خود بکن
 باز آ یکدم میان جاں نشین
 باز آ ای راحت جان و دلم

مرگ دہ یا با حیاتش کن ندیم
 نیست جز تو حکم کس بر ملک جاں
 کیت آن ناپیش تو گوید سخن
 بہر من دارا پسندی بہ زوار
 نیست کس راز نہ چون و چرا
 بر سر بیچارگان نیم جہاں
 تو عصای ماضی را بن تو ایم
 او فدا دہ در بلا چنبد بن زحیر
 باز آ و زندہ کن کیں کاشت
 پس علاج درد شیدائی بکن
 وای حیات رفتہ ام را باز دہ
 از سنان ہجر جانم کم خدائش
 باز آ دل را سرے خود بکن
 باز آ و با بخش بادل ہمقرین
 باز آ و حل بکن این مشکل

باز آہوش و خرد از من ببر
 باز آمار از ما آنداد کن
 باز آای مونس جانِ حزیں
 باز آای توسر و در جانِ ودل
 باز آای صحتِ بیمار یم
 باز آرویت دوائے ہر مرض
 باز آو بابِ رحمت باز کن
 باز آای نور چشمِ ہر ضریر
 باز آای خوبیِ حسن و جمال
 باز آای جانِ وای جانانِ من
 باز آای حسنِ خوابِ جہاں
 باز آاز رویِ خود راحتِ رساں
 باز آای دیدنت آبِ حیات
 باز آدیں مہر و زلالِ رانگر
 باز آبنگر جہاں مشتاقِ لست

عقل را از عشقِ کن زیر و زبر
 باز آزد و پیدار خویشم شاد کن
 باز آگزار مارا این چنہیں
 باز آای قوتِ این مضحل
 باز آگزار اندر زار یم
 ہم توئی عقدہ کشائے ہر غرض
 خویش را با جانِ من دسا ز کن
 باز آای توسر و ہر زحیر
 باز آای رونقِ بدر و ہلال
 باز آای شاہِ وای سلطانِ من
 باز آای سہر و اسرارِ نہاں
 باز آای چارہ سازِ بیکساں
 باز آاز لست آرام و سہات
 نئے رخِ خوبت ہم زیر و زبر
 نئے تو ابرِ عالیتِ عشاقِ لست

باز آیکبارے جاں باز آ
 باز آ بنگر بحال زار من
 باز آ بر آتش من آب زن
 باز آ و باز ولداری کهن
 باز آ ای تو تو ان ناتواں
 باز آ ای تو مرا دو جان من
 باز آ ای درد وائی درمان من
 چند گوئمت که شد از هد فزون
 ناله های درد من بگرفت طول
 ختم کن این باز آ را دیر شد
 لیکه جانم ز انتظارش سیرنی
 گو نه را اں سال باشم و طلب
 گر تو گشتی سیر خانه خود برو
 هست جانم بهنجو مستقی خراب
 باجنون خویش می گویم سخن

باز سوئے عاشق جاں باز آ
 رحم کن بر دیده غنبار من
 باز آے مرهم ز خشم کهن
 باز آ باختگاں یاری کهن
 باز آ ای قوت لیس نیم جاں
 ده ز روی خویش داد جان من
 باز آ ای کفر و ایمی ایمان من
 عاقلان دانند ندیان جنون
 لاجرم انساں ظلم است و جهول
 مستمع افسوده گشت و پیر شد
 صبر بهر این دل او بی سرنی
 من نگردم سیر و مانم خشک لب
 چون شوم من ز آنکه جاں دارم گرد
 تشنه کی نبو اکمن بیند ز آب
 پیش من نواست و پیش تو کهن

<p> باز گروای دل از بس افسردگان باز گردو باز سوئے یار رو می برانندم بکوشش میروم زانکه چو توفیت کس در دلبری تو برائے ناز و ما بهر نیاز ما و این دیوانگی ما و جنوں پیش مردم گو میان آتشیم گاہ گاہ ہے سوئی ما ہم بنگری کشتہ از زخم شب خون تو ایم یک دم آخر گرنائی رخ بمن </p>	<p> باز گروای دل از بس افسردگان باز گردو باز سوئے یار رو میخورم صد زخم و سولیش میروم باز می آیم بسویت اے پری میکنشی مارا دے آیم باز ہر زماں بادا ترا حسنت فزون جان من مادر جنوں خود خوشیم لیکہ باید ایں قدر از دلبری کز بلائے زلف مجنون تو ایم پس چہ کم گردوز حسنت جان من </p>
---	---

دربیان غلبہ حال عاشق

<p> شور و غل وارد میان کوئے تو یک جہاں از عشق تو اندر بلا بیخ صبر از جان ما بر کنده </p>	<p> اضطراب عاشقان روئے تو من نہ تنہا ام دریں غم مبتلا شورش اندر عالمی افکنده </p>
--	---

روز و شب این چرخ سرگردان تو
 ابر از عشق تو گریبان زار زار
 با وجو یاں مرترا شد کوب کو
 گل گریبان چاک از غمناک تو
 ز نس اندر باغ شد حیران تو
 ایستاده سرو اندر انتظار
 بسکه سوسن جامه نیلی از غم است
 بوی از زلف تو دزدیده نسیم
 بلبلاں را ناله از عشق تو خاست
 گشت پروانه ز عشقت جان فگن
 دیدها مشتاق بهر ناز تو
 روز و شب جانها طلبگار تواند
 از تیر روح را گم گشته هوش
 عقل سرگردان ز تبیر وصال
 فم را از عاجزی بریده پا

هر دم گویی خیم چو گان تو
 رعد در شوق تو ناله لال بیقرار
 با محو مجنونست پویاں سو بسو
 شد پریشان سنبیل از سوداے تو
 سبزه در صحر است سرگردان تو
 لاله را صد داغ دل در کو بهار
 و ز فراق تو روز و شب در ماتم است
 بهر تسکین دل و حال سقیم
 قمریاں را شور کو کو مرتراست
 شمع گریاں زار زار اندر لگن
 گوشها محتاج بر آواز تو
 هر زماں دلها خندیدار تواند
 نفسها از شوق در جوش و خروش
 شد ز بے صبری پراکنده خیال
 و هم در تند پیر پویاں جابجا

<p>و سوسہ چوں طفلِ این کنِ داں کن جملہ عالم در ہوائے تست گم من نیم تنہا فدائے حسن تو من کہ با شتم یک بہاں زیروزبر من نہ تنہا ام دریں شور و فغاں ملک ملکوت اسمت سرگردان تو</p>	<p>زیر کی بہوت چوں پیر کن ای سپہا مردہ گا نزا گو کہ تم یک جاں آمد گدائے حسن تو از بلای عشق تو در شور و شر ہست غوغا از زمین تا آساں لا امکان نیز آمدہ حیران تو</p>
--	--

شرح مقام حیرت و مرتبہ و راز الورا

<p>تو کہ مطلوبی و رائے قاصداں تو کہ موجودی و حق با صدہیں باطنِ مرغیب ذاتِ تست ہیں از خصائصِ آلِ صفاتِ ذاتِ تو از صفات و ہم زاسما در ظهور سوی تو ہر گز کے راز راہ نیست دم نزد اند آگئی ہر گز کے</p>	<p>و دعویٰ وصلِ تو عینِ جہدِ داں ماہمہ معدومِ اصلی بالیقین ظاہرِ مرغیبِ ہستی زیرِ پین نوبنوا ظہارِ موجوداتِ تو شد ہویدا صورتِ ظلمات و نور ہر کس از گمنان تو آگاہ نیست گشت در تہ تہر گم بے</p>
--	---

<p>اونه مطلق نے مقید ہوا ہے پس چگونہ راہ یا بی تو دیریں واصل خویشی نہ واصل با حق ہم طلب ہم وصل را امیدان خیال جوں طلب سائیم کہ پاکی از وصول غیر گم گشتن رہ وصل تو نیست از طلب گم گشتن و از جستجو</p>	<p>ہر کسے برو ہم رہ پیودہ است ہر چہ بینی آں خیال خویش ہیں در خیال خود مقید مطلق گم شدن راہ است و باقی قیل و قال ایں خیال و طمع من آمد فضول ای دلم در کوی ہوشیاری ماییت کس ندیدہ غیر زین راہ نکو</p>
--	---

در آداب عبودیت

<p>ایں ہمہ دانم ولیکن صبرنی در دلم چوں آفریدیستی طلب پس عطای تست این مودائے من چوں طلب دادی بمطلب ہم سہاں کے بچہ ماشود و صلت وصول پس تر اکس بے تو منتواں یافتن</p>	<p>نے تو دارم ہر زماں جانکنندنی از کرم مگذار مارا خشک لب جو د تو شوق من و ہیہائے من ز انکہ ہستی چارہ ساز بیکساں بلکہ آں کس نہ کہ تو کردی قبول نیست جز حر زو نیالی یافتن</p>
---	--

<p>چوں توئی پچارگانرا دادرس سوز دل کرده است سودای مرا</p>	<p>ایں دل سرگشته را فریادرس نیست یک لحظه شکیبائی مرا</p>
<p>در بحر طلب خود</p>	
<p>بهر غنای جستجو دارد مگس پشته در شوقِ هماران و دنگ حس خیزی کنی ناپسند را از فراق بحر شوریده غم است هر زمان از دیده ریزد خون من بر دشتِ تو ز من تاب و توان با که گویم چوں توئی قتیبه من زیده کورم ضیای من توئی الله مولا علی قسبی الیک هست روی نیک تو مارا دوا روز و شب را میگذارم در تقب</p>	<p>ایں چنین نادر ندیده هیچ کس در تمنای سلیمان مور لنگ ذره مشتاق است مرغور شیرا قطره اندر شوق بحر قلزم است نبرنگد این دل مجنون من از پی تو به قمارم هر زمان هم تو فرما بهر من تدبیر من در دادی هم دوائی من توئی اینی اشغفت من حب لدیک من بدردتو بسی ام مستلا آه دایمی کنم من روز و شب</p>

می نہ پرسی از کرم احوالِ من
 زان تغافل کہ بحالِ ماتراست
 تو رہی ناز و مارِ ہنِ قضا
 چاہنِ میں نے نیازی تا کے
 روئے غمِ بہت ویدم افتادِ مِ بغم
 گرفتارِ بحالِ مگر میت
 ہستم از عمری اسیرِ دایم تو
 چونکہ ادھر سے منم بسیار تو
 گردِ از رحمت پہ مینی سوئے من
 یک نظر سوئے مریشِ خویش کن
 باندا و باز با من یارِ باش
 باز آہست بجانِ من رہنہ
 خویش را با من دمی و ساز کن
 از سرِ لطف و کرم اسے نازد پنہ
 کہ نہیدِ خجسیرِ نازندِ میں

دای بر جانِ من وہ حالِ من
 جانِ بچارہ اسیرِ صدمت
 نیست چارہ جانِ مارِ اجڑ رضا
 ماخار آلودہ و تو مستِ مے
 اسی عجب شد بہرِ من تریاقِ سم
 بالیقین میدان کہ میرم در غمت
 یہ م و جانِ زادِ ہم بر نام تو
 حیرتِ دارم پئے دیدار تو
 کم نہ گردِ پہنچ دای وہوئے من
 بہرِ حق رنجی بر این دلش کن
 راحتِ جانِ من بیمارِ ہائش
 دادِ حشر تہائی میں خستہ بدہ
 غمیِ محبت گیر و ترکِ ناز کن
 یکدمی سوئے غریباں باز میں
 وز جفا با مرگ و سازندِ میں

<p>سوئے کوئے بسلاں سیری بکن حال مانگد و پرس از ماکہ چنست میزنی صد خشم دل انگہ بری میکشی خود باز می پر سی کہ کشت شد مشکبک سینہ مانزیں الم پس علاج این دل شتاق چیست زانکہ خواباں پنبہ در گوشند سخت</p>	<p>وز زکوة حسن خود خیری بکن نئے تو جان خستہ پامال جنونست سخت طاری تواند و ببری جان من تا چند این غوی درشت زار زارم روز و شب از درد و غم بہر من تدبیراے عشاق چیست رحم کلی از دل شاں بردخت</p>
--	--

در بیان آنکہ در عشق پایاں ندارد و غیر از تسلیم و رضا

چارہ نیست

<p>نیست پیدا بہر درد من و و نے بدل صبری کہ تا گیر دستار این عجب سود است کز وی چارہ نیست ماند التیم اول این چنین نیست آساں غیر از فضل خدا</p>	<p>واہ یار باہ وا غوثا ہ و ا نے توانائی کہ آرد وصل یار کار جان بازیت این اسطارہ نیست سنگ آمد سخت آمد یار بہ این ہاں بری از نیں و از کی کرب و بلا</p>
--	--

صد ہزاراں عاشقاں جاں دادہ اند
 سرکھن در کوئے تو استادہ ایم
 سیر ہستم از حیاتِ خویش تین
 بامرادِ مابدہ با جاں بگیر
 دادن جاں پیش ما دشواریست
 چہیست یک جاں من کنم صد جاں نثار
 کے پذیرد آنکہ مستغنی است او
 سخت مشکل آمدایں یارب من
 پس بگوائے عقل تا من چوں کنم
 ہیں بیاؤں سر بنہ تسلیم شو
 غیر تسلیم و رضا بس چارہ نیست

بیدلاں مجبور سر بنہا دہ اند
 ہرچہ باد اباد ما آمادہ ایم
 پیش تو آوردہ ام تیغ و کفن
 تا بکے در نزاع مانم من اسیر
 بل ز سر بازی مرا ہم عاری نیست
 گریہ دست آید بدینم وصل یار
 صد جہاں را قیمت یک تار مو
 سخت دشواریست ایں یا ذوالمن
 یا بہرم یا جگر را خوں کنم
 بر رضائی دوست جانز اکن گرد
 نیست یک دل کا ندیس رہ پارہ نیست

وہ بیان فنا و استغراق کہ چوں سالک بریں مقام
 رسد انکشاف عالم غیب میسر دود

یا کہن در کوئے حیرت تک دود

یا مکتوبے استغراق رو

تارہد جان تو زیں رنج و الم
 باتو گویم از سرہ دیگر نشان
 فکر کن گیر و خیال تو متراہ
 در وجود تو چو گم گرد و خیال
 حس را بی خوب اندر خواب کن
 بچو حیراں کونشد خفتہ مگر
 تاز علم خویش کلی گم شوی
 ہم ز ظاہر ہم ز باطن نے خبر
 پس ز تو باقی نہ اندکنوں نشان
 ایں زبان جان تو رست از چہر چوں
 یافتنی آرام از درد و الم
 بنگری رویائی صادق ایں زماں
 روح پاک اینیاد ہم ملک
 ہست موقوف عنایت ایں تمام
 رو بد گاہ خدا سر یاد کن

تا خلاصی آیدیت از درد و غم
 تا کنی حاصل از مقصود و جان
 ترک ساز و عادت و رسم فرار
 پس روی انگاہ بر تر از مثال
 سوئے پیرنگی تو فتح باب کن
 مثل خوابیدہ زہر شے نے خبر
 سوئے غیب الغیب پس انگہ روی
 جانت از ہر دو جہاں شد کور و کر
 ہستی تو گشت گم در لامکاں
 روز و شب از وقت و ساعت شد بر لب
 رفت جان سکو سکوں از کرب و غم
 بر تو ہم الہام آید بیگماں
 منکشف گردو ہم اسرار فلک
 کے بجدت کا رتو گیر و نظام
 صد غم و صد گریہ چوں فرما دکن

در مدح اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم اجمعین

نزد و اندر سایہ پاکاں در آ
در بند ایشان پئے بر سینہ لرزش
رحمت حق هست بہر یکساں
شاد گردانندہ ہر مغوم را
موجب زحمت بہر غمگین دل
اندر چہی چونکہ مسکین پر درند
بلکہ ہجوں فیض حق تسلیم بود
دیدہ ام بسیار زان دلم لقیں

یا مدو جو تو ز خاصان خدا
تا مدد یابی بمثل ہائے خویش
اندرین عالم وجود پاک شاں
دادیست ہستند ہر مظلوم را
بمضطرب را باعث تسکین دل
چہ عجب بر ما برحمت بنگرد
فیض خاصان خدا دایم بود
ذات ایشان را تو فیض حق پیم

ن
بجانب

التجانباب پرورد رحمتہ اللہ علیہ

پرودت حق کند آئین ما
بر تو بادا تا قیامت بار بار
گر ہا نہا میکنی با حق قرین

ای دلی حق امام دین ما
رحمت و رضوان یزدان صد ہزار
حب تو حب خدا آمد لقیں

<p> ده خلاصی از وحل پابسته را عاجز و پجایه و بسس سفلی شرم نام خویش کن پس ای همام در غلامی هات جان فزوده ام از غلامت کمینه بسته ام از کرم مگذار کرم ناتمام گردد و زنتیک از آن تو ایم باش اکیر این مس تیره ورق سوئی مس ای کیسای حق بیا مس را مس کے گزار و کیسیا کیسای کار ما مگذار ختام </p>	<p> دستگیری کن غلام خسته را آخر از نشت این غلام بیکیسی عیب ما دیده خریدی این غلام سالها در خدمت چوں بوده ام شرم کن که من بنامت زنده ام پر تو آید مرا هانت این غلام رحم کن کار غلامان تو ایم رحمتی تو بهر ما از سوئے حق ما مس تاریک و تو چوں کیسیا از مسی باکی ندارد کیسیا زربکن این مس تیره را تمام </p>
--	--

در مع پیر خود رحمتہ العلیہ

<p> او کماند است و چوں تیریم ما در غلامی های مردم میزنم </p>	<p> خوشه چیں خرمن پیریم ما از غلامان کمینه او منم </p>
---	---

جان من با دافداے پائے او
 قطره از بحر فیضان و یتم
 چونکہ او انداخت در جانم شرر
 سوز من از سحر سوزش رشتی است
 رشتی از سحر و سوز جان او
 عمر من بگذشت و سودا نام تمام
 تو میں از من چنین غوغا و شور
 من کہا و ایں چنسیں دیوانگی
 جوش اندر سینہ ام او میزند
 ایں ز من نے بل ز سودائی دیت

ایں ہمہ سودا است از سودائے او
 ذرہ از مہر تابا ن و یتم
 من ز سوز او شد مٹے پا و سر
 جان بفلس را از و صد شوکتی است
 بر من آمد آدم و رہائے وہو
 از و یم ہر اچھے ہستم بختہ خام
 میکند او در دم صد گونه زور
 یک نگاہش برو صد فزائیگی
 ز اں سبب ہانم بہ غوغائی تند
 شور و غوغا یم ز غوغائے دیت

در تعریف حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ و ذکر
 بعضی شرح از کلام او

شد دلیلم نیز مولاناے روم

ہادی کشتی ما بہجوں نجوم

<p>طالبان را شد دلیل از شوی ہم تجت ہا ز ما بر خاکِ او تا ماند طالبے نے بہرہ خام روئے خود را ہچو شمع افروختند یافتہ از قولِ پاکِ او شد اندریں اوراقِ گر پینی نکو اندریں علم و ہنر شد موقنی ایں چنین فن از کجا آوردہ جامہ علم و ادب بر خویش یافت ہستم از عمری چو اندر کا او</p>	<p>چوں جلال الدین پیر عسوی رحمت حق بر روانِ پاکِ او بہر فیضِ دیگر ایں گفت او کلام صد ہزار ایں کس ادب آموختند ہر کسے بحسب استعداد خود بسط کردم بعض رمز از قولِ او ہر کسے آموخت از او ستافتی پس تو گوئی علم دزدی کردہ ہر مرید از پیر خود ترتیب یافت جان من آموخت ہم ز اسرار او</p>
--	---

سبب تالیف ایسا و غدر اک

<p>شد برو مانوس زیں جان و تنم ہر زماں با شد مگر ہمراہ او ہم بہ بیداری کند باوی خطاب</p>	<p>چونکہ از عمرے رہیں ایں فہم گر کسے را دل پچھے شد گرد خفتہ گرد و بند اورا ہم بخواب</p>
---	---

چوں پریشان گشت و بے انتظام
 رو بکن آرد چوں این اضطراب
 عقل نہاں گشت و پیداشت چوں
 چوں گوشه عقل در دست جنوں
 بودم از عمری چو خاموش و صمت
 شورشش بگذشت چوں از حد فزوں
 پس خموشی عاجز آمد پیش او
 شد ز سودا اسپ طبع منے لجام
 چونکہ وحشت گشت غالب این ناں
 شعر گوئی کے مراد باست این
 پس مرا سوز و راسای با ادب
 اچھا کن ہنل و ہڈیان و جنوں
 عفو کن امی خواجہ زین ہنل فہر
 بلکہ چوں اہل وقار و چوں کہ ام
 منتشر گشت چو از در و نہاں

پس دریں شورش بدو کردم کلام
 اختیارم کرد گوشہ اختیار
 ہوش رفت و آمد و حشت بروں
 لاجرم آمد بروں راز دروں
 وحشت لبکست این مہر سکوت
 گشت طبع ہم بچو گردوں بے سکوں
 عقل ترساں شد ز خوف نیش او
 غافل از زیر و زبر نہاں گام
 جاہلانہ شد بروں چندیں بیاں
 بلکہ رفع غلبہ سودا ست این
 کس نہ مجنوں عقل جوید با ادب
 از سر بیہودگی آمد بروں
 چوں کریاں بر سر من کن گذر
 کن گذر بر لغو ہایم اے ہمام
 راز دل بے قصد آمد بر زباں

<p>درد آید گویدش ہے بانگ زن شدم از ناله ندر دینم جاں میند مجبور کوتاہ و عسرین بل بدفع درومی جوید رهای ضبط از بیمار آہش کے شود نے مرادم زہ آمد آنسہ میں عقل و ہوشم شد زافسوش زبوں گفتنم افتاد این تسبیح و حسن ریختہ از چشم من این سیل غول</p>	<p>نالہ کے آرد مرین از خویشتن اینکہ گفتم آہ درد من بد اں ہزل من میدان تو ہذاں مرین بے مرادش اینکہ گویندش زہے کس پسندو یا بہ انکاری رود من زور و خویش می دارم نہیں منکہ مجبورم ز دست این جنوں چونکہ او دارد غلور در جان من سینہ صد سال ہجرت بود چوں</p>
--	--

در معنی آیت واللہ غالب علی امرہ

<p>میکند مارا بدیں سوید رنج جز رضا پیش قضا چارہ نبود ہرچہ خواہد خواہ بندہ را رضا است دخش باشم بہ نالہ آورد</p>	<p>بل قضا برگردم نہاد تیغ چوں قضا گیر دگر یزاندوی چہ سود کے گریزد او کہ در بند قضا است گر گریزم او گریباں سے درد</p>
--	--

راہِ راحت کے گزارِ خود کے
 آہِ ازِ راحتِ بزمِ حمتِ میرِ دم
 من نہ ازِ خودِ میرِ دمِ آدمی کشد
 کسِ برِ غیبتِ سوئے مردن کے رود
 ذلتِ خود کے کسے برِ خودِ گزید
 میدردِ جانِ اگرِ یہاں دستِ غیب
 می کشندم با چنیں زنجیرِ ہا
 درِ گلوئے جانِ من طوقِ توئیست
 تو نہ بینی آہِ آں زنجیرِ غیب
 می نہ بگذاردند تا یا ہمِ نجات
 بہرِ قربانی ہلا بز کی خوش است
 ناصحا ازِ پندِ میسگوئی سخن
 تو ہی گوئی کہ عقلِ میں برفت
 تو ہی گوئی کہ دیوانہ شدی
 بر تو آید آنچه بر من سے رود

پانہند مجبورِ برِ خا رو خے
 درِ پریشانی و وحشتِ میرِ دم
 با ہزاراں زورِ این سوئی کشد
 ہاں مگر طوعاً و کرہاً سے رود
 جانِ مجنوں از جنوں پارہ ندید
 میدوم من درِ پیشِ بیشک و ریب
 بہرِ کشتنِ آہِ چوں زنجیرِ ہا
 از کسے ہیں نے ز منِ این خودِ سویت
 کہ کشد مارِ اسوئے حشرِ ان و حجب
 کی برِ غیبتِ کسِ رو سوئی ماست
 عاجز ازِ قہرِ کشندہ سرکش است
 غافل ازِ دردِ وہم ازِ حالِ من
 میں میدانی کہ تقدیرم گرفت
 از طریقِ عقلِ ہیگانہ شدی
 آں زماں جانِ تو نہیں آگے شود

<p>چوں فتد جان تو ہم در استحال زانکه پابند و اسیر این فتم ناله های سوز خود را میسر زخم گوش خود کم نه بسوی این سخن کار خود کن مغر خود را کم خراش بهر تو قبض است و بهر ما کشاد بهیچ سایه بهر ما پشت حرور رو مرا بگذار اندر درد و غم بهر محزونان را کن این سخن میزبان خویشم و همان خویش روز و شب زیر اندرین افسانه ام کل عقلی کل فہمی ز ایلو آہ چوں سودایاں بکشاد لب</p>	<p>پس مرا معذور داری آن نماں ہاں سزاوار ملامت ہا منم عاجزم از درد و غم غایب کنم گر گرائی آیدت رو عفو کن چوں ز درد عشق دوری دور باش ما دیں دیوانگی شادیم شاد پیش تو حزن است و پیش ما سرور دور از حال تو این رنج و الم تو سلامت باش و کار خویش کن گویم کنوں من سخن با جان خویش من ز درد خویش تن دیوانہ ام شد ز سوزش عشق چوں دارد غلو از جنوں این ناطقہ شد نے ادب</p>
---	--

در خاتمہ

کہو از حد گر چه واویلا جنوں
 گو کہ چندیں شرح کرد و قصہ خواند
 نالہائے ہچو گنگی بے زباں
 بانگ کردم گنگ و ش چند انکہ سن
 سہر جاں کے آید آخر ہر زباں
 اپنے اندر سینہ بدور سینہ ماند
 نالہا کردم بے لیس کن چہ سود
 کرد ظاہر بیقراری ہائے خود
 لیکہ در آخر ہجرت گشت جفت
 شرح آں چیزے کہ از گفتن بر دست
 عقل حیراں است در اسرار او
 نیست کس را بار در ایوان او
 عقل و علم و قیل و قال اندر سکوت
 بس کنم دیگر نگویم زیں کلام

از ہزاراں لیکہ یک نامد برول
 لیک بے معنی چو بانگ طیر ماند
 کرد و لیکن شد نہ زو حرنی بیاں
 گفتم و ناگفتہ ماند آخر سخن
 خود شود آگاہ مرد زندہ جاں
 ناطقہ ہر چند اسپ خود چہ ماند
 سہر جاں کے پردہ از سن بر کشود
 نالہا رو آہ و زاری ہائے خود
 کس چہ گوید زانچہ می ناید بگفت
 دم زدن در روی آثار جز نیست
 جاں شدہ مبہوت اندر کار او
 غیر حیرت جملہ سرگردان او
 بالقی سبحان تعی لا یبوت
 زانکہ نطق اینجاست عاجز و اسلام

تایچ تمام مثنوی ہزار و چوبیس تا یح نہم ماہ ربیع الاول سن ۱۰۸۰ھ

ثنوی آہ اجمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>ای سرائیل بگو تو چو نے از دیدہ عظمہا نہا نے جز نام تو در ہاں نشاں نہ چوں جاں کہ ز دیدہا نہا نہا نہ با اینہمہ قرب یکہ دوری ز ادراک و ز نفسم مابرونی دل شیفۃ از تو جاں شدہ دنگ در روح زدی تو شملہ چوں طور آئی بسریر دل نشینی جان و دل مافداے رویت خنداں گل باغ لایزال جان و دل ماست مست از تو</p>	<p>وصفیکہ کنم ازاں برو نے لیکن تو ز مہر تر عیا نے چو نہ تو بہاں کسے عیاں نہ وز ذات چو مہر در عیا نہا نہ پہاں تو ز شدت ظہوری در خویش نہا نہا نہ کہ چو نی معلوم شد کہ چو نی اسی شنگ پیش تو چراغ عقل بے نور خوش خوش بہ نشیں کہ ناز نہیں عمر یست کہ دارم آرزویت آرایش حسن و بر جمالی بل ہستی ماست ہست از تو</p>
--	---

ز اندیشه من تو سربلندی
 آئینه حسن برگزینی
 بینی رخ خود کنی فغانها
 بر هر که ز حسن خود دینائی
 پنهان تو بصورت خیالی
 یلی است نهال بشکل مجنوں
 آمر شده زیر امر پنهان
 تو بجزی و فکر موجب آمد
 عکس رخ تو هر آنچه نماند
 پس این حرکت میان جانم
 ذات تو مرید و ما دیم
 توانم و ما چو ناله ننه
 در من بدمی ز عشق خود دم
 پشم هزار غنچه آئی
 چوں دادی ایمن از درخته

طرفه صنمی عجب نگاری
 در روی ز جمال خویش بینی
 سرب عجب است کار جانها
 یکبار ز نهستیش ربائی
 دانم که تو عین هر جمالی
 یا صورت چوں گرفت بچوں
 تنها همه ظاهر و نهال جان
 تو شاه و خیال فوجت آمد
 در آئینه خیال آید
 پنهان تو کنی و من عیانم
 تو چوں قلمی و ما سوادیم
 ای مبد روی سعاد هر شے
 می نای تو ام و یا که آدم
 باشوکت و شان دلربائی
 یا طور منط که سوخت رختی

روزی ز تحسّریم بر آئی
 گاهے بکمال از یقینی
 خوش آب لباس هر که خواهی
 خواهی چو ز قرب خود کنی جود
 بوی تو بجز یقین نبوید
 در شکل یقین به پیشم آئی
 دیوانه کنی مست سازی
 جانم بغداد غمزه ات باد
 هر غمزه تو حیات جانست
 ای راحت روح و نور جانم
 آئی چو بدل سرور بخشی
 آئی بخمال شکل مستی
 آئی چو بروح مست سازی
 آئی چو ز راه این دو گوشم
 از دیده چو حسن چو در آئی

چو کعبه جمال خود نمائی
 گاهے ز جمال ناز نبینی
 دامن به یقین که بادشاهی
 در عین یقین شوی تو مشهود
 گر که هزار سال پوید
 زان انس بروح و دل فزائی
 با جان شکره عشق بازی
 شادم به هوای عشق تو شاد
 هر غمزه نشاط این روانست
 حسن تو تجلّی عیانم
 آئی چو بدیده نور بخشی
 بخشی بعدم هزار هستی
 بازی بدلم هزار بازی
 چو نغمه بری مزار هو شدم
 صد باب طرب بدل کشائی

ای سہرورد و لنوازی
 تو بانی و یا حیات جانی
 تو خوبی حسن و جسم جانہا
 تو علمی و ماضی لال اویم
 تو حسن و جمال و ماچو جسم
 تو مایہ بلبلی و مشقی
 ای خوبی و حسن ہر جمالے
 ای دولت جان ما غریباں
 ای رحمت عام وجود وافر
 از ہر تو جاں کشاد دارد
 با عشق تو نسبت است جاہزا
 جانم چو تن است و عشق جانست
 باں آمدہ از برای عشق است
 شد خائے تو ہوا را جانم
 ابر گو ہرے بہا دریں گرد

گل سرخ

دی ہر سپہر عشق بازی
 یا عمر لبت و جاودانی
 تو فروشن و پے رواہا
 تو روحی و ما خیال اویم
 تو اصل وجود و ماچو اسیم
 معشوقی و عاشقی و عشقی
 وی جاہ و جلال ہر کمالے
 وی بخت بلندے نصیباں
 بر مومن و فاسق و بکا فر
 در عشق تو صد مراد دارد
 چند آنکہ بود تن و رواں را
 عشق تو درون جاں نہانست
 فرخندہ ہوا ہوا عشق است
 مخمور مشاہدہ ازانم
 افلاک ز خاک سپر آورد

از قوت باد گر در قصاں
 پس ایلمه شورش و حسونم
 صد فتنه و صد جہول بجانست
 از عشق تو پر جز است جانم
 پرسی از من بگو تو چونی
 از عشق به پرس عالم ایدوست
 نور تو چو آفتاب رخشاں
 تو مہری و عقلما چو انجم
 برقی چو ز عشق بر سر وزد
 ای پرده در وقتار جانم
 ای شعلہ زن دل فسرده
 ای عیسی روح عشق نامت
 مست است رواں ز بلوی مست
 از مستی تو چنانم امروز
 گرفتہ کنم بفسکہ نانی

باللہ کہ دیں کسے است نہاں
 از نست کہ من ازاں زبونم
 در دست تو ام پس ایں از است
 شوریدہ سر و خراب از انم
 چوں مست و خراب و پر خون
 نے شرح زباں چو شرح خود اوست
 ذاتِ تو برائے تست برہاں
 شد تابشِ نجم پیش خورگم
 زال خرمین عقل حبلہ سوزد
 وی راہ زن قرار جانم
 وی آبِ حیات جانِ مرده
 مست است جہاں جاں زجاں
 جامِ مستی است خود بدست
 کز غیر و ز خود ندانم امروز
 کیں خود تو توئی ، باکہ مانی

مہو تم وغیرہ حیرتم نہ
 عشق از ہمہ ہا فراغ بخشد
 چوں حضرت عشق رخ نماید
 جز خویش نہ غیر را گذارد
 ای از تو مرا فرسخ کم باد
 چوں سوئے تو یکدمی شتابم
 ای طائرِ قدس از کجائی
 تو جانی و از دگر جہائی
 از غیب بدیں جہاں رسیدی
 ای غیب دریں جہاں تو چونی
 با وسعتِ خود تو چوں بہ تنگی
 در سینہ تنگ چوں بہ گنجی
 این کنجِ خراب از تو آباد
 شہبازِ شکار دستِ شاہی
 دلہائی شہاں شکار سازی

در عشق ز تنگ وغیرہ تم نہ
 وردی و غمی و دواعِ بخشد
 ز نگار خیا لہا زداید
 فرصت ندید کہ سر بخارد
 نے یاد تو ہستیم عدم باد
 از عمر ضیبت خویش یا بم
 حکمت چہ بود بہ تنگ نائی
 سیرغ فزائے لامکانی
 در ملک ز لامکاں رسیدی
 آمیختہ ہچو باد و دغونی
 بیرنگی و در میان رنگی
 خورشیدی و در میان کجی
 ای طائرِ قدس دامنِ آباد
 ای از چہ دریں شکار گاہی
 قرباں بہ بازیت چہ بازی

جان و دل ما شکار تو باد
 چوں مرغ دلم شکار کردی
 ای از تو فغاں بجایم افتاد
 غوغاست بملکت وجودم
 مستیم چو تو به پیش مائی
 فرخنده دمی که ما تو باشی
 آئی سوئے من شوم سلمان
 آیم هراچس تو بخوابی
 در دست تو جاں چو گوئی چو گال
 چوں پیش منی بخویش شادیم
 بے روی خوش تو نا صبورم
 از طالب خود حجاب کم کن
 زین سوخته حجاب تا چند
 یکبار زرخ نقاب بردار
 چوں من ز شراب عشق مستم

میمون و مبارک است صیاد
 یک درد مرا هزار کردی
 شد ملک وجود از تو بر باد
 تا آمده تو در شهودم
 پیتم ز ما چو در غفائی
 از مائی ماند دل خراشی
 گهرم چو ز من شوی تو پنهان
 الی و باز گاه لایه
 هر سو که تو خواهی شس همی راں
 پنهان چو شوی همه کسادیم
 ای مایه مستی و سرورم
 پیش آ و وجود من عدم کن
 عمریت که هستم آرزو مند
 مستانه بهر مرا بیازار
 خود شیشه ننگ را شکستم

جفتیم بتوز تنگ و غم فز
 خود دست ز نان و پلے کو باں
 از عشق تو غفل و فغانا
 عاشا لشد نہ شدم دارم
 مطرب بنواز غم امروز
 ساقی تدرے دگر مدد کن
 چوں عکس ہی ز رخ نمودی
 چوں من نشوم فدایت ایدوست
 شوقی است مرا پائے ساقی
 این ملک وجود ملک تو باد
 جامی تو درون جان من باد
 از عشق تو سینہ ام چمن باد
 جز عشق تو ہیچ غم مباد
 از ستر تو سینہ ام چو باغ است
 شادال بکند یار اسیریم

بادیدہ چو جوئی و رنگ رخ زرد
 بالقرہ و ہائے دیوئے مستال
 آریم ز دل سوئے زبا نہا
 زیں رقص چو یار گشت یارم
 کند دلبر باست بخت پیروز
 زان مست و خراب تا ابد کن
 جان و دل ما زان ربودی
 دارد دل من ہوایت ایدوست
 سازیم نثار عمر باقی
 از عشق تو روح باد آباد
 تو جانی و جان من چو تن باد
 مہر تو دوائے درد من باد
 مہر تو ز سینہ کم مباد
 عشق تو چمن بود نہ داغ است
 میریم ز غم ولی امیریم

<p>فخر است مرا کہ شہر یارم داغ تو چراغ گور من باد</p>	<p>احمد چو گدائے کوئے یارم از گرد رہت مرا کفن باد</p>
	<p>تمت بالخیر</p>
<p>مثنوی مکالمہ لیلی و مجنوں</p>	
<p>بسم اللہ الرحمن الرحیم</p>	
<p>اندکے از ماجرائے درد و جاں با دل پُردرد و چشم اشکبار عزم دارد از پئے آزار من روز و شب چوں شمع سوزا نم اناں شعۂ بے درد و خونِ سخت گیر تیغِ در دست است عشق اندکیں بہر قلم ترک و تازی می کند در چہ جہیم اے خدائے دادگر ہست در جلدوی آں جو روحا</p>	<p>بشنو از من ای حریف رازداں با تو گویم شرح جورِ آں نگار چشم می پوشد ز حال زار من دیدہ گریاں سینہ بریانم اناں کرد اندر زنجیر عشقم اسیر بیکسی ما و ایں جانِ حسدیں آہ با من عشق بازی می کند بہر خونریزی ما بستہ کمر نیت جہیم ما بجز مہر و وفا</p>

در پاک ماچه اندیشیده است
 چشم من میریزد از اندیشه خوں
 از من این اندیشه جان دور کن
 تا هم از عقل دور اندیش من
 جان بر افشایم به پای آں نگار
 سوئے مسلح تا روم از پای خویش
 ز آنکه اندر عشق هر دم مردن است
 بوده ام من چونکه اندر عشق خام
 از تنگ ظرفی مرا چاره نبود
 میزند از لطمه میگوید خموش
 سینه تنگ زان زبانم بر کشود
 لیکه میگویم بر مزدیگراں
 بے برد خودم دعا قل پیشیار
 کیس فغان و ناله من بهر چیست
 ظاهراست از ناله پیاری من

صید لاغرام چه در من دیده است
 دستگیرم باش ای جوشِ جنوں
 از شراب عشق او محسوس کن
 تا شوم فارغ ز نوش و نیش من
 خرم و رقصاں روم تا پای دار
 در بغل تیغ و کفن آیم به پیش
 نیست مردن بلکه بازی بردن است
 ناله آمد بر لب من از سقام
 تا برین گفتن دمانم بر کشود
 کم کن ای خام از کیس جورم خروش
 گشت ظاهرا من این گفت و شنود
 با حریفان راز از درد نهال
 راه سرد و رنگ و رویم حال زار
 راز من در سینه من مخفی است
 راز من پیدا است از زاری من

چوں معنی من نوازے میز نم
 کاندیس الحان پنهان روزن است
 تا از آن روزن به پیغم روی دوست
 ذکر خواب راحت جان است این
 پیش عاشق یاد یار آمد مراد
 جان صوفی قصد از بانگ سرود
 ذکر خواب روح را می پرورد
 پس درین پرده حکایت میکنم
 روزی از بهر تفریح در بهار
 شد به صحرا ناکه لیلے رول
 رفت در باغی که بدر شک ارم
 گفت ای مجنون تو نیز اینجا بیا
 بنگر اندر ناز نینا چمن
 تا به بینی صنعت الشد را
 چوں بهم رفتند ثل در بوستان

نالما بهر نقابے میز نم
 راه زان روزن بجانان من است
 که مرا و جان مشتاق من دوست
 روح باز گوید میگردد و تسبیح
 نیست سماع صوفیا دارد کشاد
 سوئے جانان زان نوار وزن کشود
 لحن خوش زین پرده دل می زند
 وز جفا هایش شکایت می کنم
 بود لیلی بر سر ناکه سوار
 در پیش مجنون برهنه پا دواں
 شد خراماں در چمن آں محترم
 چشم را بر حسن گلها بر کشا
 در گل و در لاله و سر و دامن
 تا ازین لشکر شناسی شاه را
 گفت با مجنون بنما آں دستاں

کای تو اندر عاشقی پیر کهن
 تو چو تسقی و خواباں با پیچ آب
 نیست سیری مر ترا خود زین جنوں
 سیر نمود از حسیناں جان تو
 پیچ و مومن کز عبادت سیر نیست
 روز افزون می شود سوداے عشق
 آفتاب عشق پندیر و زوال
 عشق نبود کمنه هرگز تا ابد
 خود در خست عشق را نبود خزاں
 بل جواں بخت است چوں در خوش آب
 طینتش ما عشق حق کرده خمیر
 بس تو اندر عشق من غم می کشی
 هر زمانه خوار و پریشان و خراب
 نیستی ترا باشد ز حال خود خبر
 و بهوای من ز تو آرام رفت

بهستی اندر عشق مرد ممتحن
 کم نگردد و پیچ گاهت اضطراب
 هر زمانه عشق تو می گردد فزون
 حسن آمد کعبه و ایمان تو
 طاعت صد ساله نزدش اندکست
 کم نه گردد پیچ که دریای عشق
 فارغ آمد از هبوط و از وبال
 کرد و پید عشق را تازه صمد
 و اما این پیر عشق آمد جواں
 پیر صد ساله ز عشق اندر شباب
 در هزار سال نبود عشق پیر
 تلخی در دود بلا را می چشی
 سینه سوزاں داری و دیده پر آب
 بے خوردن خواب گرداں در بدر
 و ز دل تو فکر ننگ و نام رفت

صوفیانہ فکر تعلیمت کم
 یا ذکن ازما کہ تا در حکمت است
 اندیس مسلک اگر پارا نہی
 زین کساں تو ہر کہ اپنی جیس
 خود مراد از حسن ناشدنی کہ جسم
 حسن اندر ذات نفس واحد است
 منبسط شد حسن بر اجساد ہا
 پیش خور نہی گر آئینہ دوسد
 ذات حق واحد صفت ہا بشمار
 پس تو ہم این راہ روینودست
 از فراق من اگر باشی زحیر
 پس محبت کن بہ او بر جائے من
 ہچو من اورا شمر محبوب خویش
 فکر گرد آری اگر چندیں چنین
 پیش مردم حسن من چنداں نہود

زنگ غم ہا را ز جانت برگم
 تا رود از تو ہر انچہ رحمت است
 از یقین وز تفسیر واسہی
 در خیال خویش داں لیلی است این
 داں کہ لہریں جسم را لیلی است ام
 روشن از وی این بہ خیال و غمت
 نور واحد بود بر انفراد ہا
 خود نماید ہم بقدر آل عدد
 بیند عارف آل یکے را در ہزار
 عقدہ مشکل ترا بکشودست
 ہر حسینی را بجائے من بگیر
 تا رہد جانت ازین در و دامن
 در تمامی کار داں مطلوب خویش
 زین تو ہم داروی سوئے یقین
 لیکہ عقلت گم شد و بہمت رہود

تا و اعتمادی درین رنج و ملال
 بسته از حسن من چندان خیال
 زین تصور مشکلات آسان شود
 داری از درد و باشی شاد کام
 داد و بھون بس ظریفانه جواب
 از کلامت مشکلم حل میشود
 گفت قربانت شوم ای جانِ باں
 من چو شاکر دم مرا تو ادا ستا
 تا بیا موزم هراچسہ تو کنی
 استاد آرد خستیں بر زباں
 این سبوت را خود تو اول یاد کن
 بر من عاشق باش و معشوقم بدال
 چوں تو این اندیشه خود قایم کنی
 زین تصور جان من بکشای راه
 جاکنم از فخر بر چرخ سنی

که حیات تو شده بر تو وبال
 کز بھوم غم شدم شدی بھوں ہلال
 چنگ کہ فکر تو گر زیناں شود
 فارغ و آزاد زین سنج مدام
 ای دل آہ ام تر اے ثواب
 کز تصور عشق مبدل میشود
 آشکارا کردہ سیر نہاں
 خند بکن تا ہچنہاں آرم بجا
 تا رود از جان من این کودنی
 بعد از این شاگرد را گوید بچاں
 بعد از این اند بہر من ارشاد کن
 تا بکام دل شوم من کامراں
 بیخ درد من ز جسمم بر کنی
 تا رود پایم بہ نسق مہر و ماہ
 واردم زین تیرگی و روشنی

عمر باشد که غمت خنک میخورم
 دردمی یا بدکشانش کار من
 خوش چه نیس باشد اگر زینال کنی
 وصل من خواهی و مشتاقم شوی
 در دل خود آرزوی من کنی
 بر بساط قرب مهانم کنی
 زاری و احکاح و لایبها کنی
 گفت لیلی نیست ممکن ای فضل
 من که معشوقم چسا عاشق شوم
 حق مراد است این حسن و جمال
 چو تر از عشق پیشه بوده است
 از برای حسن خود جا میدهی
 گفت مجنوں این سخن از بهر چیست
 تو نمیدانی که عشق فتنه گر
 خود بشر مجبور میگرداند و

از بهر عجز عشق جامه میبدم
 دفع گردد جسمی آزار من
 جمله مشکهای من آسای کنی
 بهر من اندر پی من تو دوی
 عاشقانه جستجوی من کنی
 بر سر ناز سلطانم کنی
 آنچه عاشق میکند با من کنی
 تا که عشق تو کند در من حلول
 فارغم زین درد چو هر سودوم
 از ورامی تو تم هست این کمال
 سالها جانانت دین فرسوده است
 شهده خلقتا شدی در ابلهی
 این چنین گفتن نه خود از زینگی است
 می برد از آدمی عقل و هنر
 رهمن گردد عقل و جمال و سیرت او

تا بجان انبیا هم که د اثر
 سرورِ عالم محمد مصطفی
 اذرعشقت عالیه مجبور بود
 با تمامی عدل با ازواج خویش
 تا چه آمد پیش داؤد بنی
 با چنین فهم و فراست هم کیسا
 با چنین تودرد لم به نشسته
 چونکه عین حسن من دانم ترا
 و حقیقت هر مقید مطلق است
 حق خبر داد است خود اندر بنی
 و آن هر ژاله عین آب بود
 چو خیالی که زجاں پیدا شود
 باز جاں ادراک آرد کان درو
 این تجلی ما بود از عین ذات
 و آن صفت بر شکل افعال آمده

پس چه باشد قوت دیگر بشر
 با همه عرفان آن نور و صفا
 از چنین علم او مگر مستور بود
 بود عشق عاقل از جمله بیش
 ما دی بر ناو هر پیر و صبی
 دل ربودش زن که بود از او ریا
 پای من در زلف خود بر بسته
 پس بگو بندم تصور من چرا
 گفت نتوانم که اسرار حق است
 که منم نور همه ارض و سما
 هست سنگی لیکه در چشم محمود
 اندرون جاں بهر سومی دود
 و حقیقت ناظر و منظور اوست
 ذات ظاهرا آمده اندر صفات
 تا موالید ثلثه سر زده

لاجرم چاره نبود از مدح و ذم
 من به عشقت گشته ام بخنول لقب
 عشق تو حق در دلم بنهاده است
 قوت من نیست این فعل حق است
 عشق را حق بر سرم بگماشته
 فعل او را بوده ام من منفعل
 هستی من چیست یا رب چیست
 خواستم هر چند تا یابم نجات
 پس که ایار که سر تا بد اندو
 عشق آمد از ازل سلطان جان
 جان من بود دست درویش ایبر
 پس مرا بگذار اندر حال من
 میروم بروی هر آنچه حق نوشت
 پیش قدرت لب ببند و دم من
 عین حکمت دال هر آنچه آورد حکیم

چونکه لطف و قدر هر دو شد بهم
 زین لقب من نیستم اندر لقب
 از هوای خویش این دل ساده است
 قهر فعل او بد لما مطلق است
 سر نهادم حکم او پنداشته
 گشته ام از هستی خویشم نخل
 دم ز من با خود که گویم کیستم
 لیکه جهد من همه شد تراب
 جاں دواں چو گوئی پیش حکم او
 گوئی و شش جاں زیر حکم صولجان
 چاکرم او را و او مارا ایبر
 بر مشیت کار آمدن بر من
 گشته مارا آنچنان طبع و مشیت
 خود حکیم است آن خداست ذوالکین
 توندانی ادب را با شد عظیم

<p>بر جمالِ روح افزایش سلام جملہ عالم پر تو انوار اُو رینہ چین سفرہ خوان تو ایم عاجز و نلے مایہ و بس مفلحیم ایں سگانرا سیر و ہم سیراب کن سوئی تو آیم مارا بس توئی نہ آفرینش ذات تو آمد مراد سوئی مایہ دروناں نیز ہیں تا بدادِ خود رسم اے دادگر از تو فریاد است ای فریاد رس</p>	<p>نامہ بر نام محمد شد تمام کم کسے شد محرم اسرارِ اد یا رسول اللہ مہمانِ تو ایم از تو ایم ارچہ غلامِ ناکسیم لقمہ ہم سوئی ما پر تاب کن ناکسان و بے کساں را کس قبی عفو کن بر ماجرا تم اے جواد چوں تو ہستی رحمتہ للعالمین کن ز رحمت سوئی ما ہم یک نظر ما زیاں کا ایم مارا داد رس</p>
--	---

ز احمد مسکیں ہو بادہ سلام
بر تو و بر آل و اصحابت تمام

فقط

قصیدہ

مراۃ الحقیقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلع

کرے کیا عشق جو شوریدہ سر ہے

آزل سے حسن اُسکا پردہ در ہے

ایضاً

وہ اپنے نور میں خود مست تر ہے

جمالِ مہر سے خیرہ نظر ہے

ایضاً

محبت اُس کی لیکن داد گر ہے

عز و حسن گو بیداد پر ہے

ایضاً

جنوں سے جسکے دل زیر و زبر ہے

پری پیکر کوئی پیش نظر ہے

ایضاً

دلِ پردرد اُس دلبر کا گھر ہے

محبت میں وہ اپنی مست تر ہے

ایضاً

اُسی کے نور سے روشن نظر ہے	مرے آئینہ میں عکسِ قمر ہے
----------------------------	---------------------------

ایضاً

وہاں وہ حسنِ نہاں جلوہ گر ہے ہوا احسن لیلیٰ جانِ محسنوں محرکِ حسن ہے میری جنوں کا ہمارا عشق ہے بادِ بہاری نہ ہے اُس کے حسن کا آئینہ عاشق جنوں سے مجکو ہو کیونکر رہائی کسی سے کب چھپا راہِ محبت جو اُن کا حسن بے پردہ نہ دیکھا ہمارا عشق ہے سایہ پر ہی کا گمانی ہے پر ہی ہستی آدم وہ موجود اور وجود اپنا ہے موبہم لبِ عشق میں مستور ہے حسن	یہاں شوقِ محبت پردہ در ہے پری شکلِ جنوں میں مستر ہے ہول سے جیسے جنبش میں شجر ہے اُسی سے گلشنِ دل سبز و تر ہے اسی میں عکسِ اُس کا جلوہ گر ہے کہ ایک حسنِ پری پیشِ نظر ہے مزارِ عشق خود ہی پردہ در ہے مچایا عشق لئے کیوں شور و شر ہے یہ ساری ہائی وہاں کا اثر ہے کہ اُس سے کم یہ عشقِ فتنہ گر ہے وہی عشق اب یہاں شکلِ بشر ہے بدن میں جان جیسے مستر ہے
--	--

ان آئینوں چمکا حسن اُس کا میں آئینہ کہوں یا نورِ خورشید یہ غوغا ہے جہاں میں سب اُسی کا قیامتِ خیز ہے وہ حسن اُس کا	یہ شوقِ خود نمائی کا اثر ہے کہ اُس کی شانِ با صد گرو فر ہے جسے دیکھو وہ ایک شوریدہ سر ہے کہ جس سے سب جہاں زیرِ وز ہے
---	---

غزل

جمال اُس کا مرا نورِ نظر ہے مرا یہ خرمنِ ہستی جلا دے میرے دلیں میری آنکھوں میں آ بیٹھ محبت ہو تیری یا تو ہو دل میں تو اس خلوتِ سرائیِ دل میں آ بیٹھ دماغ اپنا بسا ہے اُس کی بوسے اگر دل نے نہیں دیکھا کسی کو پری پنہاں ہے پردہ میں حیا سے ہوا شوقِ لقا احمد کو جب سے	اُسی کے نور سے روشن یہ گھر ہے ارے اوبرقِ حسنِ ایتو کہھر ہے کہ تو جانِ جہاں نورِ نظر ہے یہاں اب دوسرے کا کب گذر ہے تیرا اسی جانِ جاں یہ خاص گھر ہے کس گلی کی ہم کو کب خبر ہے تو مضطر ہے سبب کیوں اسقدر ہے جنوں میری حیا کا پردہ در ہے تڑپتا مرغِ دل نے بالِ در ہے
--	--

دل پر درد جو رہتا ہے بے چین
 جو یا مجنوں نے بوسہ پائی سگ کو
 وہ بھی محبوب جس میں بو ہو تیری
 تو یہی وہ جان جس کی جاں ہو جا
 دل دیدہ ہیں تجھ سے دونوں آباد
 نشاں ہو عشق حسن بے نشاں کا
 نشیمیں لامکاں ہو مرغ دل کا
 ہوا ہے وہ مجاز عین حقیقت
 خیالِ عمیق ہی نیش کثر دم
 عجب دارالاماں ہے یہ محبت
 خیالِ ماہر وہ دل میں مہاں
 خیالِ یار میں عاشق ہے فانی
 کسی کوئی جانناں میں ہو کیا دخل
 مگر بازارِ جاں ہے اُن کا کوچہ
 نہو کیوں جانِ عاشقِ مجبورِ دہر

محبت کا کسی کی یہ اثر ہے
 کہ اس کا کوئے لیلے میں گزر ہے
 مشامِ جاں میں الفت مستر ہے
 تو ہی وہ نور جس کا آنکھ گھر ہے
 سرورِ دل ہو اور نورِ نظر ہے
 نشاں میں بے نشانی مستر ہے
 یہ قالب اُس کا گویا عکس پر ہے
 حقیقت کی طرف جو راہبر ہے
 رگِ جاں کو وہ مثلِ نیشتر ہے
 تمامی آفتوں کی ایک سپر ہے
 منورِ جان کا آج اُس سے گھر ہے
 بقا اُس کی اسی میں مستر ہے
 وہاں پر سرفروشوں کا گزر ہے
 جہدِ ہر دیکھو متاعِ جانِ دہر ہے
 کہ ہر دمِ دلکی وہ پیشِ نظر ہے

دل و دیدہ میں ہے ایسا بسا وہ	کہ جیسے آنکھ میں نورِ نظر ہے
سوا اُس کے میں دیکھوں کیا کی کو	وہی اس آنکھ کا نورِ نظر ہے

غزل

جہاں یار ہر سو جلوہ گر ہے	سہی دل میں وہی نورِ نظر ہے
محبت نے مجھے مچنوں بنایا	مراد اس بغیرت لیلے کا کار ہے
بسا دل میں وہ آکر صورتِ عشق	سہا آنکھ میں مثلِ نظر ہے
مری ہستی جاب اور وہ ہی دریا	مراد ہے صدف اور وہ گہر ہے
ہماری بیکلی کو کون جانے	کسی کے درد کی ک کو خبر ہے
مری ہستی میں ایسا ہو وہ نہال	کہ جیسے رات میں نورِ سحر ہے
ہو اُس کا حسن عینِ ہستی عشق	کہ جیسے مہرِ ہستیِ قسرب ہے
نہالِ عشق کو بے حق نہ سمجھو	وہ ایک وادیِ امین کا شجر ہے

خبر دیتا ہے خورشیدِ احمدی
جمالِ احمدی نورِ سحر ہے

مطلع

شعاعِ حسن سے خیرہ نظر ہے	وہ خورشیدِ تجلی جلوہ گر ہے
ایضا	
<p>اُسی کے نور سے روشن بصر ہے وہ کب محتاجِ توصیفِ بشر ہے کہ اُس کی دید سے خیرہ نظر ہے کہ چشمِ مدرکہ افگندہ سر ہے اُسی کی حمد اُس سے خوبتر ہے کہ عقلِ حادث اس جاخیزہ سر ہے کہ بے مثل و نظیر و پاک تر ہے بانواعِ تجلی جلوہ گر ہے ہر ایک خورشید کی پیش نظر ہے برنگِ آبِ گینہ جلوہ گر ہے ہر آئینہ میں عکس اُس کا در ہے اُسی ہستی سے عالم جلوہ گر ہے تمامی خلق کا جو خشک و تر ہے</p>	<p>جمالِ اُس کا جو نور ہر نظر ہے جمالِ اُس کا بروں از حد و تعریف نگہ کیونکر کرے تعریفِ خورشید چھپا ہے نور میں اپنے وہ ایسا نہ ہی حامد و ہی محمود اپنا کرے ممکن وہ کیا واجب کی تعریف وہ ذاتِ محض اور وہ ہستی صرف بایں نزہتِ ظہور اُس کا ہے بوجد وہ ہیں چند آئینہ با چند الوان جمالِ مہر ہر اک آئینہ میں ہے اپنی ذات میں خورشیدِ واحد حقیقت سب کی ہی بیشک وہ ہستی ہر منظر اُس کی ہر شے اور وہ باطن</p>

ہو اُس سے ہر وجود اور اُس پر قائم
 غلط ہے یہ کہ بے ہستی مطلق
 جو ظاہر ہے اُسی سے ہی نمایاں
 انہی ہستی سے ہی ہستی عالم
 بانواع تجلی ہے جو اظہار
 کرے ادراک حادث جو وہ حادث
 نہ اُس کی کنہ کو یہ عقل پہنچے
 ہے سریاں اُس کا ذات جملہ شریں
 وجود اُس کا ہی عین ذات عالم
 ان اشیاء کا ثقل علم حق میں
 حقیقت میں ہی علم حق کا سایہ
 ظہور اپنے سے اول جملہ عالم
 یہ عین ذات تمام اقبل اُس کے
 یہاں پہنچتے ہیں ذات عالم
 ظہور ذات حق ہی جملہ اشیاء

یہ جو ارض و سماجن و بشر ہے
 وجود اشیاء کا اپنی ذات پر ہے
 کہ جو باطن ہے اُس سے مستتر ہے
 وجود ان بہت کا قائم ذات پر ہے
 تو چشم بدر کہ بھی کو رو کر ہے
 کہ حادث خود ہے حادث کی نظر ہے
 خرد از خویش رفته خیرہ سر ہے
 احاطہ اُس کا موجودات پر ہے
 تمام اعیان میں وہ جلوہ گر ہے
 یہی اعیان ثابت مشہر ہے
 یہ اظہار و بطون میں جب قدر ہے
 اُسی کی ذات میں بس مستتر ہے
 کہ جس کا نام عالم مشہر ہے
 وہاں پر خلق حق میں مستتر ہے
 بطون اُن کا وہی یزدان پہاڑ

<p>یہی ثابت ہو نزد اہل تحقیق ہر ایک شے میں جو دیکھو وقت اور اک وجود ثنی اسی کے واسطے سے بہ مثل نور و روان و اشکال پھر اُس کے واسطے سے جرم شیار</p>	<p>کہ اول جبکہ اور اکِ بصر ہے وہی ہستی مطلق جلوہ گر ہے نظر بازی میں منظورِ نظر ہے وہ اول درج اور اکِ بصر ہے جو دیکھو تو محیط اُن پر نظر ہے</p>
	<p>مطلع</p>
<p>برنگِ حسن ہر سو جلوہ گر ہے</p>	<p>بہ شکلِ عشق خود ہی پردہ در ہے</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>کمالِ حسن عاشقِ عشق پر ہے وہ خود شتاقِ آئینہ کا تھا حسن نہیں ممکن کوئی دیکھے رخ اپنا تو رغبتِ آئینہ کی پیش آئے وہ آئینہ ہو جامع ہر صفت کا تمامی شان کا ہو وہ نمونہ</p>	<p>کہ وہ آئینہ ہے اُس پر نظر ہے تماشا اپنا منظورِ نظر ہے کہ اپنی آنکھ سے رخ مستتر ہے موانعِ دید کا وہ پردہ در ہے عباں اُس پر ہنر جو کچھ مستتر کہ عکسِ حسن اُس میں جلوہ گر ہے</p>

جہاں کو اُس نے اک صورت بنایا
 جلا اُس میں تماشے کی نہ بھتی کچھ
 تمامی امر کا مرجع ہے وہ ذات
 اُسی سے ہدایت اور نہایت
 پھر آدم کو ایک آئینہ بنایا
 بنا وہ خلق میں اک روح عالم
 ملک گویا ہیں ایک اعضا جیسی
 تمامی جمع کوئی و اکی
 بنا حق کا خلیفہ اس لیے وہ
 یہ جمیعت خلیفہ کا ہے خلعت
 ہوا جامع تمامی کون و حق کا
 یہ دونوں پد قدرت ہیں خدائے
 کہا اُس نے تری سمع و بصر ہوں
 یہ مجموعی ظہور اُس کا ہے ایسا
 بجز آدم ہوا قارئ نہ کوئی

مگر بے روح کی وہ ایک صورت ہے
 صفائی کی جگہ گویا کد رہے
 اُسی کی سب قضا ہے اور قدر ہے
 اُسی سے یہ معادین و شر ہے
 اُسی کا عکس اُس میں جلوہ گر ہے
 جہاں اُس کا مثال پاؤ سر ہے
 کہ جیسے جسم میں سمع و بصر ہے
 ہوشاں جس کی وہ ذات بشر ہے
 صفت حق کی سب اُس میں جلوہ گر ہے
 یہ خاص انعام حق انسان پر ہے
 بنا موصوف و دونوں کا بشر ہے
 خمیر اُس کا اُسی کے ہاتھ پر ہے
 مجھی سے تیری جنبش سر بسر ہے
 نہ مثل اُس کے کوئی شان و گرہ ہے
 پھر اُس منصب پر جس پر یہ بشر ہے

خلیفہ منجلی ہے نورِ حق سے	کہ جیسے ہر سے تاباں قرہ ہے
جو اسح کو مدد ہے روح سے سب	خیال و علم جو سمع و بصر ہے

مطلع

منور اُس سے سب عقل و ہنر ہے	یہ سب قائم اُسی کی ذات پر ہے
-----------------------------	------------------------------

ایضاً

صفت کا نور یہ سب جلوہ گر ہے	کہ روشن جس سے یہ قلبِ بشر ہے
ہو جیسے شمع سے فانوس روشن	خیال اُس نور سے یوں جلوہ گر ہے
خیال آلہ ہے وصفِ نور کا یوں	ہوا کا جس طرح آلہ شجر ہے
ترے دلو عطا کرتا ہے جو عین	خیال اُس چیز کی لاتا خبر ہے
جہاں عین سے سوئے شہادت	یہی قاصد یہی پیغامِ سر ہے
خدا سے جس قدر ہے وحی و الہام	خیال اُس علم کو لاتا ادھر ہے
در خبتِ عالم حق ہی اور جہاں میں	خدا کے علم کا سایہ بشر ہے
جسے رعایا ہی صادق ہو اور الہام	وہ سالکِ محقق ہیں بیشتر ہے
تثار حق ہے جملہ وقتِ صہونی	وہ خطِ وقتِ و عن می بہرہ ور ہے

بڑی دولت ہی استغراقِ حین
 مبرا ہو اگر دل و سوسہ سے
 دلِ صافی ہے گویا لوحِ محفوظ
 وجود آدمی ہے سہرِ ایزد
 حجاب اٹھ جائی اگر جانِ بشر سے
 منور ہے جو دل انوارِ حق سے
 مجلی اُس کی ہیں شکلِ خیالات
 بشر ہیں سب اسیرِ وقت و خاطر
 جو اول بنسط ہے نور اُس پر
 جہاں ہوتی ہے واردِ وحی والہام
 پھر اس حس کی طرف جب کئے عود
 جہاں اک خواب اور انساں ہی نایم
 یہ جو کچھ دیکھتا ہے صورتِ خواب
 ہوا حاضر ملک پیشِ ہمیں
 وہ اک شکلِ خیالی تھا نہ آدم

کہ وہاں جز حق نہ اوصافِ بشر ہے
 تو خوابِ صادقہ آتا نظر ہے
 جمالِ غیب اُس میں جلوہ گر ہے
 اور ایک اسرارِ حق جانِ بشر ہے
 تو عیسیٰ دم ہر اک جانِ بشر ہے
 یہ سب زیبا اُسی کی ذات پر ہے
 منور اُس کی سب سمع و بصر ہے
 حقیقت اُس کی خود یزدان پر ہے
 خیال اُس کا بھی روشن چوں قمر ہے
 وہاں گم کردہ ہر حسِ بشر ہے
 خیال اُس امر کی لاتا خبر ہے
 حدیثِ مصطفیٰ سے یہ خبر ہے
 جہاں شکلِ خیال آتا نظر ہے
 مشکل ہو کے باشکلِ بشر ہے
 وہی جانے کہ جو اہلِ نظر ہے

عکس

نہی شکلِ خوابِ بیدار دیکھتا ہے

کہا حضرت نے ہی روح الایں یہ
 وہ جسم آدمی سایہ تھا اُس کا
 یہی نسبت ہے عالم کو خدا سے
 اسی نسبت سے ظِلّ حق ہے عالم
 اُسی کی ہے طرف ہر امر راجع
 یہ کب ہی غیر اُس کی اُس کا سایہ
 جہاں سے نام ظلّ کیونکر ہوزائل
 وہ ہی اعیان عالم حق کا یوں ظلّ
 تمامی کون ہی اک امر و بھی
 وجود اپنا نہیں ہے یہ جہاں کا
 جدائی ہے محال اس سایہ کو اب
 خدا کو ایسے ہی نلّ سے ہی نسبت
 ہے ذات حق مثلاً جلوہ شمع
 مگر مانند رنگ آب گینۂ
 وہ اپنی ذات میں ہی نور سادہ

لباس جسم میں جو مستتر ہے
 کہ جس میں جبریل اب جلوہ گر ہے
 کہ جیسے سایہ ہمراہ بشر ہے
 ظہور ظلّ بقائے شخص پر ہے
 اُسی سے باہر اور بے ہنر ہے
 جدا کب شخص سے ظلّ بشر ہے
 کہ وہ اعیان سے سب جلوہ گر ہے
 عیاں جس طرح سے ظلّ شجر ہے
 خیال اندر خیال اب جلوہ گر ہے
 نمایاں دوسرے کا یہ اثر ہے
 شجر سے کیونکہ وہ ظلّ شجر ہے
 زجاج ایک شمع سے بس جلوہ گر ہے
 وہ ایک فانوس میں جو مستتر ہے
 نمایاں شمع رنگیں در نظر ہے
 مگر یہاں آگینہ پر نظر ہے

ہوا جب عقل کو یہ امر تحقیق
 خیال اندر خیال اب ہی جاں سب
 وجود حق وہی اللہ ہے عین
 حقیقت میں ہو وہ سب کی ہوت
 جو شرخیالی ہو حق سے وہ ہو باطل
 تمام اعدا وہیں دائر ہے واحد
 حقیقت میں ہے واحد آب و ہوا
 زمین و آسمان کا ہو وہی نور
 اسی کے اسم ہیں اسماء امشیا
 کہ جیسے جان کا تو نے سنا نام
 سمجھتا ہے جو تو اپنے کو دانا
 جمال جاں بدن پر کب ہو ظاہر
 تو اپنی جان کو پہچان پہلے
 خدا ہی سے یہ سب عالم ہے قائم
 اسی سے ہے بقائے جسہ عالم

تو سب عالم خیالی ایک صورت ہے
 ہماری آنکھ میں جو جلوہ گر ہے
 وہی واحد وہی وہاں وہی ہے
 یہی ثابت بنزد اہل نظر ہے
 مصدق اس کا خود خیر البشر ہے
 کہ چوں ہر عضو میں جان بشر ہے
 تقدوس میں وہ ہر قطرہ و گرہ ہے
 خدا ہی اسکی خود دیتا جس ہے
 ان اسموں میں سبھی مستتر ہے
 حقیقت سے تو اسکی کور و کرہ ہے
 بیاں کر جان کیسی ہے کہ مرہب
 جمال چشم کب آتا نظر ہے
 خدا کی معرفت پھر سہل تر ہے
 کہ جیسے جان سے زندہ بشر ہے
 اسی کے نور سے روشن یہ گھر ہے

تو تابندہ ہر اک دیوار و در ہے
 ان آئینوں میں وہ خود جلوہ گر ہے
 وہی سب کی حیات تازہ تر ہے
 نیا ہر دم یہ سب علم و نظر ہے
 نیا عالم نیا سمع و بصر ہے
 وہیں موجود مثل اُس کے دگر ہے
 وجود ایک دوسرا وہاں جلوہ گر ہے
 وہ ہر دم اُس میں ایک شعلہ دگر ہے
 بہر اُس کی ایک شان دگر ہے
 یہاں ہر دم اُٹھاتی موج سہر ہے
 نئے امثال و نیرنگ و صورت ہے
 تیرا ہر دم نیا سمع و بصر ہے
 تنی صورت وہیں پر جلوہ گر ہے
 ہر لحظہ نئی وہاں ایک صورت ہے
 بہر اُس کا اک رنگ دگر ہے

عیال جسدِ مہوا خورشید کا نور
 حسینوں کو ملا ہے عاریت حسن
 مہی بحرِ عطا ہے اور فیاض
 بنی ہر لحظہ ہے یہ عسراپنی
 ہر اک دم میں نیا ہی فیض اُس کا
 ہر اک شے جس گھڑتی ہوتی ہو معدوم
 جہاں معدومی شے ہے مقرر
 تو نورِ شمع کو دیکھے ہے و تائم
 بہر دم ہے نئی اُس کی تجسلی
 رواں ہی بحرِ تجدید ات امثال
 نیا ہر وقت ہے یہ جہتہ عالم
 ذرا باطن میں اپنی شکل نہ دیکھ
 بہر اُس میں پیدا ہو نیرنگ
 ابھی ایک شکل آئی اور ہوئی گم
 ہر سب عالم کو یں تجدید ہر دم

مطلع

نشانِ خاص ایزدِ بوالبشر ہے
 تمام اسماءِ اشیا اُس میں ہیں و بیج
 تمامی صنعتوں کا ہے وہ مبدع
 ہوئی پیدا جو حوّا بوالبشر ہے
 بعینہ مثل آدم تھی وہ حوّا
 تو کر فکر اور طبیعت کو ذرا دیکھ
 ہزار اُس میں سے پیدا صورتیں ہوں
 نہ نادر ہے عدم اظہار سے وہ
 وہ جو کچھ ہو رہا ہے اُس سے ظاہر
 نمونہ ہے وہ اوصافِ خدا کا
 نشانِ حق ہی النفس اور آفاق
 پڑا ہے گرچہ اسفل میں یہ آدم
 عجب ناسوتِ مجموعہ ہے سب کا

کہ جس کا حق بنا سمع و بصر ہے
 عجائبِ یہ خزنینہ پُر گہر ہے
 اُسی سے ہے جو کچھ علم دہن ہے
 کہ تولیدِ پسر جوں از پدر ہے
 تمامی اُس میں وصفِ بوالبشر ہے
 کہ اُس میں مندرج کیا کیا ہنر ہے
 مگر کیا اُس کا نقصان و ضرر ہے
 عجب یہ قلزمِ جانِ بشر ہے
 اُسی کی شکل ہے اُس کی صورت ہے
 تمامی وصف جو سمع و بصر ہے
 یہ اُسکی وصف کی دیتا جنر ہے
 سب علویات اس میں ستر ہے
 علو و سفلی اور جو خشک و تر ہے

بنا عنصر تمامی بیج افلاک
 فلک کو نشو ہے عنصر سے حاصل
 دغان عنصری سے ہیں یہ افلاک
 محال ہفت کو کب اُن کی ارواح
 دغان عنصری سے سب ہیں ناشی
 ہے آیات خدا النفس اور آفاق
 ہے عرفان خدا کا ہر اس پر
 قوی حجت ہے ہیکو من عرف کی
 شناسنا اپنا عارف ہے خدا کا
 ہوا پیدا یہ آدم مہوربت حق
 صفات حق نشان ذات ٹھہری
 حقیقت سے گر اپنی ہو تو آگاہ
 عیاں تجھ پر ہو گر یہ جو ہر جہاں
 محقق سے جو ہوتا خرق عادات
 یقین سے ہے تصرف مرد حق کا

اسی جڑ سے عیاں سارا شجر ہے
 یہ علوی اُم سفلی کا پسر ہے
 یہ حق قرآن میں دیتا خبر ہے
 غماص سے یہ سب کچھ جلوہ گر ہے
 ملائک ہفت چرخ اور جوہر ہے
 نشان حق یہ ان میں جلوہ گر ہے
 وجود آدمی کو مختصر ہے
 یہ دیتا مخبر صادق خبر ہے
 یہ آیات خدا النفس بشر ہے
 وہ صورت کیا یہی سمع و بصر ہے
 وہی تو ذات کی دیتی خبر ہے
 محقق ہے تو اور صاحب ہنر ہے
 یقین ہو تجھ کو دل کا نگر ہے
 کمال اُس کے یقین کا یہ اثر ہے
 یقین ہر قدر ایمان بشر ہے

جو آدم میں نہاں ہو جو ہر ذات
بقدر علم و تحقیق و بقسب کی
مراد انسان سے ہو جو ہر ذات
کھلا جس شخص پر جو ہر نہ اپنا
مخاطب اپنا ہے وہ جو ہر ذات
منقش دیکھتا ہے تو جو مثال
کہ مَن مَاتَ فَقَدْ قَامَ قِيَامَتَہٗ
جو تو معدوم ہے عالم ہی معدوم
ترا عالم ہے تیرے علم کی شکل
تو جیسے خواب میں ہے دیکھتا غیر
تو بیداری میں ایسا ہی سمجھ لے
تری ہستی اگر فانی حق ہو
شہود حق اگر ہو علم جہاں میں
تجلی حق کرے شان یقین میں
تو دیکھے حق کو چہرہ چشم یقین سے

وہ منبع فیض حق کا بسبر ہی
تحقق قادر اپنے فعل پر ہے
نہ وہ جو شخص رکھتا ریش و سر ہے
وہ اس عالم میں جیواں سے بہر ہے
کہ جس میں منزوی علم و ہنر ہے
وہ تیرا نقش ہے تیری صورت ہے
حدیث حضرت خیر البشر ہے
جو تو موجود عالم جلوہ گر ہے
مثل ہے ترا تیری نظر ہے
وہ تیرے علم کی شکل و صورت ہے
یہ عالم علم عالم کا اثر ہے
معیت حق کی ہی پھر تو جدھر ہے
تو حق ہے پھر ترا سمع و بصر ہے
تری جاں پر یہ حال معتبر ہے
یہی ارباب معنی کی نظر ہے

عطا معق سمجھ عین الیقین کو
 خواص اُس کا ہی پھر حیاتی اموات
 ہے وصف روح یہ جس کو کرے مس
 حقیقت میں یہ اثمار یقین ہیں
 نہ پہنچا تو اگر عین الیقین تک
 یقین صرف ہی کشف حقیقت
 شہود حق کو تو عین الیقین جاں
 صفات روح اور اس کی جوارح
 جو اول روح مبدع ہے صفت کا
 محرک روح ہی ہر ایک صفت کی
 صفت سے فعل کی تولید ہونیوں
 ہے آلہ فعل کا ناسوت کلی
 مقدم سب کا ہے علم و ارادہ
 لقب ہے علم مجمل کا اراوہ
 خیال اعضا میں کرتا ہے سرایت

وہی معطی وہی وہاب و برہے
 یہی قرب نوافل کا اثر ہے
 وہیں زندہ ہو گیا چہ وہ بحر ہے
 وہی جانے جسے اس کی خبر ہے
 تو یہ وہم اُس بگہ کیا کارگر ہے
 نہ عقل دوہم کا اُس جاگزر ہے
 بصیرت کیا نہ ہی دل کی بصر ہے
 ارادہ اور یہی سمع و بصر ہے
 صفات اُس سے تمامی جلوہ گر ہے
 اُسی سے سب کو جنش سر بسر ہے
 تولد رات سے جیسے سحر ہے
 عیاں اُس سے یہ سب نفع و ضرر ہے
 صفت سے جو کہ یہ سمع و بصر ہے
 مفصل وہ خیال خیر و شر ہے
 اُسی سے فعل کا ظاہر اثر ہے

جو ارج اُس کے پیشِ تَحْتِ تَکْوِست
 عیاں ہے جانِ بے شکلِ خیالی
 شکل ہے وہ ملکِ بے نور میں
 خیال و جاں ہیں مثلِ آبِ اور برن
 وہ پیدا جان سے لیکن ہر جاں میں
 عیاں صورت ہوئی بے صورتی میں
 خیال ایک فعل ہے اس جان کا خاں
 ظہورِ جاں ہے پیشِ جسمِ سارا
 وجود کون کی نشاء کو تو دیکھ
 فراست سے ہی ہوتا مردِ فائز
 ارادہ میں تیرے ہو کوئی مضموں
 وجود اُس کا ہے مجملِ علمِ جاں میں
 خیالِ دل میں ہوئی میں مفصل
 کلماتِ حرفِ کلی کوئی کرے گر
 مجسم ہو گیا آکر یہاں وہ

تمامی جسم میں جو پائے سر ہے
 کہ جیسے بیخ سے پیدا شجر ہے
 مثال اُس کا لقب یہ شتر ہے
 اُسی پانی کی یہ شکلِ دگر ہے
 محیط اُس شکل کی جاں لبشہ ہے
 معادن اُس کا ملکِ سببِ در ہے
 نمود اُس سے اُسی میں جلوہ گر ہے
 وہ جو کچھ اُس میں از پانا ہے
 اگر ذی عقل و مردِ ذی ہنر ہے
 خالق پر جو اُس سے مستتر ہے
 وہ علمِ نحو سے ہے یا جفر ہے
 ابھی تفصیل اُس کی مستتر ہے
 مضامین اُس کی جو کچھ خیر و شر ہے
 عیاں جسم اُس کا اب پیشِ نظر ہے
 عجب ناسوتِ ایک کا ان گہر ہے

<p>کتابت میں ہی کاتب کی ہوتی ہو محسوس شکل حرف میں پھر تو سب عالم کو ایسا ہی سمجھ لے یہ سب عالم ہی علم حق کی صورت معاذ و مبدع ان سب کا ہی وہ حق صفات و فعل سے ظاہر ہی عالم نہاں ہی بیخ اور ظاہر گل و شاخ مثال بیخ ہو وہ قدس لاہوت لسان گل ہے وہ انوار ملکوت وہ کیا ہی جسکو تم کہتے ہو ناسوت موالید تلامذہ ہے یہ ناسوت مثال تخم ہے انسان کامل</p>	<p>لباسِ حرف میں وہ مستتر ہے عیال وہ ہو گیا جو مستتر ہے ارادہ حق سے یہ سب جلوہ گر ہے اُسی کی یہ قضا ہے اور قدر ہے نفا اُس میں اُسی سے جلوہ گر ہے وجود ان سب کا قائم ذات پر ہے اُسی بڑے سے یہ تخم و ثمر ہے تخلی اُس کی جبروت ایک شجر ہے اُسی جبروت کا ایک برگ تر ہے گل لاہوت کا وہ ایک ثمر ہے وہ حیوان و نباتات اور حجر ہے نہاں اس تخم میں سارا شجر ہے</p>
	<p>مطلع</p>
<p>ثمر ہی میں نہاں وہ کل شجر ہے</p>	<p>شجر سے آشکارا یہ ثمر ہے</p>

<p>یہ حق سے ہیں حق ان میں جلوہ گر ہے درخت کون کا برگ و ثمر ہے ہو ان سب کا جامع یہ بشر ہے</p>	<p>ہے ان سب کا لقب حضراتِ خمسہ جو خامس ہے وہ جامع ہی سبھی کا یہ جملہ وصف کوئی و اکوی</p>
<p>مطلع</p>	
<p>یہ سب انعام خاصِ حق و بر ہے اور اشیائِ اُس کی مثل پاؤں سر ہے کہ جس کا عقل کل و ربان در ہے جہاں قربان اُس کی گرد سر ہے وہ مرکز دائرہ کا دور پر ہے علی سے ہے کہ وہ نسلِ عمر ہے خدا کی راہ کا وہ راہبر ہے تمامی اسم کا منظرِ بشر ہے اسی سے قرب اس کو بیشتر ہے تو مسجودِ ملک پھر کیوں بشر ہے</p>	<p>اسی سے یہ خلیفہ شتر ہے ہوا ہے یہ خلیفہ روحِ عالم یہ ذاتِ پاک ہے ختمِ الرسل کی جمالِ اُس کا ہی مقناطیسِ ارواح ہوئی تکمیلِ ختمِ الالباب پر پھر اُس کے بعد جو تائب ہو اُس کا قدم اُس کا بنی کے ہے قدم پر مظاہرِ بعض اسمِ حق کی ہو خلق ہے آدمِ منظرِ کاملِ خدا کا نہ تھا گر نورِ حقِ آدم میں نہاں</p>

مطلع

جہاں طیران و سیراں یہ بشر ہے
 خلیفہ حق کا ہے سب خلق میں وہ
 جہاں میں بنسط ہے روح اُس کی
 ارادہ فعل کا کرتی ہے جب روح
 جہاں اُس کا ہو تختِ حکومت
 حکومت ہی دلوں پر اہل حق کو
 امانت حق نے کی ظاہر بھوں پر
 کسی سے کب اٹھا بارِ امانت
 کرے جو وصف اُس کا ہی بجا سب
 عجب با وصف ہیں جملہ کمالات

سمیٹے اُس جگہ جبریل پر ہے
 اُسی کے تاجِ عزت زیبِ سر ہے
 اور اشیا مثل اعصار بشر ہے
 بجالاتے یہ کارِ پاؤں سر ہے
 یہ تسخیرِ خلیفہ کا اثر ہے
 کہ اُن کے ہاتھ میں نعرِ زفر ہے
 کہ لے اُس کو جسے حق پر نظر ہے
 قوی دل آدمِ خستہ جگر ہے
 یہ حق کے باغِ صنعت کا ثمر ہے
 بنا مفلس تو پھر تا در بدر ہے

مطلع

بجھے کب اس شرافت کی خبر ہے

کہ تو حق کے خلیفہ کا پسر ہے

سراگندہ خلیفہ کا ہو فرزند
 کریں سجدہ ملک جس کے پدر کو
 تو کرو طبیعت کو مسخر
 تو اپنے باپ کی سند پہ جا بیٹھ
 دلیرانہ تو کر صیدِ طبیعت
 غنیمت اپنے اس جینے کو تو جاں
 نہ کر ضائع تو اس کو غنیمتِ حق میں
 نہ تو تابع ہوا کا مثل حیواں
 شرف سب پہ ہے آدم کو اسی سے
 بد تجھ کو نہ دے جو اُس کو کر ترک
 ہوا ہے جو طبیعت کا تو بندہ
 ترے ولیں جو میلِ غیرِ حق ہو
 الٰہی کر مجھے غرقِ محبت
 محبت ہی سببِ قربِ خدا کا
 محبت ہی جلا مرآتِ دل کی

کہاں ہے تو کہاں علمِ پدر ہے
 مسخر دیو کا اُس کا پس ہے
 سلیمان کا اگر تختِ جگر ہے
 تری زیرِ حکومت بحرِ پدر ہے
 نہ بن رو باہ تو تو شیرِ نہ ہے
 کہ ہر اک دم ترا مثلِ گہر ہے
 اگر تو ہوشمند و با جنر ہے
 تو ہی انسانِ لوبک گا و خر ہے
 کہ وہ رکھتا تمیزِ خیر و شر ہے
 یہ قولِ مصطفیٰ خیر البشر ہے
 تو مشرک ہی خدا سے دور تر ہے
 یہ شرکِ مضوی ہے پر ضرر ہے
 نہ جانوں میں جہاں کیا ہی کدھر ہے
 نہ جو ہیں محبت گا و خر ہے
 محبت صیقلِ جانِ بشر ہے

<p> مجت خاص ہے آدم کا جو ہر مجت سے ہی روشن خاک آدم اگر محبوب تیرا ہے خط و خال مگر وہ بھی رہا کرتی ہے دل کو یہی دلالہ ہے وصلِ خدا کی عطائی خاص حق ہے یہ مجت </p>	<p> نہ تو رنگ آئینہ کدر ہے مجت نور جان ہر بشر ہے تو وہ از ہر دل ایک نیشتر ہے خلش و سواس سے جو پڑھ رہے یہی معراج جان ہر بشر ہے حصول اس کا نہ از کسب بشر ہے </p>
--	---

<p> مجت نور ہی خورشید حق کا شبِ بھراں کی احمد یہ سحر ہے </p>	
---	--

تمام شد

غریبات اُردو

<p>بلوہ جاناس سکروشن لکا غلوٹ خانہ تھا عاشق شوریدہ سر کو کب ہی سوانی کا غم دین دل کو کرچکے ننھے صنم پر ہم فدا عشق چشم خلقت میں ہوا کِ بال و کافری واہ ری و چشم محمور اور نگاہ مست یار جان فرط بخودی سے محو بیرنگی رہی</p>	<p>شمع تھا حریقِ نئی اور مرغِ دل پر پوانہ تھا جونہ دیوانہ ہوا اس عشق میں دیوانہ تھا کعبہ جاں اپنا طاقِ ابروئے جانانہ تھا آہ یہ دل کیوں بتوں کے حسِ کل دیوانہ تھا تھا عجب ساقی عجب مٹھی عجب پیمانہ تھا فرقِ علم و عالم معلوم میں اصلا نہ تھا</p>
---	---

<p>جس طرح آئینہ تاباں ہو جمالِ مہر سے سینہ احمد محلِّ جلوہ جانانہ تھا</p>	
---	--

	ایضاً	
--	-------	--

<p>اک عمر سے دل زخمی تیر نگاہِ یار تھا حیرتِ دل آئینہ ساں محو جمالِ یار تھا</p>	<p>صبیغہ نگِ ترکِ شمع اور کشتہ دیدار تھا عکسِ شعاعِ حق سے اک مطلعِ انوار تھا</p>
---	--

<p>خیز و تھیں آنکھیں دیکھ کر وہ طلعتِ خورشید دشت وہ اُس کی چشم پر خمار ویدہ نگاہِ ستیا دشاہِ حینِ دلبر الٰہ اور وہ مرادِ عاشقاں اعلیٰ عشقِ جانِ سوختہ وادیِ امین کا شجر جانِ بیل گئی مانندِ طورِ بسِ قِ حینِ بیک تھی جانِ غنیمتِ بخودی اور مجبورِ گئی تھی روح شوریدگارِ عشق کو دیوِ حرم سے کام کیا زادِ حرم کو چھوڑ کر کل ان تہوں کے عشق میں</p>	<p>فرطِ محبت سے دل آشفته دیدار تھا اک انعامِ مسمیٰ بھر اک ساقی سرشار تھا پیدا و پنہاں مثلِ عمالِ نورِ دلِ انبصار تھا نورِ جمالِ مشترک اُس میں برنگِ نار تھا اور مثلِ موسیٰؑ دلِ مرا آشفته دیدار تھا حیرتِ دلِ مثلِ عدمِ گم گشتہ اسرار تھا دلِ کعبہ و تہخانہ میں جو یائے وصلِ یار تھا بیٹھا درِ تہخانہ بہ پہنے ہوئے زنا ر تھا</p>
---	---

وہ کون ہی جو عشق میں نامِ ای احمد نہیں
منہ و شورِ عشق سے رسوا سرِ بازار تھا

ایضاً

<p>کون جانے حالِ جانِ زار کا طور و روش دیکھا مزا دیدار کا ورنہ مخفی گنج تھا اسرار کا</p>	<p>سوختہ ہوں برقِ حسنِ یار کا ہم تو ان کی اک جھلک میں جل گئے عشق نے کی آکے یہ پردہ درِ</p>
--	--

<p>اُس کا دل قبلہ نما ہے یا رکا نور حق ہے پردہ درپندار کا ذوق سے مطلع تھا دل انوار کا مثل موسیٰ مست تھا انوار کا ہے دلِ سمرت گھر خسار کا مست و جہاں ہو گیا دیدار کا ہے وہ رسوا کو چٹو بازار کا</p>	<p>کعبہ جان جس کا روئے یار ہو طلعتِ خورشید سے انجم میں گم بجودِی سے محو نظارہ تھی روح جس نے دیکھی وہ تجلیِ جمال ہوں میں شیم مست ساقی کا خراب جامِ مے میں عکسِ ساقی دیکھ کر جس کے سر میں ہو برسرِ ودائی دوست</p>
<p>دورِ عالم ہے اُسی کے گردِ سر نورا احمدؒ نسل ہے پرکار کا</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>اُسی کے لوزے روشن یہ گھر ہے اری او برقی حسنِ ابتو کدیر ہے کہ تو جانِ جہاں نورِ نظر ہے یہاں اب دوسرے کا کب گذر ہے</p>	<p>جمالِ اُس کا مرانورِ نظر ہے مرا یہ خمرِ من ہستی جلا دے مرے دل میں مری آنکھوں میں آٹھ محبت ہو تری یا تو ہو دل میں</p>

<p>تو اس خلوتِ سر کے دل میں آ بیٹھ دماغ اپنا بسا ہے اُس کی بو سے اگر دل نے نہیں دیکھا کسی کو پری پنہاں ہے پردہ میں حیات سے</p>	<p>تو اے جانِ جاں یہ خاص گھر ہے کسی گلو کی کب بہکو خبر ہے تو مفسطربے سبب کیوں اسقدر ہے جنوں میری چا کا پردہ در ہے</p>
<p>ہو اشوق لقا احمد کو جب سے تڑپتا مرغ دل بے بال و پر ہے</p>	
	<p>ایضاً</p>
<p>جہاں یارِ ہر سو جلوہ گر ہے محبت نے مجھے جنوں بنایا بسا دل میں وہ آکر صورتِ عشق مری ہستی حجاب اور وہ ہی دریا ہماری ہیکلی کو کون جانے مری ہستی میں ایسا ہی وہ پنہاں ہے اُس کا حسن عینِ ہستی عشق</p>	<p>وہی دل میں وہی نورِ نظر ہے مراد دل آج اُس لیلیٰ کا گھر ہے سمایا آنکھ میں مثلِ نظر ہے مراد دل ہی صدف اور وہ گہر ہے کسی کے درد کی کر کو خبر ہے کہ جیسے رات میں نورِ سحر ہے کہ جیسے مہرِ ہستی تر ہے</p>

نہالِ عشق کوئے حق نہ سمجھو	وہ اک وادی آئین کا شجر ہے
خبر دیتا ہے خورشیدِ احد کی	جہاں احمدی نورِ سحر ہے
ایضاً	
آرزو ہے جانِ محوِ رے جانانہ رہے جس نے دیکھا ای پری رو اک نظرِ تیرا جمال ہم خمارِ لو دکان کا تو ہی ہو فرامدس ای شہِ خیالِ مراد عاشقانِ آرامِ جاں دولتِ پیرِ خاں سے وحشتِ غم گم ہوئی زاہدِ احسن نے پیا نجانہ وحدت کا جام بیخودی سے ساقیا تو جملہ اہلِ بزم کو نشہِ وحدت میں میرِ جان یوں گم کر کے پھر گوشہِ دیز و مغان میں با تباںِ ماہِ وشن ہو حیاتِ عاشقانِ ای ماہر و تیرا جمال	دلِ شہِ ابِ عشق سے مخمور و مستانہ رہے عمر بھر وہ مثلِ محبوں کیوں نہ دیوانہ رہے خیم تر اساقی سلامت اور پیمانہ رہے روز و شبِ رقتِ پیرِ احشِ شامانہ رہے یا الہی تا ابد آبادِ میخانہ رہے کفر و ایمان بھول کر مخمورِ مستانہ رہے ایک کر دے تازہ کوئی خویش و بیگانہ رہے ہستیِ مہموم کا باقی نہ افسانہ رہے خوب گدے سا قیگر دورِ پیمانہ رہے تیری الفت کا ہماری جان کا شانہ رہے
احمد شوریہ سر کی یہ تمنا ہی مدام	

